

قادیانیت

علامہ احسان الہی ظہیر کی شہرۃ آفاق کتاب سے ماخوذ



www.KitaboSunnat.com

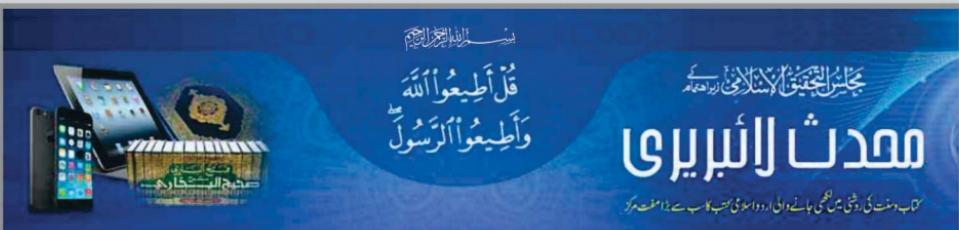
ادارہ ترجمان

القرآن والسنۃ



حافظ ہشام الہی ظہیر

فاضل مدنیتہ یونیورسٹی



معزز قارئین توجہ فرمائیں

کتابِ مہنت کی روشنی میں لمحیٰ جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا منتظر

- کتاب و سنت ذات کام پرستیاب تمام الیکٹر انک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
 - بحثیں تحقیق اسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
 - دعویٰ مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیه

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر متمم کتب متعلقہ ناشر ہن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com
🌐 www.KitaboSunnat.com

قادیانیت

علامہ احسان الہی طہری کی شہرۃ آفاق کتاب سے مأخوذ



حافظہ شام الہی طہری

فضل مدینہ یونیورسٹی، ایل ایل بی
ام اے عربی، ایم اے اسلامیات
ام اے سیاست، ایم اے حفاظت

www.KitaboSunnat.com

53-الراس روڈ ہنز و جاگر جوک لاہور۔ موبائل: 0321-4776068

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارہ ترجمان

القرآن والبنت

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

قادیانیت

علام احمد بن الباقرؑ کی شہر آفاق کتاب سے مأخوذه

مرتبہ

حافظہ شام الہی طہیر فہیمیں مدینہ یونیورسٹی

ملکہ کی پستہ

اسلامی اکیڈمی: انقلاب مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-7357587

کتاب سوانح: انقلاب مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-7320318

نعمانی کتب خانہ: حلقہ شریعت، اردو بازار لاہور فون: 042-7321865

مکتبہ اسلامیہ: غریبی شریعت، اردو بازار لاہور فون: 042-7244973

دارالکتب السلفیہ: اقبال سنبھل، غریبی شریعت اردو بازار، لاہور فون: 0423-7361505

ہیشم بک کارنی: غریبی شریعت اردو بازار، لاہور فون: 0300-8010580

فضلی بک سپر ماکیٹ: نزد ریڈ یوپا کستان کراچی فون: 021-2212991

ادارہ ترجمان القرآن والسنۃ



الکتب الرسمیة

53- لارنس روڈ، نزد چائے چوک لاہور۔ موبائل: 0321-4776068

محل مکتبہ دلال و برائیں سے مولیع منشی و مشفرہ کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امتیاض

اپنی پیاری ماں اور اس عظیم باب کے نام
کہ

جن کے بارے میں، میں اکثر کہا کرتا ہوں
علامہ شہید تم ہمیں یاد نہ آیا کرو
کیونکہ جب آپ ہمیں یاد آتے ہیں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں.....
تمہاری یادوں سے موت کا خوف چھین لیتی ہے.....

ہاں

مگر تمہاری یاد باطل کے خلاف ڈٹ جانے میں مدد بھی دیتی ہے.....
اے مدفن جنت البقع! اللہ آپ کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے
اے میری پیاری ماں
آسمان تیری لحد پر شبنم افشاری کرے

نہیں بھگ پڑائیں

◆	انتساب.....	11
◆	مقدمہ.....	13
◆	کچھ ”قادیانیت“ کتاب اور مصنف کے بارے میں.....	18
◆	قادیانیت کتاب کے مقدمے کا خلاصہ.....	22
پہلا باب:		
کیا قادیانی انگریزوں کے آلہ کار نہیں؟		
◆	فیصلہ قارئین خود کریں.....	26
دوسرا باب:		

◆	مرزا غلام احمد کے انگریز حکومت کے حق میں کیے گئے کاربائے نمایاں
◆	انگریز کے خلاف تلوار اٹھانا کفر ہے اور جہاد منسوخ ہو چکا ہے.....	28
◆	انگریز زمین پر اللہ کے ناسک ہیں.....	28
◆	تو ہیں رسالت اور اہانت صحابہ کرامؐ کا مرٹکب واجب اقتل نہیں اور خود.....	28
◆	تو ہیں کا ارتکاب.....	28
◆	وجی لانے والا فرشتہ انگریز تھا اور اللہ بھی انگریز ہے.....	30
◆	ملکہ برطانیہ خدا کا وعدہ اور مدد.....	30
◆	حکومت برطانیہ پر تن من دھن سب چھاوار.....	31
◆	مرزا غلام احمد قادیانی تیری نبوت کسی تھی.....	32

◆ جس نے برطانیہ سے غداری کی اس نے اسلام، اللہ اور رسول سے غداری کی 32
◆ حکومت برطانیہ کے نافرمانوں پر اللہ کی لعنت 32
◆ میری حکومت برطانیہ کے لیے ان گنت خدمات ہیں 35
◆ حکومت برطانیہ تبلیغی کاموں میں ہماری معاون ہے 35
◆ قادریانیوں، برطانیہ اور یہودیوں کے اہداف ایک ہی ہیں 36
◆ عراق میں برطانوی فتح پر خوشی اور مسلمانوں کے خلاف لشکر کشی 36
◆ افضل شمارہ لکھتا ہے 37
◆ برطانوی محبت کا اولاد، نسلوں اور امتیوں میں منتقل ہونا 38
تیرا باب:

قادیانیوں اور مسلمانوں میں بنیادی فرق کیا کیا ہیں

◆ مسلمان کافر ہیں اور قادریانیوں کی مسلمانوں سے کوئی بھی تعلق داری نہیں 39
◆ مسلمان پکے کافر ہیں اسی لیے ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جاسکتی 41
◆ مسلمانوں سے کسی بھی سطح کے تعلقات رکھنا جائز نہیں 43
◆ مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ جائز نہیں 47
◆ مسلمان اور قادریانی الگ الگ امت ہیں 48
◆ مسلمان کو بیٹی دینے کا گناہ کیا ہے؟ 48
◆ قادریانیوں کے بڑے بڑے کفریہ عقادم 50
◆ قادریانیوں کے رب کی صفات 50
◆ مرزا کا اللہ کے ساتھ کیا تعلق تھا 54
◆ قادریانیوں کے نزدیک نبی آنے کا سلسلہ جاری و ساری ہے 60
◆ مستقل وحی اور الگ کتاب الہی کے قائل (قادیانیوں کا قرآن) 63

◆ 64	حدیث کے بارے میں قادیانی نظریہ
◆ 66	قرآن کریم کے بارے میں قادیانیوں کا نظریہ
◆ 67	قادیانیوں کے قرآن کی چند آیات
◆ 68	الگ دین و شریعت کے قائل
◆ 70	قادیان شہر دنیا کا سب سے مقدس شہر
◆ 75	قادیانیوں کا حج
◆ 76	انگریز کی تکنیکی اور جہاد کی مخالفت

چوتھا باب:

مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئیاں

◆ 81	نبوت کی سب سے بڑی دلیل پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے
◆ 82	الله کے الہام کا پورا ہونا یقینی امر ہے
◆ 82	مرزا غلام احمد کا اپنی وحی (پیشین گوئی) کے بارے عقیدہ
◆ 82	مرزا کا اپنی نبوت کے بارے میں بیان
◆ 82	میری نبوت کو جانچنے کے لیے میری پیشین گوئیاں کافی ہیں
◆ 83	جھوٹ اور جھوٹ کے متعلق خود مرزا کے فتوے
◆ 84	عبد اللہ ابیم کے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں (غیب کی خبر بزعم خود)
◆ 88	محمدی بیگم کے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں، (غیب کی خبر بزعم خود)
◆ 96	اپنی اولاد کے بارے میں جھوٹی پیشین گوئیاں
◆ 99	بہت سی اپنی شادیوں کے بارے پیشین گوئی
◆ 99	بیشرا الدولہ کے بارے میں مشہور جھوٹی پیشین گوئی
◆ 101	طاعون کے بارے جھوٹی پیشین گوئی

◆ مرزا غلام احمد قادریانی کی اپنی موت سے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں 102
پانچواں باب:

مرزا غلام احمد قادریانی کے گستاخانہ نظریات

107	◆ توہین اسلام
109	◆ اہل بیت عظام اور اکابرین صحابہؓ کی توہین
111	◆ انبیاء اور رسولوں کی توہین
113	◆ حضرت عیسیٰ کی توہین
117	◆ آقاۓ کائنات کی شان میں گستاخی
122	◆ قرآن پاک میں نبی کریم کی شان والی آیات کو اپنی طرف منسوب کرنا
125	◆ اللہ کی شان میں گستاخی
126	◆ قرآن پاک اور احادیث کی تاویل کے بعد تحریف کا مرکب

چھٹا باب:

مرزا غلام احمد قادریانی کے مختصر حالات زندگی

129	◆ مرزا کا خاندانی پس منظر
131	◆ تعلیم
132	◆ بچپن کے مشہور واقعات
133	◆ مرزا غلام احمد قادریانی کے امراض اور عیوب
133	◆ کم یادداشت
134	◆ نامردی
136	◆ خلاف سنت عادات
137	◆ زنانہ لباس

137	باہمیں باتھ کا استعمال ◆
137	شراب نوشی اور نشہ آور اشیاء کا استعمال ◆
139	جمحوٹ کی عادت بد ..◆
140	مراق کا مرض اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت ..◆
142	مرزا اور قادیانیوں کے اعترافات ..◆
143	دیگر دماغی امراض ..◆
145	مرزا کے جھونٹے دعوے (چند اور) ..◆
147	مرزا غلام احمد کی مجموعی شخصیت کا جائزہ ..◆
147	ظاہری حلیہ اور عادات بد ..◆
149	کھانے پینے کا طریقہ ..◆
150	عدالتی فیصلہ ..◆
151	مزید بیماریاں ..◆
152	کثرت بول ..◆
153	مراتی خاندان ..◆
154	مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کا منظر ..◆
	ساتواں باب:

کیا مرزا مجح موعود ہے؟

164	عیسیٰ ابن مریم ..◆
166	آسان سے نزول ..◆
166	مقام نزول ..◆
167	کافروں کا مرجانا ..◆

◆ حاکم عادل نہ کر رعایا.....	168
◆ عیسیٰ کی نشانی صلیب کا توڑنا اور اس کے بعد صلیب کی عبادت کا نہ ہونا ...	168
◆ عیسیٰ کی نشانی خزیر کا قتل اور اس کے کھائے جانے کا خاتمہ	169
◆ عیسیٰ کی نشانی لوگوں کا ایک دین پر اکٹھے ہونا.....	169
◆ عیسیٰ کی نشانی قتل دجال	170
◆ عیسیٰ کی نشانی مال و دولت کی فراوانی کہ فقیر کا نہ ملنا.....	170
◆ عیسیٰ کی نشانی عبادت میں رغبت	171
◆ عیسیٰ کی نشانی امن و امان کا نادر نمونہ.....	171
◆ عیسیٰ کا حج کرنا.....	171
◆ موت عیسیٰ	172
◆ عیسیٰ کی نشانی نماز جنازہ مسلمان پڑھیں گے	172
◆ حضرت عیسیٰ کا نبی کے ساتھ دفن ہونا.....	172
مُسْكَح موعود عَلَيْهِ الْمَلَكُ کتاب و سنت کی روشنی میں	
◆ مرزا یوں سے چند سوال	186
◆ آٹھواں باب:	
◆ عقیدہ ختم نبوت اور اس میں قادیانی تحریفات اور تاویلات	
◆ پہلی تاویل	192
◆ دوسری تاویل	192
◆ تیسرا تاویل	192
◆ مرزا کا اعلان نبوت	192
◆ مرزا کے اپنے اقوال کسی نئے نبی کے آنے کے رد میں	194

◆ مدحی نبی پر اعنت 195
◆ مدحی نبوت کافر ہے چاہے میں ہی یہ دعویٰ کیوں نہ کروں 195
◆ اپنے دعویٰ نبوت کے خلاف مرزا کے اپنے اقوال 196
◆ قول نمبر ۱ 196
◆ قول نمبر ۲ 197
◆ قول نمبر ۳ 197
◆ قول نمبر ۴ 197
◆ قول نمبر ۵ 197
◆ قول نمبر ۶ 198
◆ قول نمبر ۷ 198
◆ قول نمبر ۸ 198
◆ ختم نبوت کا منکر کافر 198
◆ مرزا کے کھلے واضح تضادات 198
◆ ختم نبوت کی قرآنی دلیل 201
◆ لغت سے قادیانی تاویل کا رذ 202
◆ قرآنی آیات کے ذریعے قادیانی تاویل کا رذ 207
◆ قادیانیوں کا طریقہ واردات ایک شبہ کا ازالہ 207
◆ نبی کریم ﷺ کی رسالت تمام انسانیت کے لیے 209
◆ انقطاع وغی اور ختم نبوت 211
◆ نئے آسمانی دین کی نفی 212
◆ صرف نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا ہی کافی ہے 213



◆ قادیانیوں اور ختم نبوت کے مکروہ کو اللہ کی نصیحت اور ان کا انجام 219
◆ احادیث کی روشنی میں قادیانی تاویل کا رد 222
◆ تاویل نمبر ۲ کے رد میں 232
◆ تیسرا تاویل کا رد 234
◆ مرزا کے لیے اقوال غیر تشریعی ظلی بروزی نبوت کے رد میں 235
◆ قرآن و سنت سے رد 237



مقدمہ

آج جب میں یہ الفاظ تحریر کر رہا ہوں تو میں خوشی اور سرت کے جذبات سے معمور ہوں کہ شاید میں نے آقائے دو جہاں اور شافع روز محشر کا ایک ادنی سامتی ہونے کے ناطے اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو دنیا میں ان کے ہرامتی پر فرض ہے کہ جو کوئی بھی قیامت تک آقائے کائنات کی رداء نبوت پر ہاتھ ڈالے اسے اور اس کے ہاتھ کو کاٹ دینا چاہیے۔ آج دنیا جہاں میں لوگ نبوت پر ڈاکے ڈال رہے ہیں اور باقاعدہ طور پر اس نظریے کو پروان چڑھایا جا رہا ہے کہ ہدایت والہام کا سلسلہ نبی آخر الزمان کے چلے جانے کے بعد بھی جاری و ساری ہے، اور نہایت افسوس سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ اس جہالت کے پیچھے کچھ ایسے نادان لوگوں کے نام بھی آتے ہیں جو خوابوں سے راہنمائی حاصل کرتے کرتے ایک دن اچانک دعویٰ کر دیتے ہیں کہ پہلے تو خواب آتے تھے اب الہام بھی ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ انہی لوگوں کو دیکھ کر پھر وہ لوگ بھی میدان میں کوڈ پڑتے ہیں جن کا یہ نظریہ ہے کہ بروزی نبوت یا ظلمی نبوت یا غیر تشریعی کا سلسلہ جاری رہے گا، اگر محمد ﷺ کا نور پہلے دن سے موجود تھا تو یہ نور ہر دور میں ظاہر ہوتا رہا اور قیامت تک یہ ظاہر ہوتا رہے گا۔ مرزاغلام احمد قادری کو اگر کسی نے جرأۃ دی کہ وہ یہ دعویٰ کر سکے کہ وہ محمد ثانی (نوعہ باللہ) ہے یا عیسیٰ بن مریم ہے، تو مسلمانوں ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ وہ ہم میں موجود بہت سے باطیلوں نے دی یعنی جو ظاہری طور پر تو نبی آنے کے منکر ہیں لیکن باطنی طور پر آج تک یہ سمجھتے آئے ہیں کہ وحی، الہام یا فرشتہ آج بھی پیغام الہی کو انسان تک پہنچا سکتا ہے، ان باطیلوں کو بھی اپنی

اصلاح کرنی چاہیے کہ جبرایل امین آقا غلیل اللہ کے بعد اب قیامت تک وحی لے کر نہیں آئے گا۔ جبرایل اگر آخری وحی لایا تو بظاء کے والی، مدینہ کے خزینہ دار اور سیدہ خدیجہ، حفصہ اور عائشہؓ کے تاجدار اور سرتاج کے قلب اطہر پر لے کر آیا اب وحی کا سلسلہ متوقف ہو چکا، سچا خواب آ تو سکتا ہے لیکن دین میں جدت نہیں بن سکتا، سچا خواب آ تو سکتا ہے لیکن اسلام میں کوئی نیا مسئلہ یا بدعت ایجاد نہیں کر سکتا، آج حقیقت یہ ہے کہ پنجاب کے اس شخص کو اگر کسی نے جرأت دی کہ وہ نبی بن بیٹھنے تو وہ ہم میں موجود ان باطیلوں نے دی، اللہ ان سب کو بھی ہدایت دے۔

اس کتاب کو لکھنے کا خیال اچانک پیدا نہیں ہوا بلکہ ماجرا یہ ہے کہ میں کافی عرصہ سے قرآن کریم کے موضوع پر ایک کتاب کے خود خال تیار کر چکا تھا اسی طرح ایک کتاب قرآن، اسلام اور سائنس کے موضوع پر لکھنا چاہتا تھا کہ جس میں ان تمام قرآنی اور اسلامی حقائق کا ذکر کیا جائے جس کی تصدیق دور جدید کی سائنس کرچکی ہے، اور وہ حقائق بھی جن تک ابھی تک سائنس رسانی حاصل نہیں ہے کی، یعنی ابھی سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی کہ وہ ان کو اپنے اندر جذب کر سکے۔ جب کبھی فارغ اوقات میں، میں ان کتابوں پر کام کرتا تو دل میں ایک قلق یا خلش کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی کہ شاید مجھ پر کسی کا کوئی قرض ہے یا کوئی فرض ہے، پھر ایک دن ہوا یوں کہ میں بیٹھا اپنی انہی دو کتابوں کے متعلق مواد کو اکٹھا کر رہا تھا کہ میری سماعت سے علامہ شہیدؒ کی چنیوٹ میں کی گئی تقریر کے الفاظ ملکرائے "آواب مل کر محمد ﷺ کی چوکھت کی چوکیداری کریں"۔

ذہن کے بند در پیچے کھلتے گئے اور دل میں موجود خلش اور تذبذب یک لخت ختم ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ قرض تو مجھ پر میرے شہید باپ کا تھا کہ جس نے قادیانیت جیسی معرکتہ الاراء کتاب عربی زبان میں تحریر کی لیکن افسوس چالیس سال گزرنے کے بعد بھی اردو زبان پڑھنے والے اس کتاب کی علیمت، حکمت اور معرفت سے محروم رہے۔



اور فرض مجھ پر اس رحمۃ للعالیین کے ایک امتی ہونے کی حیثیت سے تھا کہ جس کے ہاتھ سے اگر کل قیامت کے دن جام کوثر نصیب نہ ہو تو صرف اس دن کی پیاس ہی سب سے بڑا عذاب بن جائے گی۔

چنانچہ اپنی کتابیں مکمل کرنے سے پہلے میں نے اس بات کی ٹھان لی کہ پہلے اپنے فرض کو پورا کروں گا، اپنے اوپر موجود اپنے باپ کا قرض اتنا نے کی کوشش کروں گا، چنانچہ میں نے علامہ شہیدؒ کی کتاب کواردو میں لانے کا ارادہ کیا، پہلے سوچا کہ ترجمہ کر دوں گا لیکن پھر ذہن میں یہ بات آئی کہ کتاب چونکہ عربی زبان میں لکھے گئے مضامین کو انٹھا کر کے بنائی گئی ہے جو کہ بابا شہید نے عربی اخبارات کے لیے لکھے تھے، چنانچہ ان مضامین میں ہر ایک مضمون ایک مستقل نوعیت کا تھا یعنی ہر مضمون کے شروع میں مرزا غلام احمد قادریانی کے حالات زندگی اس کے دعوے اس کے عقائد اور آخر میں اس کا رد تھا۔

اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے میں نے سوچا کیوں نہ ان تمام حوالوں کو جو تمام تر مضامین میں موجود ہیں انٹھا کر کے ایک ایسی مستقل کتاب کی شکل دے دی جائے جس میں بار بار ایک حوالے کو نہ بیان کیا جائے، بلکہ ہر حوالے کو ایک مستقل باب کے نیچے تحریر کر دیا جائے، پھر ان ابواب سے متعلق دیگر مستند حوالوں کا بھی ذکر کیا جائے جو ان ابواب سے مطابقت رکھتے ہوں، اس لیے اس کتاب کو اگر علامہ شہیدؒ کی کتاب کا ترجمہ کہا جائے تو یہ تھیک نہ ہوگا۔ بلکہ اگر چہ بے یائق کہا جائے تو زیادہ قریب کی بات لگے گی، اسی لیے اس کتاب کو علامہ احسان الہی ظہیر شہیدؒ کی شہرہ آفاق کتاب ”القادیانیت“ سے ماخوذ کتاب کا نام دیا گیا ہے کہ جس کتاب نے قادیانیت کی فلک شگاف عمارت کو ایک ہی بلے میں زین بوس کر دیا، اور میں اس موضوع پر بہت سی کتابوں کے مطالعے کے بعد یہ بات کہنے پر اپنے آپ کو حق بجانب محسوس کرتا ہوں کہ پاکستان اور ہندوستان میں قادیانیت کے بارے میں جتنی بھی اردو کتابیں ”رد قادیانیت“

کے موضوع پر لکھی گئیں ان کا مأخذ اول علامہ شہید کی یہ کتاب القاویانیت ہی ہے۔ اس سے پہلے بھی یونیورسٹی کے دور میں اور بعد ازاں بہت سے رسالوں میں چند ایک مضمایں لکھ چکا ہوں یا ایڈیٹر کی ذمہ داریاں نبھاتا رہا ہوں لیکن باقاعدہ اور باضابطہ طور پر یہ کتاب میری زندگی کی پہلی کتاب ہے تو یہ کتاب لکھتے ہوئے اگر میں ان شخصیات کا ذکر نہ کروں براہ راست جن سے میں فیض یاب ہوا یا جن کی شخصیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور وہ میرے لیے آئیڈیل کا کردار ادا کرتی رہیں، تو یہ احسان فراموشی ہوگی، میں آج تک شکرگزار ہوں اپنے استاد محترم استاذ القراء، قاری محمد ادريس عاصم صلی اللہ علیہ وس ع کا کہ جن کی وجہ سے قرآن پاک کی تلاوت میں رغبت ہوئی اور مدینہ میں موجود اپنے استاد عبدالکریم الغزیہ الباشی القریشی صلی اللہ علیہ وس ع کا جن کی وجہ سے میری تجوید بہتر ہوئی اور قرآن پڑھنے کا لطف آنا شروع ہوا۔ اور میں ممنون و مشکور ہوں اپنے خواکے استاد مولانا رمضان سلفی صلی اللہ علیہ وس ع کا کہ جن کے سمجھانے کے انداز نے میرے لیے خواسان کر دی اور اگر یہ کہا جائے عربی سیکھنے کی رغبت ہی تب پیدا ہوئی جب آپ جیسا استاد میسر آیا اور آج اگر کسی قدر عربی لکھ پڑھ یا بول سکتا ہوں تو یہ انہی کا سکھایا ہوا ابتدائی ہے جو آج تک راہنمائی کر رہا ہے۔

اور جہاں تک تعلق ہے آئیڈیل کا تو حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ جو میرے نانا تھے اور جن کے روحانی قصے ہم بچپن سے سنتے آئے اور علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کہ جو قائد بھی تھا راہنمای بھی تھا، مفکر، مدرس اور مصنف سب کچھ تھا ہی لیکن ایک پیار کرنے والا باپ بھی تھا جو رزم حق و باطل کے معركے میں حق کے پرچم کو تھامے ہوئے راہی عدم ہوا۔ (اللہ! ان دونوں کی خطاؤں کو معاف فرمा) موجودہ لوگوں میں دو شخصیات ہیں جن کو آئیڈیل کی نظر سے دیکھتا ہوں ایک میرے نہایت ہی محترم پچاڑا کنز فضل الہی کہ جن کو دیکھ کر میں بار بار اپنے دل کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آج کے دور میں بھی چھوٹے سے چھوٹے گناہوں محکم دلائل و برابین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے بچا جا سکتا ہے اور اللہ ان کو نظر بد سے بچائے۔ میں نے اپنی زندگی میں ان سے کوئی گناہ سرزد ہوتے نہیں دیکھا اور دوسری شخصیت میرے لیے قابل صدا احترام برادر اکبر عزیزی حافظ ابتسام الہی ظہیر علیہ السلام ہیں کہ جن کی صبح و شام کی مصروفیات کو دیکھ کر یہ یقین کامل ہوتا ہے کہ ابھی دنیا میں ایک گروہ ایسا بھی موجود ہے جو بغیر کسی لائق کسی طبع، حرص اور مفاد کے لوگوں کو راہ ہدایت پر لانے کے لیے دن رات سرگردان ہے اور جن کی استقامت اور جرأت کا ایک زمانہ معترف ہو چکا ہے۔

آخر میں یہ بتاتا چلوں کہ اس کتاب میں قادیانیوں کی نہایت مستند کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں اور صرف ان کتابوں سے رجوع کیا گیا ہے جو کہ آج تک قادیانی چھاپتے آرہے ہیں۔ ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ جتنے بھی حوالے درج ہیں وہ حوالے اولیں ایڈیشن کے ہیں، یعنی طبع اول کے اور جو حوالہ طبع اول کا نہیں صرف اس کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ کس طبع کا ہے ورنہ باقی تمام طبع اول سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ آخر میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں اللہ میری اس حقیری کوشش کو خلوص سے عاری نہ کرے، اور اے اللہ! اس کوشش کو قبول و منظور فرمائ کر راہ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کر دے، اور امت مسلمہ کے اندر یہ بیداری پیدا کر دے کہ مدعا نبوت کو روکنا ہر مسلمان امتی کی ذمہ داری ہے، یہ کام کسی خاص طبقے، جماعت یا گروہ کا نہیں بلکہ پڑھا لکھا ہو یا جاہل ہو یا طالب علم ہر شخص اور امت محمدیہ کے ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ خاتم الانبیاء کی نبوت پر ڈاکے مارنے والوں کا کڑا احتساب کریں۔ اور پھر ان جھوٹے نبی کے پیروکاروں کو مرتد سمجھ کر ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں نہ کہ مسلمان سمجھ کر یہ تمام باتیں ان شاء اللہ آپ تفصیل سے اس کتاب میں ملاحظہ کریں گے۔

رقم: حافظہ شام الہی ظہیر

۲۵ مارچ ۲۰۱۰ لاہور پاکستان

کچھ ”القادیانیت“ کتاب اور مصنف کے بارے میں

میں نے جب علامہ احسان الہی ظہیر کی کتاب ”القادیانیت“ پڑھی تو میں بلا شک و شبہ اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ غلام احمد قادیانی دماغی طور پر مرتضیٰ تھا اور اس پر انگریز کی غلامی کا حبیط سوار تھا۔ وہ اس دور کی سپر پاور بر طانیہ کے آستانے پر سجدہ ریز ہوا اور انہی کی شہہ پر نبوت کا دعویٰ بھی کر ڈالا لیکن افسوس تو ان لوگوں پر ہے جنہوں نے اس جھوٹ کی پیروی کی بے شک اللہ نے درست کہا:

﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقُهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبَصِّرُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَلَّا نَعَمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾

(الاعراف: ۱۷۶)

”ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکتے ہوئے ہیں۔“

علامہ احسان الہی ظہیر کی کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کوئی بھی بات بلا دلیل نہیں بلکہ ہر جگہ مخالف کا حوالہ اور کتاب کا صفحہ تک دیا گیا ہے تاکہ کوئی شک نہ کر سکے۔ بے شک علامہ احسان الہی ظہیر ان مجاہدوں میں سے ہیں جو تواریخ سے پہلے قلم سے چہاد کرتے تھے۔ (معروف عربی محاورہ) یعنی ”جن کی دلیل باطل کو فنا کر دیتی اور جن کے قلم کی ضرب تواریخ کی ضرب کاری سے زیادہ باطل کو چیر دیتی ہے۔“ علامہ احسان الہی ظہیر کی یہ کاوش لائق تحسین ہے کہ انہوں نے کتاب بھی انتہائی عمدگی سے ترتیب دی

اور جھوٹی نبوت کے دعوے دار کا بھی مکمل محاصرہ کیا اور اس کا ہر جھوٹ اور عیب بے نقاب کر دیا۔ بابا شہید کی یہ کتاب دراصل ان کے عربی زبان میں لکھے گئے ان مضامین پر مشتمل ہے جو اس وقت کے مشہور عربی اخبارات میں چھپے تھے چونکہ مرزا غلام احمد بر صغیر میں پیدا ہوا تھا، چنانچہ عربی زبان میں اس کے بارے میں زیادہ معلومات موجود نہ تھیں اور بابا شہید ان دونوں مدینہ یونیورسٹی میں پڑھا کرتے تھے جب ایک دن قادریانیوں کا ذکر آیا تو استاد خود اس فتنہ کے بارے میں زیادہ علم نہ رکھتا تھا، چنانچہ بابا شہید نے اسی دن سے قادریانیت موضوع پر مواد عربی زبان میں منتقل کرنا شروع کر دیا اور اس موضوع پر مستقل کئی دن مدینہ یونیورسٹی میں پیکھر دیتے رہے، جب اچھا خاصا مواد جمع ہو گیا اور کتابی شکل دینے کا ارادہ کیا تو ناشر نے کہا اگر فاضل مدینہ یونیورسٹی لکھا ہو تو کتاب چھپوادوں گا، چنانچہ بابا شہید نے یونیورسٹی کے چانسلر سے اجازت چاہی تو انہوں نے بخوبی اجازت دے دی، جس پر بابا نے کہا بھی تو میر ارزلت بھی نہیں آیا؟ تو جواباً چانسلر نے وہ الفاظ کہے جو اب تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں کہ ”اگر احسان الہی ظہیر فیل ہو گیا تو میں مدینہ یونیورسٹی بند کر دوں گا۔“ چنانچہ ”القادیانیت“ کتاب آپ کی طالب علمی کی کتاب تھی بلکہ عربی میں دیے گئے وہ پیکھر ز تھے جو آپ نے مدینہ یونیورسٹی میں دیے تھے مدینہ یونیورسٹی علامہ شہید کی مادر علمی تھی اور آپ کو نہ صرف جامعہ اسلامیہ سے پیار تھا بلکہ مدینہ منورہ کی محبت آپ کی ذات میں رج بس گئی تھی اور زمانہ طالب علمی سے ہی آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کی تدفین مدینہ میں جنت البقیع میں ہو اور آپ کی دعا کو اللہ نے شرف قبولیت بخشنا اور بقیع خاص میں دفن ہوئے اور اتفاق دیکھئے کہ میرے دادا اور علامہ شہید کے والد کو بھی اللہ نے اس اعزاز سے نوازا اور اتفاق و اتفاق یہ کہ جب میں مدینہ یونیورسٹی میں پڑھتا تھا تو اللہ نے مجھے اولاد کی نعمت سے بہرہ ور کیا اور مجھے ایک بیٹا عطا کیا جب اس کی عمر صرف ۲۵ دن تھی تو قضاۓ الہی آن پہنچی اور وہ بھی اپنے دادا اور پردادا کے ساتھ جنت البقیع

میں ہی فن ہوا۔ وابس اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ اسلام ایک ایسا نہ ہب ہے جس میں گاہے بگا ہے فتنے سر اٹھاتے رہے اور جب پہلے پہل مکہ کے افق پر اسلام کا سورج طلوع ہوا اور جب حضرت محمد الرسول ﷺ نے لوگوں کو انہیں سے نکل کر اجالوں کی طرف آنے کی دعوت دی چاہیے تو یہ تھا کہ مشرکین مکہ اور اہل کتاب حق کو پہچان کر اس کی طرف لوٹتے لیکن ہوا اس کے برعکس آپ ﷺ کی قوم اور اہل کتاب نے حق کو پہچانے کے باوجود آپ ﷺ کا انکار کر دیا۔ آپ ﷺ کے مرتبے کو محسوس کر کے آپ ﷺ سے حد کر لیا۔ آپ کو تو وہ ایسے پہچانتے تھے جیسے کہ وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہوں لیکن ان کے دل حد کی آگ میں بڑھنے لگے ان کو آپ ﷺ کی عظمت گھلائے دیتی تھی، چنانچہ انہوں نے اپنے سینوں میں لگی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اسلام کے چڑھتے سورج کو بنے نور کرنے کی ناکام کوشش کی لیکن ایک طرف ان کا ارادہ تھا تو دوسری طرف اللہ کا ارادہ تھا:

﴿يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُثْمَدْ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكُفَّارُونَ﴾ (التوبۃ: ۳۲)

”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منوہوں سے بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، خواہ کافر لوگ برائیں۔“

پھر جب یہودی اس بات سے عاجز آگئے کہ آپ کو یا اسلام کو علی الاعلان کوئی نقصان پہچا سکیں تو انہوں نے منافقت کا لبادہ اوڑھ کر ظاہری طور پر مسلمان بن کر اسلام کے قلعے پر حملہ کیا اور عبد اللہ بن سبادہ پہلا شخص تھا جس نے اسلام کی فصیل میں دراز ڈال کر اسلام میں ایک نیا اور سب سے پہلا فرقہ ایجاد کیا، جس فرقے نے حضرت علیؑ کی شان میں نہایت غلو سے کام لیا۔ (تفصیل جانے کے لیے پڑھیے علامہ احسان الہی ظہیر کی مشہور کتب: شیعہ والہ، شیعہ واللہ بیت، شیعہ والقرآن، میں الشیعہ واللہ)



جس طرح عبد اللہ بن سبا کو یہودیوں کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا، ٹھیک اسی طرح غلام احمد قادریانی درحقیقت یہودیوں کے پے روں پر مسلمانوں میں نت نئے نظریات اور اس وقت کی برطانیہ حکومت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نامزد کیا گیا تھا جیسا کہ اس کے برطانوی تاج کے متعلق نظریات سے واضح ہوتا ہے لیکن اللہ کا بھی ایک نظام ہے، جیسے فرعون کے لیے موسیٰ کو پیدا کیا گیا اسی طرح ہر باطل یا ہر دور کے فرعون کے لیے ہر دور میں ایک حق پرست عالم اور ایک موسیٰ پیدا کیا جاتا۔ رہا چنانچہ اسی طرح اللہ رب العزت نے اپنی مدد اور نصرت کو نازل کیا اور اس کے اپنے خطے برصغیر میں ایک ایسے شخص کو پیدا کیا جس کے قبیلے سے عالم اسلام کے لوگ خوب و اقوف ہیں اور جس کے علم و فضل کے چرچے اہل علم اور اہل عرب میں خوب ہیں اور وہ شخص علامہ احسان الہی ظہیر تھے جن کی کتاب "القادیانیہ" عربی زبان میں اس موضوع پر سب سے پہلی مستند کتاب تصور کی جاسکتی ہے۔ اللہ سے دعا ہے اللہ بابا شہید کو جزا دے کہ انہوں نے قادیانیوں کی حقیقت سے پرده اٹھادیا اور اللہ کا ہی فرمان ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

"اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔"

اور اسی لیے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا:

"کہ کوئی باطل فرقہ ایسا نہیں جس کو اس کے کلام یا کتابوں کی روشنی میں رد نہ کیا جاسکے۔"



قادیانیت کتاب کے مقدمے کا خلاصہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبَيِّ بَعْدَهُ
وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَعَاهُمْ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ : وَبَعْدًا!

بیسویں صدی عیسوی میں دو فتنوں نے شدت سے سراخایا جن کو بنیادی طور پر انگریزی تھنک ٹینکوں نے تیار کیا اور جو مکمل طور پر انگریز ہی کے پروروہ تھے۔ ان میں پہلا فرقہ قادیانیت جو کہ ہندوستان کی بستی قادیان سے پروان چڑھا اور دوسرا بہائیت جو کہ فارس سے پھلا پھولا، پہلا فتنہ زیادہ شدید تھا کہ اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ دراصل انگریز کو یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی کہ نیل کے ساحل سے تابنیر کا شفر جتنے بھی مسلم ہیں ان کی محبت کا محور صرف اور صرف یہ دوستیاں ہی کیوں ہیں ایک مکہ اور دوسرا مدینہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں دنیا بھر کے مسلمان خواہ ان کا تعلق اسی بھی انسل خلیط یا گروہ سے ہو۔ ان کا دل ہر وقت مکہ اور مدینہ کی یاد میں رہتا ہے۔ کوئی شامی ہو یا مصری، پاکستانی ہو جہاں کہیں کا بھی رہنے والا ہو محبت کا محور ایک ہی ذات ہے جس کا نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ ہے۔ آپ کی عظمت اور حرمت پر ہمارے ماں باپ فدا ہوں چشم فلک نے آپ جیسا دیکھا ہی نہیں۔

انگریز نے مسلمانوں کو ان کے محور سے دور کرنے کے لیے یعنی مکہ اور مدینہ کی محبت سے اور نبی کریم ﷺ کی محبت سے دور کرنے کے لیے قادیانیت پر پودے کی اس طریقے سے نشوونما کی کہ دولت کے، عہدوں، وزارتوں اور ملازمتوں کے، انبار قادیانیوں کی دہلیز پر رکھ دیے اور یہ امداد اس قدر مسلسل اور مکمل تھی کہ قادیانیوں کا مرکز

اس رائل تک میں تعمیر کروا دیا اور افریقہ کے دور دراز علاقوں تک ان کو رسائی حاصل ہوئی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں میں کوئی تو ایسا گروہ پیدا ہو جو جہاد کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کرے۔ آج آقائے دو جہاں کو دنیا سے رخصت ہوئے ۱۳ صدیاں بیت چکی ہیں لیکن استمار، یورپ اور امریکہ آج بھی اس عظیم مجاہد کے جہاد سے لرزائ نظر آتا ہے۔ حضرت محمد مجاهد عظیم رض کا رعب اور دبدبہ ان مغربی اقوام پر اس طرح غالب ہے کہ آج بھی جوان کو حضرت محمد رض مجاهد کے حیلے کا نظر آتا ہے تو اس سے ڈر جاتے ہیں۔ چنانچہ ان متانج کو حاصل کرنے کے لیے برطانوی سامراج نے برصغیر کے ہندو مفکروں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا جس کی سب سے بڑی دلیل ڈاکٹر شنکر داس کی یہ تقریر ہے جس میں وہ ہندو عوام کو مناطب ہو کر کہتا ہے:

”آج ہمارے ملک میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم مسلمانوں میں تو قی عصیت کس طرح اجاگر کریں ہم نے مسلمانوں کو ہر قسم کا لالج دے دیا لیکن ان کا موقف آج تک یہ ہی ہے کہ ہم ایک الگ قوم ہیں اور الگ امت ہیں جس کے تانے بانے جزیرہ العرب سے جا کر ملتے ہیں، یعنی مسلمانوں کا موقف ہے کہ قوم علاقے سے یا خطے سے نہیں بنتی بلکہ قوم عربی نبی اور عربی قرآن پر ایمان لانے سے بنتی ہے۔

مجھے اس صورتحال میں کہیں روشنی نظر نہیں آتی لیکن امید کی ایک کرن صرف قادیان سے اٹھتی ہوئی نظر آ رہی ہے جتنے مسلمان قادیان کی طرف متوجہ ہوں گے اتنے وہ ہندوستان کے قریب ہوں گے کہ قادیان آخر کار ہندوستان ہی کی ایک بستی ہے اور اگر مسلمانوں میں کعبہ کی جگہ قادیان مقدس ہو جائے گا تو ان کے دل سے اسلامی اور عربی تہذیب نکل جائے گی اور ان پر پنجاب کی تہذیب غالب آجائے گی اور یہی ایک حل مجھے نظر آتا ہے مسلمانوں کو ان کی تہذیب سے دور کرنے کا کیونکہ پنجاب کا نبی یہ باقی میں کہتا ہے:

- ۱: اللہ ہر عرصے بعد لوگوں کی ہدایت کے لیے رسول بھیجا ہے۔
- ۲: بے شک اللہ نے عرب کی طرف محمد کو رسول بنانے کر بھیجا۔
- ۳: پھر اللہ کو ضرورت محسوس ہوئی محمد کے بعد ایک نبی بھینے کی، چنانچہ اس نے مرزا غلام احمد کو نبی بنانا کر بھیجا۔

بعض ہندو یہ سوچتے ہوں گے ہمیں اس نبی کا کیا فائدہ، تو میرے ہندو بھائیو جب کوئی ہندو مسلمان ہوتا ہے تو رام، کرشا، وید، گیتا اور رامائش کی محبت اللہ، رسول، قرآن اور عرب کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان قادیانی ہوگا تو اس کے دل سے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کم ہو جائے گی اور اس کی خلافت عرب اور ترکی سے نکل کر قادیان کی طرف منتقل ہو جائے گی، اور اس طرح ان کے دل سے مکہ مدینہ منتقل جائے گا اور پھر قادیانی چاہے ایران، ترکی یا دنیا کے کسی بھی حصے کا ہو، اس کا قبلہ اور رکعبہ تو قادیان ہی ہوگا اور پھر اگر قادیان مقدس ہو جائے گا تو وہ ہندوستان ہی کی بستی ہے اور غلام احمد خود بھی ہندوستانی تھا اور اس کے تمام خلفاء بھی ہندوستانی تھے، اسی لیے متعصب مسلمان قادیانیوں کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ قادیانی عرب تہذیب اور اصل اسلام کے دشمن ہیں، اسی لیے قادیانیوں نے تحریک خلافت میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا تھا، کیونکہ وہ تو خلافت قادیان میں قائم رکھنا چاہتے ہیں عرب اور ترکی کے بجائے اور ایسا ہونے پر عام مسلمانوں پر ضرب کاری لگے گی اور ان کے دو قوی نظیریے کو بھر پور چوٹ پڑے گی۔“

(تقریرِ ذاکر شنکر داں، جریدہ دندے ماتردم ۱۴۲۲ پریل ۱۹۳۲)

پھر جب شاعر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے قادیانیت کے مکروہ پھرے کو بے نقاب کر کے ان کے جھوٹ سے پردہ اٹھایا تو سب سے پہلے جس نے علامہ اقبال کو جواب دیا وہ کوئی قادیانی نہ تھا بلکہ ہندوؤں کا سب سے بڑا میڈر جواہر لال نہر و تھا۔ جس

نے ان گنت مضامین قادیانیوں کی حمایت میں لکھے یہاں تک کے خلیفہ قادیان مرزا محمد جواہر لال نہرو کے تصدیقے پڑھنے لگا اور کہا:

”جب علامہ اقبال نے قادیانیوں کو کافر کہا تو اس کا رد جواہر لال نہرو نے کیا اور علامہ اقبال کے اعتراضات کا خوب جواب دیا، اس لیے قادیانیوں پر لازم ہے کہ جواہر لال نہرو کا دل کھول کر استقبال کریں۔“

(خلیفہ قادیان مرزا محمد کا قادیان میں خطبہ جمعیت شدہ انبار لفضل، ۱۸ جون ۱۹۳۶)

جہاں برطانیہ اور انگریز سامراج نے ہندوؤں کو قادیانیوں کی حمایت میں اکسایا بالکل اسی طرح خود انگریز بھی کسی طور پر ان کی سرپرستی سے پیچھے نہ رہا اور اس بات کا اعتراف خود غلام احمد قادیانی نے تبلیغ رسالت میں یوں کیا:

”سب سے زیادہ جو لوگ میری جماعت میں داخل ہوئے وہ انگریز حکومت کے ممبر اور برطانوی حکومت میں اونچے عہدوں پر کام کرنے والے یا برطانیہ کے امیر لوگ یا برطانیہ کے تاجر یا انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھانے والے یا ایسے عالم فاضل لوگ جو ماضی میں انگریز حکومت کی خدمت کرتے رہے یا تاحال خدمت کر رہے ہیں۔ میری بات کا مقصد یہ ہے کہ میری جماعت کو بنانے اور اس کو پروان چڑھانے میں حکومت برطانیہ کا کلیدی کردار ہے اور اس کے ان گنت انعامات اور احسانات ہیں چنان چہ مجھ پر اور ان تمام لوگوں پر جو میری پیروی کرتے ہیں لازم ہے کہ لوگوں پر حکومت برطانیہ کے احسانات واضح کریں اور اسی حکومت کی محبت لوگوں کے دلوں میں راخ کریں۔“

(انگریز گورنر کے نام خط ”تبلیغ رسالت“ جلد ۱ صفحہ ۱۸، مرتب قاسم قادیانی، مجموع اعلانات مرزا غلام احمد قادیانی)

پہلا باب:

کیا قادیانی انگریزوں کے آلہ کا رہیں؟

فیصلہ قارئین خود کریں:

ہر مسلمان میں ایک خوبی ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو وہ تمام کے تمام اسلام سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے لیے اپنے دل میں ضرور نرم گوشہ بھی رکھتے ہیں۔ اسی طرح کوئی بھی مسلم کسی بھی مسلک کا ہو باطل کے خلاف دل میں نفرت ضرور رکھتا ہے اور واضح کفر کی کھلم کھلامیافت کرتا ہے، چنانچہ جب بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایک الگ امت بنانے کا اعلان کیا تو اس کو پذیرائی نہ مل سکی اور اسے واضح طور پر اسلام کا دشمن اللہ کا دشمن اور گستاخ رسول سمجھا گیا اور ہر دور میں مدعا نبوت کو کذاب کا لقب بھی دیا گیا، جھوٹے نبی ہر دور میں پیدا ہوتے رہے اور ہر دور کے علماء حق نے ان کے جھوٹ کا پردہ فاش بھی کیا، عموماً جو بھی جھوٹا نبی آیا وہ لوگوں کو ایک نئی امت کی طرف یا نئی کتاب کی طرف یا نئے الہام کی طرف بلا کر نبوت کا دعویٰ کرتا تھا اور پچھلی شریعت کو منسوخ کر کے اپنی شریعت کی طرف چلانے کی کوشش کرتا تھا اور یہ اللہ کا مسلمانوں پر انعام اور احسان رہا کوئی بھی جھوٹا نبی یا جھوٹی نبوت کو قبول عام نہ حاصل ہو سکا اور ہر دور میں مسلمان ان جھوٹے نبیوں سے نفرت اور ان کی بخ کرنی کرتے رہے لیکن یہ تو کھلا کفر اور صاف باطل کی بات ہے اصل مسئلہ تب کھڑا ہوتا ہے جب کوئی شخص باطل کا روپ اختیار کیے بغیر اور کھلم کھلا اپنے آپ کو غیر مسلم کہے بغیر سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد پر حملہ کرے تھی کام پنجاب کے مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا، جس نے مکروہ جل کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کی ٹھانی اور اپنے آپ

کو حکم کھلا مسلمانوں کا دشمن ظاہر نہ کیا اور مسلمانوں کے لیے اس کے دل میں جونفرت تھی اسے پوشیدہ رکھا، چنانچہ پہلے پہل اس نے:

۱: اپنے مہدی ہونے کا اعلان کیا لیکن جب متعدد صحیح احادیث اپنے خلاف پائیں اور ان کا تسلی بخش جواب نہ دے سکا تو نبوت کا اعلان کر دیا اور کہا کہ وحی تو مجھ پر بھی نازل ہوتی ہے لیکن جب اپنے سامنے خود کو مسلمانوں کے اور علمائے حق کے نزد میں دیکھا تو کہنے لگا۔

۲: میں نبی تو ہوں لیکن الگ شریعت لے کر آنے والا رسول نہیں، یعنی میں مستقل نبی نہیں بلکہ تبع نبی ہوں جیسے ہارون، موسیٰ کی اتباع کرنے والے نبی تھے۔ (غیر تشریعی نبی)

۳: پھر اپنے اسی عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے قرآن کی تحریف و تاویل کا بھی مجرم بنایا۔ بھی اصل خطرے کا مقام ہے اگر الگ وحی الگ کتاب کے نزول کا اعلان بھی کر دیتا تو اس فتنے سے اسلام کو اتنا خطرہ نہ رہتا، یعنی اس نے نقاب تو اسلام کا اوڑھے رکھا صرف نام کی حد تک لیکن اندر سے مسلمانوں کا پکا دشمن اور انگریز کا وفادار غلام اور ایجنت تھا۔ اور یہی کتاب کے پہلے باب کا عنوان ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادریانی انگریز کا ایجنت تھا یا نہیں۔ اس کتاب کو لکھنے کے دو مقاصد ہیں ایک تو یہ کے سادہ لوح مسلمان اس فتنے اور اس شر کو محسوس کریں اور ان کے متعلق تمام اہم اور چیزہ معلومات انہیں ایک بھی کتاب سے مل جائیں اور دوسرا میرے مشاہدے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ بہت سے قادریانی خود بھی اس بات سے واقف نہیں کہ ان کا نذہب کیسے پروان چڑھا، یعنی ان بے چاروں نے اپنے نبی کی کتابیں تک نہیں پڑھیں میرے خیال میں کوئی بھی صاحب شعور اور پڑھا لکھا شخص قادریانیوں کی کتابوں میں موجود یہ باتیں پڑھ کر ان کے شر سے واقف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، خود میں قادریانیوں کو بھی اس کتاب کو پڑھنے کی بعوت دیتا ہوں گر کھلے ذہن کے ساتھ۔

دوسرے باب:

مرزا غلام احمد کے

انگریز حکومت کے حق میں کیے گئے کارہائے نمایاں

انگریز کے خلاف تلوار اٹھانا کفر ہے اور جہاد منسوخ ہو چکا ہے:

چونکہ انگریز آج تک سب سے زیادہ مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خائف ہیں کیونکہ اسی جذبہ ہائے جہاد کی بدولت مسلمانوں تک کسی نہ کسی طرح دنیا پر حکومت کی، چنانچہ پہلا حملہ جو انگریز نے اپنے مقررہ کردہ نمائندے (مرزا غلام احمد) کے ذریعے اسلام پر کروایا وہ جہاد کے خلاف فتویٰ تھا اور یہ پہلا شخص تھا (جو خود کو مسلمان بھی کہتا) جس نے اس بات کا فتویٰ دیا کہ انگریز کے خلاف تلوار اٹھانا کفر ہے۔

انگریز زمین پر اللہ کے نائب ہیں:

دوسری فتویٰ اس نے یہ دیا کہ اس دنیا میں برطانوی ہی اللہ کی نیابت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

تو ہیں رسالت اور اہانت صحابہ کرام کا مرتكب واجب القتل نہیں اور خود

تو ہیں کا ارتکاب:

جب انگریز کی شہبہ پر میری اور آپ کی ماں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں تو ہیں کی گئی اور پھر جب بعض مصنفین نے نبی کریم کی شان میں حضرت علی اور حضرت حسن و حسین اور حضرت فاطمہ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کی شان میں گتاخی کی تو مسلمانوں نے متفقہ طور پر ان کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ جاری کیا، تو یہ وہ شخص تھا

سچھ

جس نے ان کے حق میں فتویٰ دیا اور پھر نہ صرف فتویٰ دیا بلکہ ان سے بھی وقدم آگے بڑھ کر حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کی شان میں گستاخی کی۔ اور امہات المؤمنین عائشہؓ کی شان میں گستاخی کی اب مسلمانوں کا غنسہ حد سے بڑھ گیا اور تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر اس کے قتل کا فتویٰ دیا لیکن وہ برطانوی حکومت ہی تھی جس نے اس کو مکمل تحفظ فراہم کیا اور وہ اس دور کی سپر پا اور بھی تھی، چنانچہ اس برطانوی حکومت نے مکمل طور پر اس کا دفاع کیا اور مسلمانوں کے غصب سے بچائے رکھا، لیکن اللہ کا غصب بڑھ چکا تھا اور اللہ اس شخص کی موت کا ارادہ کر چکا تھا، چنانچہ اس وقت کے بہت بڑے عالم دین حضرت مولانا شاء اللہ امر تسری نے اس کو مبارہ ہے کا چیلنج دیا اور جو موت غلام احمد قادریانی نے اپنے لیے خود منتخب کی تھی کہ اگر میں جھوٹا بنی ہوں تو مجھے یہ یہ بیماری ہو بایں ٹھیک اسی بیماری میں انتہائی عبرتناک موت مر گیا جس کا ذکر ان شاء اللہ تفصیل سے ہو گا۔

لیکن افسوس صد افسوس دور حاضر کے مسلمان اتنی جلدی اس فتنے کو بھول گئے آج بھی قادریانی بہت آرام سے مسلمانوں میں دندناتے پھرتے ہیں اور پھر الٰم اور دکھ کی بات یہ ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں ہم بھی مسلمان ہیں، بس ہمارا اور آپ کا تھوڑا ہی فرق ہے اور دور حاضر کے بعض لاعلم مسلمان ان کے منہ سے کلمہ طیبہ سن کر یا چکنی چوپڑی باتیں سن کر ان کو خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی امت سمجھ لیتے ہیں اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اس شخص کے برطانوی استعمار سے کیسے رابطہ تھے؟ اس شخص کی امت کو کس نے کھڑا کیا؟ اس کے ملکہ برطانیہ کے بارے میں نظریات کیا تھے؟ وہ اپنے امتوں کو برطانوی حکومت کے بارے میں کیا نصیحت اور وصیت کرتا رہا؟ ذرا خود ملاحظہ کیجئے۔



وہی لانے والا فرشتہ انگریز تھا اور اللہ بھی انگریز ہے:

”میں نے فرشتے کو ایک نوجوان انگریز کے روپ میں پایا جس کی عمر ۲۰ سال سے کچھ اور وہ کرسی پر بیٹھا تھا، میں نے اس سے کہا: آپ بہت خوبصورت ہو، اس نے کہا ہاں۔

(تذکرہ وحی المقدس، صفحہ ۳۴، مصنف مرزا غلام احمد قادریانی)

”پھر وہ انگلش میں بولا I Love you I مجھے تم سے محبت ہے۔ I am میں تمہارے ساتھ ہوں I Shall help with you کروں گا، پھر کہا I can do what so ever میں جو چاہوں کر سکتا ہوں پس میں اس کے بولنے کے انداز اور لبجے سے پہچان گیا کہ وہ انگریز ہے۔“ (براہین احمدی صفحہ ۲۸۰ مصنف مرزا غلام احمد قادریانی)

انا لله وانا اليه راجعون، کیا صرف یہ اکیلا حوالہ ہی اس کی انگریز کے ساتھ والہانہ محبت کی دلیل نہیں کہ وہ بھی آئی تو انگلش میں جس کی طرف سے نازل ہو رہی ہے وہ بھی انگریز (نوعہ باللہ) جو لے کر آتا تھا وہ بھی انگریز۔

پھر کہتا ہے اس کے خدا نے اپنا وہ وعدہ حق کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی چنانچہ یہ وعدہ پورا ہونے پر اس کا شکر بجالانا لازم ہے اور وعدہ کیسے پورا کیا یہ بھی بتارہا ہے کہ ملکہ برطانیہ (جس کو مرزا نے قصہ الہند کا خطاب دیا) کو میرے گھر بھیج دیا۔
ملکہ برطانیہ خدا کا وعدہ اور مدد:

”میں نے کشف کی حالت میں دیکھا کہ ملکہ عالیہ ملکہ معظمه قصہ الہند

(ہندوستان کی ملکہ) اللہ ان کو سلامت رکھے میرے گھر میں آئیں تو میں

نے اپنے ایک صحابی کو کہا کہ ملکہ معظمه نے ہمیں یہ شرف بڑی محبت اور الفت سے بخشنا ہے کہ ہمارے گھر دون کے لیے سکونت اختیار کی، چنانچہ



ہمارے پر لازم ہے کہ ہم بھی ان کا شکر یہ ادا کریں۔“

(مرزا غلام احمد کے مکاشفات، مصنف منظور قادریانی صفحہ ۱)

قارئین کو اس بات پر قطعاً تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ ملکہ برطانیہ خدا کا وعدہ اور خدا کی مدد کیسے ہو سکتی ہیں؟ بھائیو! اس میں تعجب کی کیا بات ہے جس شخص کارب انگریز، فرشتہ انگریز ہو سکتا ہے تو کیا اس انگریز رب کی مدد اور نصرت ملکہ برطانیہ نہیں ہو سکتی ویسے بھی مرزا کے ہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے ॥

آگے آگے دیکھنے ہوتا ہے کیا.....

پھر اپنے فعل اپنے اعمال اپنی تحریروں اور اپنی تقریروں سے حقیقت میں بھی ملکہ برطانیہ اور انگریز حکومت کے ایجنت ہونے کا حق ادا کرتا رہا اور جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جب بعض انگریز مصنفوں نے ناموس رسالت پر حملہ کیا اور مسلمانوں نے اس کے خلاف مظاہرے کیے تو یہ مسلمانوں کے خلاف بولنے لگا اور برطانیہ کے دفاع کے لیے آگے بڑھ کر کہنے لگا مسلمانوں کو بالکل یہ حق حاصل نہیں کرو وہ اس طرح کی مقدس حکومت کے خلاف تحریک چلانیں یہ حکومت تو اللہ کا سایہ ہے جس نے برصغیر کے لوگوں کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹا ہوا ہے، پھر جب مسلمان اس کی ہرزہ سرائی سے نک آ کر اس پر چڑھ دوڑے تو پھر برطانیہ کو اپنی وفاداری جتلانے لگا لیکن ساتھ ہی یہیش کے لیے وفادار رہنے کا بھی اعادہ کیا۔

حکومت برطانیہ پر تن من دھن سب نچحاور:

”ہم ہر قسم کی مصیبت اپنی اس محنت حکومت کی وجہ سے اٹھا رہے ہیں اور مستقبل میں بھی اسی طرح اٹھاتے رہیں گے کیونکہ یہ ہم پر واجب ہے کہ ہم ان کے احسانات اور انعامات پر شاکر رہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہم اپنا تن من دھن سب کچھ برطانوی حکومت پر نچھاوار کر دیں



گے۔ اور دوسری بات یہ کہ ہم اس حکومت کے عروج کے لیے دعا کرتے

رہیں گے۔” (آریا درم صفحہ ۸۰، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی تیری نبوت یقینی تھی:

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جو حکومت نبی کریم کی توبہن کا ارتکاب کرنے والوں کی سپورٹ کر رہی تھی تو اسی کی حمایت کرتا چلا جا رہا ہے تیرا یہ دعویٰ ہے کہ تیری مثال ہارون کی سی ہے لیکن تیرا کردار نہایت شرمناک ہے، نبی تو غیرت مند ہوتا ہے وہ اللہ کے کسی بھی نبی کی توبہن برداشت نہیں کر سکتا، قادیانی کیا یہ بات نہیں سوچتے۔
قارئین کرام! دور حاضر کی ہی مثال کو سامنے رکھ لیں کہ ڈنمارک ناروے اور سویڈن دور حاضر میں نبی کریم ﷺ کے خاکے بنانے والوں کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں، کوئی شخص اٹھے اور کہہ میں مسلمان ہوں، عالم دین ہوں لیکن ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کی ذممت کی بجائے ان کی مدح کرنے لگے اور ان کے اس عمل کو اللہ کی طرف نازل شدہ سمجھے اور کہے ان کا یہ عمل بالکل ٹھیک ہے اور انہیں آزادی اظہار کا حق حاصل ہے تو کوئی بھی غیرت مند مسلمان اس شخص کو عالم تو دور کی بات مسلمان بھی نہیں مان سکتا، لیکن یہ کس قسم کا بے غیرت نبی ہے جو کہتا ہے۔

جس نے بريطانیہ سے غداری کی اس نے اسلام، اللہ اور رسول سے غداری کی:

”یہ حکومت مجرد بريطانوی حکومت نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہے جس نے اس حکومت کی نافرمانی کی اس نے اسلام کی نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اس نے رسول اللہ کی نافرمانی کی۔“

(خطاب مرزا غلام احمد قادیانی کتاب حکومت کی نظر اتفاقات کے لائق)

حکومت بريطانیہ کے نافرمانوں پر اللہ کی لعنت:

”میں اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اپنے سائے، یعنی

حکومت برطانیہ کے سامنے میں پروان چڑھایا، چنانچہ اس حکومت کی رعایا پر لازم ہے کہ حکومت کے احسانات کا شکر بجالائے اور میں خاص طور پر اس حکومت کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے مقاصد میں کسی بھی دور حکومت میں اتنا کامیاب نہ ہو سکتا تھا جتنا میں ملکہ معظمه (یعنی قیصرۃ الہند) کے دور اقتدار میں ہوا۔ اللہ کی لعنت ہو جو لوگ فرقہ داریت اور فساد پھیلا رہے ہیں۔ اللہ کی لعنت ہو ان پر جو امیر کے حکم کے تابع دار نہیں جبکہ اللہ تو کہتا ہے اللہ کی اطاعت کرو، رسول اللہ کی اطاعت کرو اور أولی الامر کی اطاعت کرو اور برصغیر میں أولی الامر سے مراد ملکہ برطانیہ ہے، اس لیے میں اپنے مریدوں اور اپنے ماننے والوں (امتیوں) کو نصیحت کرتا ہوں کہ انگریز أولی الامر ہیں، چنانچہ دل کی گہرائیوں سے ان کی اطاعت کرو۔“

(امام کی ضرورت صفحہ ۲۳، کتاب تحفہ قصیری، صفحہ ۲۷)

کسی کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ شاید قادیانی اس بات کو نہ مانتے ہوں کہ وہ انگریز کے وفادار اور یہودی سامراج کے آلے کار ہیں۔ تو معزز قارئین زمین پر کوئی قادیانی ایسا نہیں جو اس حقیقت سے انکار کر سکے۔ اصل میں آج تک ان کا مذہب انگریز ہی کی مرہون منت ہے، عجیب بات یہ ہے کہ یہ مذہب برصغیر میں تو پروان نہ چڑھ سکا کیونکہ ہر دور کے علماء نے ان کا تعاقب کیا اور گاہے بگاہے عوام الناس کو ان کی شرارتوں اور سازشوں سے مطلع کرتے رہے۔ اور دور حاضر میں بھی جب پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے لیے ایک موثر تحریک کی ضرورت تھی تو دور حاضر کے جید علماء نے اس تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا اور میرے بھائی حافظ ابتسام الہی ظہیر رض بھی اس تحریک میں پابند سلاسل رہے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ مذہب کہاں پھیلا؟ اور آج تک بھی یہ برصغیر پاک و ہند سے مکمل طور پر ختم کیوں نہ ہوا؟ تو اس کی دو وجہات

حصہ

ہیں، پہلی بات تو وہی کہ برطانوی حکومت نے اس مذہب کی نشر و اشاعت پر بے دریغ دولت کو لوٹایا اور جب برصغیر میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تو دولت کا رخ افریقہ کے غریب ممالک کی طرف موڑ دیا کہ جن لوگوں کا کوئی بھی مذہب نہ تھا یا المحمد تھے یا اگر اسلام کی کچھ رمی باقی بھی تھی تو بھوک و افلاس نے دل سے روحاں کو کچل دیا وہاں پر برطانوی حکومت نے اپنے ذاتی پیسوں سے ۵۰۰ سے زائد مساجد میں تعمیر کروائیں اور ۱۰۰ سے زائد مدارس تعمیر کروائے اور برا عظیم افریقہ میں قرآن کا تحریف شدہ ترجمہ قادیانیت کی ترویج کے لیے مفت تقسیم کروا یا اور یہ تمام کام آج تک جاری ہیں مزید یہ کہ تاویلات اور تحریفات سے ملفوظ قادیانیوں کے بے شمار رسائل افریقہ میں ہفت روزے کی شکل میں چھاپے جاتے ہیں اور آج بھی قادیانیت کے خلاف بہت کم مواد ان کی علاقائی زبانوں میں دستیاب ہے، چنانچہ جب کچھ لوگوں نے وہاں قادیانیت کو قبول کر لیا تو اس مذہب کو کھڑا ہونے کی بنیاد مل گئی۔ اب جب یہ مذہب افریقہ میں بھی کچھ کھڑا ہو گیا تو یہ پاک و ہند میں بھی مستقل نقب زنی کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور ان کا سب سے بڑا ہتھیار آج بھی برطانوی سر پرستی ہے اور بے چارے سادہ لوح مسلمان ان کی طرف سے دی گئی پر کوشش مراجعت کی آفرز پر غور کرتے ہیں تو ۱۰۰ میں سے ایک تو اپنا ایمان نیچ دیتا ہے، طریقہ واردات وہی پرانا ہے، مال کا لائق۔ نوکری کی پیشکش، اعلیٰ عبده، اچھی گازی اور بیگلے کا لائق، یہاں تک کہ جن لوگوں کو اپنی ضرورت سمجھتے ہوں ان کو برطانیہ میں سیاسی پناہ یا برطانیہ میں مستقل سکونت تک کی آفر کر دی جاتی ہے۔ اور بعض اس بنیادی لائق میں پھنس کر دین و دنیا سے محروم ہو جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي

الْأُخْرَةِ مِنَ الْخَسِيرِينَ﴾ (آل عمران: ۸۵)

”اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین حللاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول



نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں سے ہو گا۔“

چنانچہ مرزا گاہے بگاہے حکومت برطانیہ سے اپنے مذہب کی ترویج اشاعت کے لیے تعاون کی درخواست بھی کرتا رہا اور ان کو اپنی خدمات سے بھی آگاہ کرتا رہا جو اس نے برطانیہ کے لیے سرانجام دیں چنانچہ لکھتا ہے:

میری حکومت برطانیہ کے لیے ان گنت خدمات ہیں:

”میں نے مکتبوں کے مکتبے اپنی ان کتابوں سے بھر دیے جس میں میں نے انگریز کی مدح کی۔ اور خاص طور پر جہاد کے اسلامی عقیدے کو کچلنے کے لیے اور یہ میری بہت بڑی خدمت ہے حکومت کے لیے، چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ حکومت برطانیہ مجھے اس کا اچھا بدلہ دے۔“ (تلیغ رسالت جلد ۷ قاسم قادری)

حکومت برطانیہ تبلیغی کاموں میں ہماری معاون ہے:

غلام احمد قادری کا بیٹا مرزا محمود احمد لکھتا ہے جو کہ دوسرا خلیفہ بھی ہے:

”حکومت برطانیہ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں ہم دوسرے ممالک میں بھی تبلیغ کے لیے جاتے ہیں وہاں بھی برطانوی حکومت ہم سے تعاون کرتی ہے اور یہ اس کا ہم پر احسان ہی ہے۔“

(خلافت کی بركات، صفحہ ۶۵، مصنف مرزا محمود احمد)

ان بالتوں کا مقصد صرف اور صرف اپنی امت اور ان لوگوں کے دلوں میں برطانیہ کی محبت راحخ کرنا ہے جہاں پر یہودی اور انگریز قادریوں یا اس طرح کے فتنوں کے، ذریعے اسلام کے بنیادی عقائد کو کمزور کر رہے ہیں وہیں پر سب سے اہم کام اس وقت جو قادریوں سے لیا جا رہا ہے وہ جاسوئی ہے۔ مفادات ہمیشہ دو طرفہ ہوتے ہیں دنیا میں کوئی کسی کو یکطرفہ مفاد نہیں پہنچاتا۔ قادری ای نظریاتی طور پر بھی، یہودیوں اور انگریزوں کی سرحدوں کا تحفظ کر رہے ہیں اور عملی طور پر بھی وہ ان کے لیے ہر کام کر

گزرنے کو تیار ہیں، کیونکہ دونوں کا مشترکہ مفہاد اسلام کے بگاڑ میں ہے اور جو بھی برطانیہ کا مفہاد ہو گا وہ ہی قادیانی کا مفہاد ہو گا نہوں آپ خود ان کی زبانی ملاحظہ کریں۔
قادیانیوں، برطانیہ اور یہودیوں کے اہداف ایک ہی ہیں:

قادیانیوں اور برطانیہ کے اہداف اور مقاصد میں یکسانیت پائی جاتی ہے جس کا اعتراض خود بہتر قادیانی نے ۱۹۲۳ء میں روس سے واپسی پر کیا اور کہا:

”مجھ پر کئی مرتبہ برطانیہ کے جاسوس ہونے کی تہمت لگی حالانکہ میں روس سے صرف قادیانیت کی تبلیغ کے لیے گیا تھا، لیکن اس بات کو منظر رکھتے ہوئے کہ قادیانیوں اور انگریزوں کے مفہاد اور اہداف کا آپس میں گہرا تعلق ہے، میں حکومت برطانیہ کی خدمت کرنے پر مجبور ہو گیا اور میں نے اپنا حق ادا کر دیا۔ جو مجھ پر واجب تھا۔“ (محمد امین کے نام خط شمارہ الفضل ۷۷ ستمبر ۱۹۲۳ء)

قادیانی برطانیہ کی محبت انگریز اور یہودیوں کی تجھشی میں اس سے بھی بہت آگے جا سکتے ہیں اور گئے، بلکہ میں تو کہتا ہوں یہ درک اسفل سے بھی نیچے گر سکتے ہیں جہاں ان کو علم ہو جائے کہ مسلمانوں کا نقصان ہو سکتا ہے، یہ وہ نقصان ہر صورت پہنچانے کی کوشش کریں گے ان کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے جب برطانیہ نے عراق پر حملہ کیا تھا تو اس وقت مرتضی اعلام احمد کے بنیے اور قادیانی خلیفہ نے کیا الفاظ کہے تھے۔ ملاحظہ کریں۔

عراق میں برطانوی فتح پر خوشی اور مسلمانوں کے خلاف لشکر کشی:

”مسلمان علماء ہمیں انگریز کی حمایت کا اور اس کی فتوحات پر خوشی منانے کا طعنہ دے رہے ہیں تو ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کیوں نہ خوش ہوں اور کیوں نہ جشن منائیں جبکہ خود ہمارے امام نے کہا ہے کہ ”میں مہدی اور برطانوی حکومت میری تکوار ہے۔“ چنانچہ ہم اس فتح سے خوش ہیں اور ہم اس تلوار کی چمک عراق، شام اور ہر جگہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ (یعنی مسلمانوں



کا بے دریغ قتل عام) بے شک اللہ نے اس حکومت کی تائید و تعاون کے لیے فرشتوں کو نازل کیا ہے۔“ (جريدة الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۱۸)

نہ صرف فتوحات پر خوش ہوئے بلکہ عملی طور پر جنگ میں بھی حصہ لیا، کتنی عجیب بات ہے ایک طرف مسلمانوں پر جہاد کے ساقط ہونے کا فتویٰ دیا تو دوسری طرف عملی طور پر بے گناہ مسلمانوں کو قتل کیا۔

الفضل شمارہ لامختا ہے:

”بے شک سینکڑوں قادیانی فوجی انگریز لشکر کا حصہ تھے جس نے عراق پر لشکر کشی کی اور انہوں نے انگریز کے لیے اپنا بودھ بھایا۔“

(الفضل ۳۱ اگست ۱۹۲۳)

مزید لکھا:

”ہم برطانوی حکومت کی فتوحات سے اللہ کا لاکھ مرتبہ شکر ادا کرتے ہیں اور ہماری اس مسرت اور خوشی کا سبب یہ بات ہے کہ ہمارے نبی غلام احمد قادریانی اسی حکومت کی فتوحات کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے اور اپنی جماعت و بھی ان کے حق میں دعا کرنے کی وصیت کر کے گئے اور ہمیں اس بات پر بھی خوشی ہے کہ ہمارے لیے قادیانیت پھیلانے کے لیے اور بھی دروازے کھل گئے جو پہلے بند تھے۔“ (الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۱۸)

ان کی انگریز کی تجھی اتنی معروف تھی کہ دیگر حکومتیں بھی اس سے واقف ہیں

چنانچہ لکھتا ہے:

”اس لیے جرمنی کی حکومت نے اپنے وزیروں کو منع کیا کہ جو کوئی قادیانیوں کی محفل میں بیٹھنے گا اسے انگریز کا ایجنس سمجھا جائے گا۔“ (الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۲۳)

اسی طرح قادریانی ہر موقع پر اور ہر طریقہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے رہے

اور کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا بہاں تک کہ برطانوی سامراج کی خدمت کے لیے افغانستان تک جا پہنچ اور وہاں پر برطانیہ کے لیے جاسوسی کرنے لگے لیکن افغانستان کی حکومت کو ان ملعونوں کا پسند چل گیا، چنانچہ ان دونوں کو قتل کر دیا گیا اور افغانستان کے وزیر داخلہ نے جب یہ بیان دیا کہ یہ دونوں قادیانی مسلمانوں کے خلاف برطانوی سامراج کے آله کار تھے تو بجائے اس کے کہ قادیانی شرمندہ ہوتے ان کے خلیفہ نے فخر سے اعلان کیا۔

برطانوی محبت کا اولاد، نسلوں اور امتیوں میں منتقل ہونا:

”اگر ہمارے دونوں قادیانی خاموش رہتے اور اپنا عقیدہ جو جہاد کے بارے میں ہے چھپائے رکھتے تو انہیں کچھ نہ ہوتا لیکن وہ برطانیہ سے اپنی بے لوث محبت کو چھپانے سکے اور اس محبت کو ظاہر کر دیا جو ہمارے ہاں برطانوی حکومت کے لیے پائی جاتی ہے، چنانچہ وہ ان کے ہاتھ لگ گئے۔“

(مرزا غلام احمد کے بیٹے کا خطبہ جمع طبع شدہ، الفضل ۱۲ اگست ۱۹۳۵)

جیسا کہ معروف ہے کہ جس نے جاسوسی کرنی ہوا سے اپنی اصل پچان اور شناخت چھپانی چاہیے، چنانچہ امت مسلمہ کی جاسوسی کرنے والے یہ عیار، مکار اور دجل کے لبادے کو ہر وقت اوڑھ کر رکھتے ہیں اور اپنا نام قادیانیت سے تبدیل کر کے مسلمان رکھنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام اور مسلمانوں سے ان کا دور پار کا بھی واسطہ نہیں اور قارئین میں سے بعض کی ایک اور غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں کہ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ اپنے آپ کو احمدی حضرت احمد مجتبی رض کی وجہ سے کہتے ہیں ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ تو توہین رسالت کے مرتکب ہیں، جس کا ذکر آگے چل کر ایک مستقل باب میں آئے گا یہ احمدی اپنے آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام احمد سے نسبت کی وجہ سے کہتے ہیں۔ وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

تمیر اباب:

قادیانیوں اور مسلمانوں میں

بنیادی فرق کیا کیا ہیں

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی شاید مسلمان سوسائٹی کی ایک شاخ یا حصہ ہیں اور خاص طور پر یہ بات غیر مسلموں میں انہوں نے بہت مشہور کر رکھی ہے، اسی طرح دیگر جھوٹے انبیاء کے پیروکار بھی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں، جیسے کہ محمد علی جاہ کے پیروکار، راشد الخلیفہ کے پیروکار، بہاء الدین اور یوسف کذاب کے ماننے والے اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے بھی خود کو مسلمان کہلوانا پسند کرتے ہیں، حالانکہ ان لوگوں کا اسلام سے دور پار کا بھی کوئی تعلق نہیں اور خود ان کی اپنی کتابیں اپنے مستقل مذہب پر دلالت کرتی ہیں اور یہ بات واضح کرتی ہیں کہ مسلمانوں کو یہ لوگ کافر سمجھتے ہیں اور خود ایک الگ شریعت کے پیروکار ہیں۔ آئیے ان کے اس عقیدے کے بارے میں ان کی کتابوں کو پڑھتے ہیں:

مسلمان کافر ہیں اور قادیانیوں کی مسلمانوں سے کوئی بھی تعلق داری نہیں:

مرزا غلام احمد کا بیٹا محمود احمد لکھتا ہے:

”مجھے لکھنؤ میں ایک آدمی ملا اس نے مجھ سے یہ بات پوچھی کہ یہ بات مشہور ہے کہ آپ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں؟ تو میں نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے بے شک ہم تم مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔“ (انوار خلافت صفحہ ۹۲)

مزید کہتا ہے:

”ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم قادیانیوں کے علاوہ سب کو کافر کیوں سمجھتے ہیں تو یہ بات قرآن میں واضح طور پر اللہ نے بیان کر دی ہے جو کسی ایک بھی رسول کا انکار کرے وہ کافر ہے، جو فرشتوں کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے، اور جو قرآن کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے، بس اسی بنیاد پر جو نام احمد قادیانی کا انکار کرے جو کہ اللہ کا نبی ہے اور اللہ کا رسول ہے وہ بھی کافر ہے اور اسی لیے ہم تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ رسولوں میں تفریق کر رہے ہیں اور اللہ کے قول کے مطابق وہ بعض کا انکار کر رہے ہیں اور بعض پر ایمان لا رہے ہیں پس یہی لوگ تو کافروں میں سے ہیں۔“

(افضل جزیدہ قادیانی ۲۶ جون ۱۹۲۲ء)

اے امت مسلمہ کیا ان حوالوں کے بعد بھی ان لوگوں کے لیے زمی کا کوئی بھی گوشہ دل میں رکھا جا سکتا ہے؟ ہاں بہت سے لوگ آزادی افکار، آزادی انبیاء رائے کی آڑ میں مادر پدر آزاد معاشرے کے قیام کے لیے سرگردان ہیں تاکہ فتنہ پرور تنظیمیں یہودی اور انگریز کے گھن جوڑ سے اپنے عقائد کی ترویج و اشاعت بلا روک ٹوک جاری رکھ سکیں، اپنے آپ کو کافر کہنے پر تو احتجاج کیا جائے اور مسلمانوں کو متعصب قرار دیا جائے اور خود علی الاعلان پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک آن میں کافر بنادیا جائے۔ مزید پڑھیے مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

”جو کوئی بھی موسیٰ پر تو ایمان لائے لیکن عیسیٰ پر ایمان نہ لائے یا عیسیٰ پر تو ایمان لائے لیکن محمد ﷺ پر ایمان نہ لائے وہ تو کافر ہے، اسی طرز پر جو محمد ﷺ پر ایمان لائے اور غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لائے وہ بھی کافر ہے اور اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور یہی اللہ نے کہا ہے کہ یہ لوگ ہی

پکے کافر ہیں۔” (کلمۃ الفضل صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱، از بشیر احمد مندرجہ روایوی آف ریچنر) اس طرح کی بات یوسف قادیانی نور الدین خلیفہ اول اور دیگر قادیانی کتب میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔

مسلمان پکے کافر ہیں اسی لیے ان کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جاسکتی:

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ مسلمانوں کو پکا کافر مانتے ہیں، چنانچہ یہ کافر کے پیچھے نماز کیسے ادا کر سکتے ہیں، لیکن اکثر قادیانی مسلمانوں کو مگراہ کرنے کے لیے ان کے سامنے مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز کو ادا کر لیتے ہیں ان کا یہ عمل خالصتاً منافقت پر منی ہوتا ہے، اور مسلمانوں کی نظر میں اپنی اصل حقیقت چھپانے اور ان کے دلوں میں اپنے لیے نرمی پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ آئیے قادیانی کتابوں کی سیاہی میں اس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی خود کہتا ہے:

”تم پر یہ بات جائز نہیں کہ تم کسی غیر قادیانی کے پیچھے نماز ادا کرو وہ چاہے جیسا بھی ہو اور جو کوئی بھی ہو چاہے لوگ اس کی تعریف کرتے ہوں، پس یہ اللہ کا حکم ہے اور یہی اللہ چاہتا ہے جو کوئی شک میں پڑ گیا یا تذبذب میں پڑ گیا وہ جھوٹوں میں شامل ہو گیا اور اللہ چاہتے ہیں تمہارے اور ان کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔“

(ملفوظات غلام نشر شدہ جریدہ الحکم قادیانی موری ۰۱ دسمبر ۱۹۰۳ء)

مزید خود لکھتا ہے:

”اللہ نے قطعی طور پر اس بات کو حرام کر دیا ہے کہ تم لوگ ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرو جو میری نبوت کا منکر ہو اور میری اطاعت و پیروی نہ کرتا ہو، چنانچہ تم پر لازم ہے کہ تم اپنی ہی امت کے امام کے پیچھے نماز کو ادا کرو

اور یہی مطلب حضرت عیسیٰ والی حدیث کا ہے کہ ”امامُکمْ مِنْكُمْ“ پس تم وہی کرو جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے کیا تم چاہتے ہو تمہارے اعمال شائع ہو جائیں اور تم کچھ گمان نہ رکھتے ہو۔ (نوعہ باللہ)

(اربیں صفحہ ۳۵۵۔ ۳۶۳۔ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اسی بات کو مرزا غلام احمد کا بیٹا آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہے: ”کسی کے لیے یہ بات جائز نہیں کہ وہ غیر قادریانی کے پیچھے نماز کو ادا کرے۔ اور لوگ بار بار یہ سوال پوچھتے رہتے ہیں کہ کیا مسلمانوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں، میں ان سے یہ کہنا چاہتا ہوں تم جتنی مرضی دفعہ مجھ سے یہ سوال پوچھ لو میرا جواب یہی ہے کہ قادریانی کی نماز غیر قادریانی کے پیچھے جائز نہیں جائز نہیں۔“ (انوار خلافت صفحہ ۸۹)

یہاں تک کہ اس میں مزید شدت پیدا کرتے ہوئے مرزا قادریانی خود کہتا ہے جب اس سے غیر قادریانی کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا: ”ہرگز نہیں اگر اس کا عقیدہ معلوم نہیں تو بھی نہیں پڑھی جا سکتی، اگر اس کا عقیدہ معلوم ہو جائے کہ وہ میری نبوت و رسالت کی تصدیق کرتا ہے تو جائز ہے اگر انکار کرتا ہے تو جائز نہیں اور اگر خاموش بھی رہے تو بھی جائز نہیں کیونکہ وہ منافق ہے۔“ (ملفوظات احمدیہ، جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)

ان تمام حوالوں کے بعد اس بات کی ضرورت تو نہیں کہ اس بات کو بیان کیا جائے کہ پھر بعض قادریانی مسلمانوں کے پیچھے نماز کیسے پڑھ لیتے ہیں، لیکن پھر بھی ان کی اپنی زبانی سن لیتے ہیں۔ محمود احمد قادریانی اپنے سفرج کے بارے میں بتاتا ہے جب وہ ۱۹۱۲ء میں مکہ گیا:

”جونماز ہم حرم کے امام کے پیچھے پڑھتے تھے وہ واپس آ کر دوبارہ پڑھ

لیتے تھے۔“

”اللہ غیر قادریانی کے پیچھے نماز قبول نہیں کرتا اس لیے ہم نے جو بھی نمازیں امام مسجد کے ساتھ پڑھیں وہ دوہرائیں۔“

”ہم مسجد میں لیٹ جاتے تھے تاکہ نماز ہو چکی ہو، پھر ہم خود امامت کرواتے تھے اور بعض مسلمان بھی ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے۔“
(کیونکہ انہیں تم ملعونوں کے عقیدے کا علم نہ ہوتا تھا)

خلفیہ نور الدین بھی یہ بات کہتا ہے کہ:

”اگر کوئی قادریانی کسی غیر قادریانی کے پیچھے نماز پڑھ لے تو دوبارہ دوہرائے۔“

(آئینہ صداقت از مرزا حمود احمد قادریانی صفحہ ۹۱)

مسلمانوں کی آنکھیں ان حوالوں کو پڑھ کر اب کھل جانی چاہیے اور قادریانیوں کو بھی اپنے احوال اور اعمال پر غور کرنے کی ضرورت ہے، لیکن بات اسی پر بس نہیں ہوتی نہ صرف وہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بھی دو قدم آگے بڑھتے ہوئے وہ امت محمدیہ کے ساتھ اپنے بعض کو بھی ظاہر کرتے ہیں اور یہ فتویٰ دیتے ہیں۔

مسلمانوں سے کسی بھی سطح کے تعلقات رکھنا جائز نہیں:

مرزا غلام احمد قادریانی کا عقیدہ تھا کہ قادریانی مسلمان طاہر و مطہر ہیں اور مسلمان بھی ہیں چنانچہ طاہر اور بھی کو آپس میں ملنائیں چاہیے چنانچہ لکھتا ہے:

”ہم اپنی مرضی سے تعلقات نہیں قائم کرتے بلکہ اللہ کی مرضی سے قائم کرتے ہیں، چنانچہ کسی ایسے شخص سے تعلق رکھنا جو میری نبوت کو نہیں مانتا ایسا ہی ہے جیسے خالص دو دھن کو پہنچنے ہوئے دو دھن کے ساتھ ملانا، چنانچہ اس مثال کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں ان سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ یا تعلق نہیں

رکھنا چاہیے۔“

(قول مرحوم احمد قادیانی مندرجہ تخلیقہ تحریک الاذہان جلد ۸ نمبر ۲ ستمبر ۱۹۷۳)

اور افسوس کی بات ہے کہ یہ جھوٹا نبی تو مسلمانوں سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا اور بعض مسلمان جو کہ دنیا کے سب سے زیادہ سچے نبی پر ایمان لانے والے ہیں وہ ان سے تعلق بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ میرا دل تو چاہتا ہے کہ امت مسلمہ کے علماء یا کم از کم پاکستان کے تمام تر جید علماء ایک مرتبہ پھر اس مسئلے پر اکٹھے بیٹھ جائیں جیسا کہ ۱۹۷۳ء میں ان کو مرتد اور کافر قرار دینے کے فتوے پر ہوا تھا۔ اس بار علماء کو اس بات پر اجماع کرنا چاہیے یا فتویٰ دینا چاہیے کہ چونکہ مرتدوں کی سرکوبی کی ذمہ داری حکومت اسلامیہ کی ہوتی ہے اور پاکستان کی اسلامی حکومت مستقل طور پر اپنے اس فرض سے غفلت کی مرتبہ ہو رہی ہے چنانچہ کیا ایسی صورت نکل سکتی ہے کہ انفرادی یا اجتماعی طور پر ریاست کو معدود رکھتے ہوئے ان مرتدوں کی سرکوبی کی جاسکے؟ کیا اسلام میں اس کی گنجائش موجود ہے تمام ممالک کے مفتیان اس بارے میں فتویٰ صادر کریں یا کم از کم ان کو مشرک، بخس، مرتد اور کافر رکھتے ہوئے پاکستان سے ہی جلاوطن کر دینے کی تحریک شروع کی جائے، جو آہستہ آہستہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی پھیل جائے اور بالآخر یہ اپنے اصل مرکز اسرائیل میں اکٹھے ہو جائیں یاد رہے قادیانیوں کا بڑا مرکز اسرائیل میں ماونٹ کارمل میں واقع ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ تعلق رکھنے کے حوالے نے مزید لکھتا ہے:

”مسلمانوں کی شادی بیاہ کی تقریبات میں قادیانی ہرگز شریک نہ ہوں اور نہ ہی اس قسم کی دیگر تقریبات میں شریک ہوں۔“

(قول امام احمد قادیانی مندرجہ انفضل ۱۸ جون ۱۹۱۶ء)

اور اسی پر بس نہیں کرتا مزید اسی موقع پر کہتا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



”مسلمانوں کے جنازے مت پڑھو کیونکہ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں جب ہمارا ان سے رابطہ رکھنا جائز نہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، تو پھر ہمارے لیے یہ بات اہم نہیں کہ ہم ان کی میت پر نماز پڑھیں۔“

(کلام مرزا غلام احمد قادریانی مندرجہ افضل ۱۸ جون ۱۹۱۶ء)

مسلمانوں سے بغض و نفرت یہاں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ مسلمانوں کے چھوٹے بچ بھی ان کے نزدیک کافر ہیں۔ یہ فتویٰ بہر حال دنیا میں جتنے بھی آسمانی مذہب آئے ان میں موجود نہیں، لیکن یہ اولاد مسلمین سے اس قدر بغض و عناد رکھتے ہیں کہ محمود احمد کہتا ہے جب اس سے یہ پوچھا گیا کہ کیا مسلمانوں کے چھوٹے نابالغ بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے جائز ہے جبکہ وہ معصوم ہوتے ہیں اور ان کے قادریانی ہونے کے امکانات بھی ہوتے ہیں کہ مستقبل کا تو کسی کو پتا نہیں تو جواب میں محمود احمد کہتا ہے:

”مسلمان بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں اگرچہ وہ معصوم ہی کیوں نہ ہوں جیسا کہ مسلمان عیسائی بچوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے باوجود یہ کہ عیسائی بچے بھی تو معصوم ہوتے ہیں۔“

(قول محمود احمد نشر شدہ جریدہ قادریانی افضل ۱۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

جب مسلمان بچوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں سمجھتے تو عاقل بالغ مسلمان مرد کی نماز جنازہ پڑھنا قادریانیوں کے نزدیک کیسے جائز ہو سکتا تھا، چنانچہ نور الدین کہتا ہے: ”قادیریانیوں پر مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں جہاں تک تعلق ہے غلام احمد قادریانی کا مسلمانوں کی نماز جنازہ میں شرکت کا تو وہ ایسے ہی تھا جیسے نبی کریم ﷺ نے بعض کفار کی نماز جنازہ ابتدائے اسلام میں پڑھی۔“ (الفضل ۱۲۹ اپریل ۱۹۱۶ء)

یہاں تک کے ”غلام احمد قادریانی نے اپنے حقیقی بیٹے کی بھی نماز جنازہ اس لیے

نہیں پڑھی تھی کہ وہ اس پر ایمان نہیں لایا تھا اور حالتِ اسلام میں مر گیا تھا۔“ (یعنی اپنے بھائیوں کی طرح مرتد نہیں ہوا تھا) (انوار خلافت صفحہ ۹۱)

ان کی بے دوقینی، حمافقت اور اسلام دشمنی کا اندازہ اس بات سے سمجھئے کہ لکھتے ہیں:

”جس کے کان تک قادیانی مذہب کی تبلیغ یا دعوت نہیں بھی پہنچی وہ بھی کافر مرا اور اس کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی جا سکتی۔“ (الفضل ۶ مئی ۱۹۱۵)

جب مسلمان میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس پر جعل اللہ کہنا جائز ہے یا یہ بات کی جاسکتی ہے کہ وہ جنت میں جا سکتا ہے تو قادیانی مفتیوں نے جواب دیا:

”ہرگز نہیں کیونکہ وہ تو پکے کافر ہیں اس لیے ان کے لیے مغفرت کی دعا نہیں کی جاسکتی ہے۔“

(فتاویٰ روشن علی اور محمد سرور مندرجہ الفضل ۷ فروری ۱۹۲۱)

ان تمام اقوال اور قادیانی کتابوں کی آراء کے بعد مجھے آج تک یہ بات سمجھنیں آئی کہ دورِ جدید کے قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر کیوں مصر ہیں، جبکہ وہ خود مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور اپنی الگ شریعت اپنے الگ رسول اور قادیانی مذہب کے حامل ہیں نہ وہ مسلمان ہیں نہ وہ مسلمانوں سے کوئی تعلق اور رابطہ رکھنے کے قائل ہیں، اصل میں یہ نام وہ صرف اس لیے اختیار کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاپچی انتہائی ضرورت مند یا نہایت غریب افراد کو ہدف بنا کر ان کے ایمان کو خریدنے کی کوشش کریں اور ان کو بے وقوف بنا لیں کہ جس مذہب کی طرف ہم تمہیں بلا رہے ہیں وہ بھی اسلام ہی ہے اور بعد میں اس کی تربیت کر کے اسے اسلام اور مسلمانوں سے دور کیا جائے، چنانچہ امت مسلمہ ان کے حربوں سے اچھی طرح آگاہ رہے کہ نہ یہ مسلمان ہیں اور نہ ہی یہ مسلمانوں کو اچھا سمجھتے ہیں ”بس ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر مصر نظر آتے ہیں اور ان کے ”اس حربے کی وجہ سے افریقہ کے



غیرب علاقوں میں ان کے مذہب نے کچھ مقبولیت بھی حاصل کی کیونکہ یہ ہر جگہ اپنے آپ کو مسلمان ہی ظاہر کرتے ہیں حالانکہ خود ان کے مرتد ہونے میں اہل علم میں کوئی بھی اختلاف پایا نہیں جاتا اگر نبوت کا سلسلہ جاری و ساری رہتا تھا تو پھر مسیلمہ کذاب اور اسود غصی وغیرہ مرتد کیسے تھے انہوں نے بھی تو نبوت کا دعویٰ ہی کیا تھا لیکن دنیا کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جو کوئی بھی نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ زنداقی، مرتد اور کذاب ہے۔ اس موضوع پر ایک مستقل بحث آگے چل کر ہو گی آپ کے سامنے چند مزید قادیانی تحریریں پیش کرتا ہوں جس سے قادیانیوں کے خبث باطن کا اچھی طرح اندازہ کیا جاسکتا اور ان کے مرتد ہونے میں کسی بھی قسم کا شک باقی نہیں رہتا۔ مرزا قادیانی اللہ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے کہتا ہے اللہ نے فرمایا: ”جو کوئی تیری یعنی مرزا کی پیروی نہیں کرتا اور نہ تیری بیعت کرتا ہے اور تیری مخالفت کرتا ہے وہ اللہ کا مخالف ہے اور اس کے رسول کا رسول کا بھی مخالف ہے اور وہ سیدھا جہنم میں داخل ہو گا۔“ (یعنی مسلمان)

(نیکیوں کا معیار، معیار الاخیار صفحہ ۸)

اسی طرح اس کا بیٹھا اعلان کرتا ہے:

”جو کوئی بھی مرزا غلام احمد پر ایمان نہیں لا یادہ کافر ہے چاہے اس تک دعوت پہنچی یا نہیں۔“ (افضل ۶ مئی ۱۹۱۵)

مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ جائز نہیں:

مزید کہتا ہے:

”مسلمان مردوں سے نکاح کرنا قادیانی لڑکی کے لیے جائز نہیں۔“

(کتاب برکات خلافت صفحہ ۷)

”جو کوئی اپنی بیٹی کی شادی غیر قادیانی سے کرے وہ قادیانی جماعت سے

عِصْمَةٌ

خارج ہے چاہے اپنے آپ کو لاکھ قادری کہتا ہے۔“

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۳۱)

قادیانی اخبار مزید عالمی معاملات کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے الگ مذہب اپنی الگ امت اور اپنا مستقل دین واضح کرتا ہے:
مسلمان اور قادریانی الگ الگ امت ہیں:

”ہاں مسلمان لڑکیوں سے قادریانی لڑکے شادی کر سکتے ہیں کیونکہ ان کا حکم اہل کتاب جیسا ہے، چنانچہ ہم ان کو اپنی بیٹیاں نہیں دیتے بلکہ ان سے بیٹیاں لیتے ہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد نے بیان کیا ہے کہ مسلمان اہل کتاب کے حکم میں داخل ہیں اگر ہم ان کو اپنی بیٹیاں دیں گے تو یہ ناجائز ہے، اگر ان کی بیٹیاں لا سکیں گے تو جائز ہے، اور اس میں ہمارا فائدہ بھی ہے کہ ہماری تعداد میں ایک اور شخص کا اضافہ ہو جائے گا۔“ (احجم ۱۶ اپریل ۱۹۲۰)

اور اس کا بیٹا مسلمانوں کو اپنی امت سے الگ امت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

” قادریانی لڑکوں پر جائز ہے کہ مسلمانوں ہندوؤں اور سکھوں کی بیٹیاں اپنے گھروں میں لا سکیں لیکن ان کو رشتہ دینا، یعنی بیٹیاں دینا جائز نہیں۔“

(قول محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۸ فروری ۱۹۲۰)

مسلمان کو بیٹی دینے کا گناہ کیا ہے؟

مزید لکھتا ہے:

”جو کوئی اپنی بیٹی مسلمانوں کو دے وہ قادریانی جماعت سے نکل گیا اور کافر ہو گیا۔“ (الفضل ۲۲ مئی ۱۹۲۲)

اس سے بھی زیادہ اپنی الگ شناخت کو برقرار رکھنے کے لیے شدت اختیار کرتے ہوئے کہتا ہے:



”جس کسی نے اپنی بیٹی کسی غیر قادریانی کو دی اس پر یہ حدیث صادق آتی ہے جب زانی زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔“

(الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۲۲)

اور مرزا بشیر نے باقاعدہ طور پر پانچ قادریانیوں کو اس جرم کی پاداش میں قادریانی جماعت سے باہر نکال دیا اور کہا کہ ہماری اور ان کی نمازیں الگ، ان کی بیٹیوں سے نکاح حرام، ان کے جنازے پڑھنا، حرام بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی بیٹیوں سے نکاح کیوں کرتے ہو تو اس کی مثال یہ ہے کہ مسلمان بھی عیسائی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ (کلم الفضل از بشیر احمد مندرجہ روایوں آف ریچز)

تو پھر دور حاضر کے قادریانیوں! تم اتنے بزدل کیوں ہو گئے تب برطانیہ کی حکومت تھی تو مسلمانوں اور تمہارا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا آج اس خطہ پر مسلمانوں کی حکومت ہے تو تم اپنے اکابرین اور اسلاف کے عقائد و نظریات کو چھوڑ کر مسلمانوں کا نام اختیار کرنا چاہتے ہو۔ تمہیں تو چاہیے کہ تم علی الاعلان مرزا غلام احمد کے اقوال پر ڈٹ جاؤ اور اپنی الگ شناخت برقرار رکھو اور منافقت کا البابہ اوڑھ کر اسلام کا روپ نہ اپناؤ اور اپنے آباء جیسی شجاعت اپناؤ کر جنہوں نے دعویٰ کیا:

”کہ ہم ۷۵ ہزار کے قریب ہیں لیکن ہمارا ہر ایک قادریانی ایک ہزار مسلمانوں پر بھاری ہے اس طرح ہم مسلمانوں سے زیادہ مضبوط ہیں کیونکہ ان کی تعداد ۷۵ ملین سے زیادہ نہیں (صاف جھوٹ) لہذا ہم ان سے زیادہ قوی ہیں اور وہ کبھی ہم پر غالب نہیں آسکتے بلکہ ہم ان پر غالب آئیں گے۔“ (حکومت برطانیہ کی مدد سے)

(الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۳)

جبیسا کہ اب یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے کہ قادریانیوں کا اسلام اور

مسلمانوں سے کوئی بھی تعلق نہیں، اور ان کے اکابرین نے بھی کبھی اپنے آپ کو مسلمان امت میں شامل کرنے کی کوشش نہیں کی ہم ان عقائد کی طرف بڑھتے ہیں جو کہ ان کے غیر مسلم ہونے کے میں ثبوت ہیں۔

قادیانیوں کے بڑے بڑے کفریہ عقائد

جہاں پہلے اس بات کی وضاحت کی گئی کہ قادیانی مذہب کا سب سے بڑا رکن غیر قادیانیوں کو کافر سمجھنا ہے اپنی الگ مستقل شریعت کو مانتا اور مسلمانوں کو پہا کافر سمجھنا وہیں پر اسلام سے متصادم اور بھی بڑے بڑے کفریہ عقائد کی ان کے ہاں بھر مار موجود ہے جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

قادیانیوں کے رب کی صفات:

قادیانی عقیدے میں اللہ رب العزت کا عجیب و غریب تصور موجود ہے جو کہ میرے خیال میں اس وقت کائنات میں موجود تمام جھوٹے مذاہب سے بھی بدتر ہے آپ ان کی کتابوں میں موجود نصوص کو پڑھ کر خود اندازہ لگا سکتے ہیں مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی خود اللہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

”اللہ نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نماز ادا کرتا ہوں، اور روزہ بھی رکھتا ہوں، میں جا گتا بھی، ہوں اور سوتا بھی ہوں۔“

(البشری جلد ۲ صفحہ ۹۷ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اس بات کا میں کیا جواب دوں خود اللہ نے حضرت محمد ﷺ کے قلب اطہر پر اس بات کو نازل کیا ﴿إِلَهٌ لَا إِلَهٌ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيْوُمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَ لَا نَوْمٌ... وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ (سورۃ البقرۃ آیۃ الکرسی) ”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگہ کپڑتی ہے

اور نہ کوئی نہیں، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جوان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔“

اور خود آقا علیہ السلام نے فرمایا:

”بے شک نہ اللہ سوتا ہے اور نہ اس کے لائق ہے کہ وہ سوئے۔“

(رواہ مسلم)

یہ آیات اور احادیث شاید ان جیسے منکروں کے لیے ہی آئیں تھیں۔

مرید اپنے رب کی صفت بیان کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادریانی لکھتا ہے:

”مجھ سے اللہ نے فرمایا: میں اپنے رسول کے ساتھ ہوں جواب دیتا ہوں میں غلطی بھی کرتا ہوں اور صحیح کام بھی کرتا ہوں اور میں اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔“

یہاں پر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ مرزا قادریانی کے ہو بھوہی الفاظ نقل کروں تاکہ پڑھنے والوں کے دلوں میں کوئی بھی شک باقی نہ رہے یہ جو ترجمہ یہاں کیا گیا ہے وہ مرزا کی اس عربی عبارت کا ہے:

”انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب انی مع الرسول

محیط“ (البشری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۴)

ایک طرف تو یہ قادریانی خدا ہے جبکہ مسلمانوں کا اپنے رب کے بارے میں جو عقیدہ ہے وہ قرآن پاک میں اس طرح سے بیان ہوا۔

﴿قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾ (الطلاق: ۱۲)



”بے شک اللہ کا علم تو ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔“

اور حضرت موسیٰ نے کہا:

﴿لَا يَضُلُّ رَبِّيْ وَ لَا يَنْسَى﴾ (طہ: ۵۲)

”میرا رب بھولنے والا نہیں۔“

قادیانیو! خطا کرنا تو انسانوں کا کام ہے جو کہ یا جہالت کی وجہ سے کرتا ہے یا بھولنے کی وجہ سے کرتا ہے اور اللہ نہ جاہل ہو سکتا ہے نہ بھول سکتا، اسی لیے اللہ فرماتا ہے:

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ

الرَّحِيمُ﴾ (الحضر: ۲۲)

”وَهُى اللَّهُ ہے جس کے علاوہ کوئی معبد بحق نہیں اور وہ غیب کا بھی عالم

ہے یعنی علم رکھتا ہے اور حاضر کا بھی عالم ہے یعنی علم رکھتا ہے۔“

گویا جس کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا اور جو غائب اور موجود دونوں کا علم رکھنے والا ہو وہ جاہل نہیں ہو سکتا۔

اور جو جاہل نہیں وہ غلطی نہیں کرتا اور جہاں تک بھولنے کا تعلق ہے تو فرشتے اپنے رب کی صفت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

﴿وَمَا نَنْزَلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَ

مَا بَيْنَ ذِلِّكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيَّاً﴾ (مریم: ۱۹)

”هم تمہارے رب کے حکم کے علاوہ نازل نہیں ہو سکتے اسی کا ہے جو ہمارے آگے اور پیچھے ہے اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے اور تمہارا رب بھولنے والا تو نہیں۔“

کیا کہیں گے دور حاضر کے قادیانی قرآن پاک میں موجود ان آیات کے بارے میں کیا ان آیات کی بھی تاویل اور تحریف ممکن ہے اگر قادیانیوں کا حقیقی طور پر یہ عقیدہ

ہے کہ جو قرآن نبی کریم پر نازل ہوا وہ حرف بہ سچا ہے تو دنیا بھر کے قادیانی جمع ہو جائیں ان آیات کا انکار نہیں کر سکتے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ قادیانی بظاہر مسلمانوں کے سامنے تو قرآن کا انکار نہیں کرتے بلکہ اپنی جھوٹی نبوت بھی ہمارے قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا ہرگز ہرگز نہیں اس بارے میں دلائل اور حوالوں کے ساتھ آگے تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔ یہاں پر یہ بات بتانا مقصود ہے کہ مسلمانوں اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر یہ آیات تو غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ آئیوں کے خلاف ہیں پھر بھی آپ ان کے مسلمان ہونے پر بضد کیوں ہیں؟ میں آپ کے سامنے قادیانیوں کے خدا کے بارے میں مزید چند حوالے پیش کروں گا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

”میں نے کشف کی حالت میں دیکھا کہ میں نے اللہ کے سامنے بے شمار کاغذات رکھ دیئے تاکہ وہ ان پر اپنے دستخط کر دے اور جو میں نے درخواست دائر کی اسے منظور کر لے، میں نے دیکھا کہ اللہ نے ان اور اق پر دستخط کر دیئے سرخ روشنائی کے ساتھ اور دوران کشف میرا ایک مرید عبد اللہ نامی بھی میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، جب اللہ نے قلم کو جھٹکا دیا تو سیاہی کے قطرات میرے کپڑوں پر گر گئے اور عبد اللہ کے کپڑوں پر بھی اگر گئے اور جب حالت کشف ختم ہوئی تو حقیقت میں میرے اور عبد اللہ کے کپڑوں پر سرخ روشنائی کے نشان موجود تھے، حالانکہ ہمارے پاس اس وقت سرخ رنگ کی کوئی بھی چیز نہ پڑی ہوئی تھی اور وہ کپڑے آج بھی میرے مرید عبد اللہ کے پاس موجود ہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ ۲۳۶ اور حقیقت الوجی صفحہ ۲۵۵)

مزید اللہ رب العزت کی شان میں اس حد تک گستاخی کر گیا کہ کوئی عام انسان

سچھ

سوچ بھی نہیں سکتا۔ قادیانی اپنے رب کی مثال اور صفت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:
 ”یہ ممکن ہے ہمارے لیے کہ ہم اندازہ کریں صرف تصوراتی طور پر کہ ہمارا رب کیا ہے اللہ کے بہت سے ہاتھ ہیں، بہت سے پاؤں ہیں، اور اس کے اعضا اس قدر زیادہ ہیں کہ ہم انہیں گن نہیں سکتے۔ اتنے بڑے ہیں کہ ان کی لمبائی و چوڑائی ختم ہونے میں نہیں آتی اور آٹھوپس کی طرح اس کے بہت سے پنجے ہیں جو کہ پوری کائنات کے ارد گرد پھیلے ہوئے ہیں۔“

(نعوذ باللہ) (توضیح المرام صفحہ ۵۷، از مرزا غلام احمد قادیانی)

دیکھئے سوچئے اور غور کیجئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ رب العزت کا کیا مذاق اڑایا اور نعوذ باللہ اللہ کی مثال دی تو ایک حقیر جانور کے ساتھ اور اللہ کے اس فرمان کو واضح طور پر جھلا کیا۔

﴿لَيْسَ كَوْثِيلٌ شَيْءٌ وَهُوَ السَّوْيِعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوری: ۱۱)

”اس جیسی کوئی شے نہیں اور وہ سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی۔“

یعنی اس کی مثال نہیں دی جا سکتی اللہ توجہ کسی چیز کا ارادہ کرنا چاہتا ہے تو صرف کن کہتا ہے تو فیکون ہو جاتا ہے جبکہ قادیانیوں کا رب دستخط کرتا ہے غلطی کرتا ہے جانوروں کی طرح ہے۔ (نعمود باللہ) لوگو! خود سوچو یہ کیا منہب ہے اور یہ کیا عقیدہ ہے، اسی لیے مسلمان علماء نہیں کافر، مرتد، زنداق، ملعون اور جہنمی سمجھتے ہیں اور پھر جب لوگوں کے سامنے ان کی حقیقت بیان کرتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں یا ری یا مولوی یا سخت ہیں اور قادیانی بھی اگر کوئی شامل گفتگو ہو تو اس کا لازمی جملہ یہ ہوتا ہے چھوڑو یا ران مولویوں کو یہ تو ایک دوسرا یہ پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

مرزا کا اللہ کے ساتھ کیا تعلق تھا:

قارئین محترم قادیانی اللہ کی صرف ان صفات کے قائل نہیں بلکہ ان کے ہاں اور



بھی چند چیزیں اللہ کی صفات میں شامل ہیں ذرا پڑھیے۔

قاضی یا رحمہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

”حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی تھی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے رجولیت کی قوت کا اظہار کیا۔“ (نوعذ باللہ)

(اسلامی قربانی نریکٹ نمبر ۳۲۷ از قاضی یا رحمہ قادیانی)

اب خود مرزا غلام احمد قادیانی کے منہ سے سنئے:

”اللہ نے مجھ میں عیسیٰ کی روح پھونکی جیسا کہ مریم میں اللہ نے عیسیٰ کی روح پھونکی اور میں حاملہ ہو گیا استعاری طور پر اور پھر ایک وقت گزر نے کے بعد جس کی مدت دس ماہ سے زائد نہ تھی میں مریم سے تبدیل ہو کر عیسیٰ بن گیا اور اس طریقہ کار سے میں ابن مریم ہو گیا۔“ (نوعذ باللہ)

(کشی نوح صفحہ ۷۷)

قادیانیوں کا یہ عقیدہ کہ اللہ مباشرت اور مجامعت کرتا ہے اور اس جماع کے نتیجے میں اولاد بھی ہوتی ہے اور وہ جماع بھی اپنے بھیجے ہوئے نبی کے ساتھ کرتا ہے اور اللہ عورت اور مرد کی طرح (نوعذ باللہ) مباشرت کرتا ہے وغیرہ۔ یہ تمام باتیں اور ان تمام امور میں قادیانی مذہب دنیا بھر میں منفرد ہے بلکہ دنیا کا کوئی بھی آسمانی مذہب اس طرح کا یا اس کے قریب ترین بھی عقیدہ نہیں رکھتا اور کہاں اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا عیسائیوں نے اگر عیسیٰ بن مریم کو اللہ کا بیٹا کہا تو وہ ان معنوں میں نہیں تھا اور یہودیوں نے اگر عزیز کو اللہ کا بیٹا کہا وہ بھی ان معنوں میں نہیں تھا، لیکن مرزا تمام حدود کو پھلانگتا ہوا اس وادی میں جا پہنچا کہ جس میں جانے کی نہ پہلے کسی کو جسارت ہوئی نہ میرے خیال میں رہتی دنیا تک کسی اور مذہب کو ہوگی مزید اپنے بارے میں کہتا ہے:



”اللہ نے میرا نام مریم رکھا جس نے عیسیٰ کو جنم دیا اور اللہ کے سورت تحریم میں موجود اس قول سے مراد میں ہوں کہ مریم بنت عمران جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اس میں ہم نے اپنی روح کو پھونکا کیونکہ میں وہ واحد آدمی ہوں جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں مریم ہوں اور مجھ میں عیسیٰ کو پھونکا گیا۔“ (حاشیہ حقیقت الوعی صفحہ ۳۳۷، از مرزا غلام احمد قادیانی)

قادیانیوں کا پہلا عقیدہ جو اس روایت اور دیگر روایتوں سے ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ غلام احمد قادیانی کو اللہ کا بیٹا سمجھتے ہیں اور بات یہاں پر بھی نہیں رکھی بلکہ پھر وہ مرزا کی شان بڑھاتے ہوئے اسے خدا کے رب تھے پر پہنچا دیتے بلکہ رب تھے پر پہنچانا تو شاید کم تر بات ہو وہ اسے مکمل خدا ہی سمجھتے ہیں ان حوالوں کو پڑھ کر شاید بات سمجھ میں آجائے۔
قادیانی کذاب کہتا ہے کہ اللہ نے کہا:

”تم میرے پانی سے پیدا ہوئے۔“ (نحوہ باللہ)

(انجام اہم صفحہ ۵۵، از غلام احمد قادیانی)

مزید کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ سے مناطب ہو کر کہا:

”اے میرے بیٹے۔“ (البشری جلد اصل صفحہ ۳۹، از مرزا غلام)

”تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور درحقیقت میرا ہی ظہور ہے۔“ (وہی مقدس صفحہ ۲۵۰، از مرزا)

سینکڑوں بیماریوں کی آماج گاہ مرزا کا جسم اور اللہ تعالیٰ کا اس گندے ناپاک اور

پلید جسم کے ذریعے ظاہر ہونا۔ (نحوہ باللہ)

مزید لکھتا ہے اللہ نے مجھ سے کہا:

”اے سورج، اے چاند! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔“

(حقیقت الوعی صفحہ ۳۷، از مرزا غلام)



مزید دعویٰ کرتے ہوئے کہتا ہے:

”یقیناً خدا مجھ میں اتر آیا ہے اور میں اللہ اور اس کی تمام خلوقات کے درمیان واسطہ ہوں۔“ (کتاب البریۃ صفحہ ۵، از مرزا غلام احمد قادریانی)

پھر کہتا ہے: اللہ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ:

”میں (اللہ) تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتا ہوں جو حق کو ظاہر کرنے والا ہوگا اور اس قدر بلند رتبہ ہوگا کہ گویا اللہ آسمان سے نازل ہو گیا۔“

(کتاب استغفار صفحہ ۸۵)

یہ بھی اس مذہب کی انفرادی خصوصیت ہے کہ اس میں جھوٹے نبی کا بیٹا بھی خدا جیسے رب ہے اور مقام و مرتبے پر فائز ہے یہ وہ تمام تر گندے عقائد ہیں جو قادیانی اللہ رب العزت کے بارے میں رکھتے ہیں اور پھر بھی مسلمان کہلوانے کے خواہش مند ہیں مسلمانوں کا تو اپنے اللہ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ﴾ (الاحلاص: ۱-۴)

”کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔“

﴿لَقَدْ كَفَرَ الظَّالِمُونَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ﴾

(المائدة: ۱۷)

بالاشبه یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ بے شک اللہ مسیح ہی تو ہے، جو مریم کا بیٹا ہے۔“

اس آیت کے تحت تو دور حاضر کے تمام قادریانیوں کو اللہ نے خود کافر قرار دے دیا ہے کیونکہ ان کا عقیدہ مرزا کے بارے میں مسیح ابن مریم کا ہے اور وہ کذاب خودا پرے

آپ کو خدا کہتا ہے۔

آپ اپنے دام میں صیاد آگیا
 ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَبِ لَا تَغْلُبُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا
 الْحَقُّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَ كَلِمَتُهُ الْقَهْمَا
 إِلَى مَرْيَمَ وَ رُوفُّ مِنْهُ فَأَمْنِيُوا بِاللَّهِ وَ رُسُلِهِ وَ لَا تَقُولُوا ثَلَثَةٌ
 إِنْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَنَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ
 لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ كَفَىٰ بِاللَّهِ وَ كِنْلَاءٍ﴾ (۵۰)

(النساء: ۱۷۱)

”اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ گزرو اور اللہ پر مت کہو مگر حق۔
 نہیں ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم مگر اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ، جو اس نے مریم
 کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔ پس اللہ اور اس کے
 رسولوں پر ایمان لاو اور مت کہو کرتیں ہیں، باز آ جاؤ، تمہارے لیے بہتر
 ہوگا۔ اللہ تو صرف ایک ہی معبد ہے، وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی کوئی
 اولاد ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور
 اللہ بطور وکیل کافی ہے۔“

پوری دنیا کے قادیانی اس آیت کے ترجمے پر غور کریں:
 ﴿وَ قَالَتِ الْيَهُودُ عَزِيزُنِ ابْنِ اللَّهِ وَ قَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ
 ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا
 مِنْ قَبْلِ قَتَلُهُمُ اللَّهُ اَنِّي يُوْفِكُونَ﴾ (التوبۃ: ۳۰)

”اور یہودیوں نے کہا عزیز اللہ کا بیٹا ہے اور نصاری نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا
 ہے۔ یہ ان کا اپنے مونہیوں کا کہنا ہے، وہ ان لوگوں کی بات کی مشابہت کر

رہے ہیں جنہوں نے ان سے پہلے کفر کیا۔ اللہ انھیں مارے، کدھر بہکائے
جاری ہے ہیں۔“

اور اللہ کی ایک اور صفت جو قادیوں کے ہاں معروف ہے وہ اللہ کو انگریز سمجھنا
ہے حقیقت میں اللہ کو انگریز سمجھنا نہیں بلکہ انگریز کو اللہ سمجھنا ہے جس کی وجہ سے پندرہ
روپے پر کام کرنے والا مرزا دنوں میں لاکھوں کروڑوں میں کھینے لگا اور انگریز کی چاکری
کرتے ہوئے ایسے کارنا میں مسلمانوں کے خلاف سرانجام دیے کہ دنیا میں کوئی اور
شخص نہ دے سکتا تھا اللہ کے انگریزی بولنے کا واقعہ آپ اس کتاب میں موجود انگریز
سامراج کے ایجنت والے باب میں پڑھ سکتے ہیں بیہاں پر میں مرزا کی انگریز چاپلوسی
کی ایک مثال دے کر بات کو آگے بڑھاؤں گا۔

”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید اور حمایت میں گزارا اور
میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں
لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی
جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام
ہمالک عرب، مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش
رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں اور مہدی خونی
اور مسح خونی کی بے اصل روائیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو
احققوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔“

(تیاق القلوب صفحہ ۲۸، اور روحاںی خزانہ صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶، از مرزا)

میرا خیال ہے اس پر مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں، عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی
ہے کہ قادیانی مذہب کا اصل خدا کون ہے؟



قادیانیوں کے نزدیک نبی آنے کا سلسلہ جاری و ساری ہے:

ایک اور کفریہ عقیدہ جو قادیانیوں کے ہاں رائج ہے وہ نبی کریم ﷺ کی خاتم الانبیاء کی حقیقت سے انکار ہے اور نہ صرف یہ ان کے ہاں نبی کریم ﷺ باکل عام انبیاء کی طرح ہیں بلکہ قادیانی تو مرتضیٰ غلام احمد کو نبی کریم سے زیادہ افضل سمجھتے ہیں ان کے نزدیک نبی آنے کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بھی جاری و ساری ہے۔ آئیے! خود ان کی کتابوں سے اس عقیدے کو پڑھتے ہیں۔

مرتضیٰ غلام احمد کا بیٹا اور قادیانیوں کا خلیفہ کہتا ہے:

”ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ اس امت کی اصلاح کے لیے مستقل ارسلوں اور نبی بھیجا تاریخ گا وقت اور ضرورت کے اعتبار سے۔“

(توں محمود احمد مندرجہ افضل اسکی ۱۹۲۵)

مزید لکھتا ہے:

”کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے خزانے ختم ہو گئے ہیں تو ان کی یہ سوچ غلط ہے کیونکہ وہ اللہ کی قدرت کو نہیں جانتے اور کہاں فقط ایک نبی بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ عنقریب یا مستقبل میں کئی ہزار انبیاء آئیں گے۔“

(انوار خلافت صفحہ ۲۲ از محمود احمد)

قادیانیوں کو دعوت فکر ہے کہ ذرا سوچ لجھے اپنے اس دعوے کے بارے میں کہیں بعد میں مکرہ جانا۔

تو قارئین کرام ان اقوال سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیانی دنیا بھر کے جھوٹے انبیاء کو بھی چھتری فراہم کر رہے ہیں اور ان کے نزدیک اور ان کے اس عقیدے کے تحت تو یہ مسیلمہ کذاب، اسود عنصیری، راشد الخلیفہ، محمد علی باب بہاء اللہ، یوسف کذاب تمام کے تمام مدعاوں نبوت کا اقرار کرنے والے ہیں اسی لیے جب کسی



سائل نے اس خلیفہ سے سوال کیا کہ:

”کیا یہ ممکن ہے کہ مستقبل میں مزید انبیاء بھی آئیں؟ تو مرزا نے جواب کہا
بالکل ٹھیک قیامت کے دن تک بھی انبیاء آتے رہیں گے کیونکہ جب تک
دنیا میں فساد باقی رہے گا انبیاء کا آنا یقینی ہے۔“

(جواب محمود مندرجہ افضل ۲۷ فروری ۱۹۲۷)

ان کی کم عقلی پر حیرانگی ہے کہ جب آقا علیؑ نے رہتی دنیا تک کے مفاسد اور
ان کے علاج کے بارے میں اپنی امت کی راہنمائی کر دی پھر کسی جدید نبی کی ضرورت
کیسے پڑسکتی ہے اور اسی بات کا اشارہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اس حدیث میں کیا:
”بنواسرائیل کے سیاسی راہنماء بھی ان کے نبی تھے جب بھی کوئی نبی وفات
پاتا دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا اور بے شک میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں
آئے گا، ہاں البتہ خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔“

(رواہ البخاری والترمذی)

اور یہی بات اللہ نے بھی بتا دی:

﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لَّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ
وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعْلَهُمْ يَعْدَرُونَ۝﴾

(التوبۃ: ۱۲۲)

”سوال کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے، تاکہ وہ دین میں سمجھ
حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں، جب ان کی طرف واپس
جائیں، تاکہ وہ نجح جائیں۔“

ان واضح احادیث اور آیتوں کے باوجود تاریخی اس بات پر مصر ہیں کہ ”بے شک
اللہ کی نعمتوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ انبیاء آتے رہیں گے اور انبیاء آنے کا سلسلہ

جاری و ساری ہے اور یہ اللہ کا قانون ہے اور جس کا یہ سامنا نہیں کر سکتے۔“

(مرزا غلام احمد قادیانی کا خطاب سیا لکوٹ میں ”خطاب سیا لکوٹ صفحہ ۲۲، از مرزا غلام احمد قادیانی) اور صرف یہی عقیدہ مسلمانوں سے مخالف نہیں رکھتا بلکہ قادیانیوں کا یہ عقیدہ بھی کہ مرزا غلام احمد تمام انبیاء سے افضل ہے اس کے مجرے دل لاکھ سے بھی زیادہ ہیں یہ نبی کریم سے بھی افضل ہے دغیرہ ان تمام باتوں کے حوالے گتا خانہ عقا کمد والے باب میں دیئے جا چکے ہیں۔

قارئین! ادھر سے رجوع کر سکتے ہیں یہ عقیدہ بھی صریحًا اسلام کے خلاف ہے جب ان کے اتنے بے شمار عقائد اسلام سے متفاہ ہیں تو سمجھنہیں آتی دور جدید کا قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کیوں کہلوانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے قادیانی اخبار لکھتا ہے:

”اے وہ لوگو! جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہو، آئندھی اسلام کی طرف جو تمہیں مسح موعود (مرزا غلام احمد) کے علاوہ کسی اور واسطے سے نہیں مل سکتا اس مسح موعود کے ذریعے تمہارے اوپر نیکی اور تقوے کا راستہ کھل جائے گا۔ اور اسی کی اتباع کرنے سے انسان فلاح اور نجات پائے گا اور اپنی منزل مقصود کو پہنچے گا وہی ہے جو فخر اولین اور فخر آخرین ہے۔“

(مندرجہ افضل ۲۵ ستمبر ۱۹۱۵)

اور اس کا بیٹا بشیر لکھتا ہے:

”یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ غلام احمد قادیانی نبی اور رسول تھے اور حضرت محمد ﷺ نے انہیں نبی کہہ کر پکارا اور اللہ نے بھی بذریعہ وحی کہا ”یا ایها النبی“ (کلمۃ افضل از بشیر احمد قادیانی مقبول جلد ریویو آف ریچائز نمبر ۳ جلد ۱۳، صفحہ ۱۱)“ قادیانی مسلمانوں کے اس عقیدہ کے بھی خلاف ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام انبیاء محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے افضل ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے کتاب میں موجود گستاخانہ عقائد کے باب میں انبیاء کی توپیں کے عنوان کے تحت۔

مستقل وحی اور الگ کتاب الہی کے قائل: (قادیانیوں کا قرآن)

قادیانی جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ بہت سے عقائد میں مسلمانوں سے مختلف ہیں، وہیں پر ان کے ہاں مسلمانوں کے اس اجماع کی بھی مخالفت پائی جاتی ہے کہ جبرائیل امین نبی کریم ﷺ کے طے قبول کے طے جانے کے بعد اب قیامت تک کسی انسان کے قلب اطہر پر نازل نہیں ہوں گے، بلکہ وہ علی الاعلان جبرائیل کے نزول کے قائل ہیں اور اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ جبرائیل امین مرزا غلام احمد کذاب کے بیماریوں سے بھر پور جسم اور قلب پر نازل ہوتے تھے، آپ خود پڑھ لیجئے۔

مرزا محمود احمد اپنے بھپن کا واقعہ سناتے ہوئے کہتا ہے کہ کھیل کے دوران جب میں نے ایک کتاب پڑھی جس میں لکھا تھا کہ جبرائیل امین اب نازل نہیں ہوتے تو میں نے کہا:

”یہ تو جھوٹ ہے جبرائیل تو میرے باپ پر نازل ہوتا ہے، جبکہ ساتھی طالب علم نے کہا نہیں نازل ہوتا تو ہم جھگڑتے ہوئے اپنے والد کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کتاب میں غلط لکھا ہے جبرائیل آج تک نازل ہو رہا ہے۔“

(خطاب محمود احمد منقول رسالہ الفضل ۱۹۲۲ء ۱۱ اپریل)

یقیناً یہ مراتق کی بیماری کا نتیجہ تھا، بہر حال بیٹی کی گواہی کے بعد خود باپ کی بھی سن لیجئے مرزا غلام احمد کہتا ہے:

”بے شک جبرائیل میرے پاس آیا اور مجھے جن لیا اور اپنی انگلی کو ہلایا اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اللہ تجھے دشمنوں سے بچائے گا۔“

(مواہب الرحمن، صفحہ ۳۳، از مرزا)

اور جب اس مراثی پر فرشتہ آتا تھا تو لازم اور بھی آتی تھی اور نہ صرف وحی آتی تھی بلکہ اس پر آیات الہیہ کا بھی نزول ہوتا تھا اور نہ صرف آیات اتری تھیں بلکہ ایک کتاب بھی اتری تھی اب خود قادیانیوں کے اس عقیدہ کا جائزہ لیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

”اللہ کی قسم میں اپنی وحی پر ایسے ایمان لاتا ہوں جیسے میں قرآن پر ایمان لاتا ہوں اور دیگر کتابوں پر جو آسان سے نازل ہوئیں۔ اسی طرح میں اس بات پر بھی ایمان لاتا ہوں کہ جو کلام مجھ پر نازل ہوا وہ اللہ کی طرف سے تھا جیسا کہ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے۔“

(حقیقت الوحی صفحہ ۲۱۱، از مرزا نام قادیانی)

مزید کہتا ہے:

”میرا ایمان اپنے الہامات پر جو مجھ پر نازل ہوئے ایسے ہے جیسا کہ میرا ایمان تورات، انجیل اور قرآن پر ہے۔“ (تلخیر رسالت جلد ۲ صفحہ ۶۷)

اور جلال قادیانی قادیانیوں کے عقیدے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”بے شک غلام احمد قادیانی پر آنے والی وحی کا مرتبہ یا رتبہ بالکل اور بعینہ اسی طرح ہے جیسے قرآن انجیل اور تورات کا مرتبہ ہے۔“

(خلافت کے مکار کا انجام، صفحہ ۶۸، از جلال الدین قادیانی)

حدیث کے بارے میں قادیانی نظریہ:

ان ہی اقوال کی روشنی میں قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ غلام احمد قادیانی کا قول قرآن کا درجہ رکھتا ہے اور اسی لیے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو بھی حدیث نبوی مرزا غلام احمد کے قول سے نکرائے گی وہ حدیث مردود ہے چاہے وہ صحیح کی اعلیٰ قسم میں سے کیوں نہ

ہو، چنانچہ اس عقیدے کے تحت جو بھی حدیث مرزا غلام احمد کی موافقت میں ہو وہ صحیح جو حدیث مخالفت میں ہو وہ ضعیف۔ چنانچہ ضعیف ترین حدیث بھی غلام کے قول کے موافق ہو گی تو اس کو قبول کر لیں گے اسی بات محمود احمد یوں بیان کرتا ہے:

”قابل اعتقاد مرزا غلام احمد کا قول ہے اور حدیث کے مقابلے میں ہم اس پر اعتناد کرتے ہیں کیونکہ احادیث کو ہم نے رسول اللہ کی زبان سے نہیں سنا اور مرزا غلام احمد کی بات کو ہم نے خود سنا ہے، اس لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ صحیح حدیث مرزا غلام احمد کے قول کی مخالفت کرتی ہو۔“

(قول محمود احمد منقول جریدہ افضل ۱۲۹ اپریل ۱۹۱۵)

دیکھئے کیسی ہوشیاری اور چالاکی سے ایک عقیدہ اپنے آپ ہی گڑھ لیا اور یقیناً یہ عقیدہ وضع کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ رہی ہو گی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے چیلوں کو ہزاروں حدیثیں اپنی مخالفت کرتے ہوئے نظر آئی ہوں گی اور شروع میں ہر حدیث کی تاویلات جو قادیانی کرتے رہے وہ ان کی کتابوں میں ریکارڈ کا ایک حصہ بن چکا ہے، انہوں نے یہ سوچا کہ اگر ہر حدیث کی تاویل پر وقت صرف کیا گیا تو شاید ۱۰۰ سال تو حدیثوں کا مطلب اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتے ہوئے لگ جائیں گے، چنانچہ آسان طریقہ ہے کہ ایک آن اور ایک لمبے میں نبی کریم ﷺ کی تمام حدیثوں پر کلہازی چلا دی جائے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہی بات افضل نے دہراً بھی:

”جس حدیث کو غلام احمد صحیح کہے وہ صحیح جس کو وہ ضعیف کہے وہ ضعیف نہ کہ مسلمان علماء جس کو صحیح کہیں وہ صحیح ہے یا جس کو وہ ضعیف کہیں وہ ضعیف ہے، کیونکہ حدیثیں ہم نے رسول اللہ سے نہیں سیں چنانچہ جو حدیث غلام احمد کے قول کو رد کرے وہ حدیث صحیح نہیں۔“

(الفضل ۱۲۹ اپریل ۱۹۱۵)

قرآن کریم کے بارے میں قادیانیوں کا نظریہ:

جیسا کہ احادیث کے بارے میں آپ قادیانیوں کا عقیدہ پڑھ چکے ہیں اسی طرح قرآن کے بارے میں بھی ان کا عقیدہ اس سے مختلف نہیں۔ چنانچہ وہ ایک الگ قرآن کے قائل بھی ہیں اور یہ بات بھی کہتے ہیں کہ جیسا دیگر رسولوں پر الہام ہوا و یہ مرزا پر بھی ہوا، بلکہ جو آیات بڑے بڑے رسولوں کو دی گئیں اس سے زیادہ غلام احمد کو دی گئیں اور جس طرح قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اسی طرح غلام احمد پر نازل ہونے والی کتاب مبین کی بھی تلاوت کی جانی چاہیے وغیرہ وغیرہ۔ آپ خود اس عقیدے کا ان کی کتابوں سے مشاہدہ کر لیجئے۔

”کوئی قرآن نہیں ماسوائے جسے مسح موعود نے پیش کیا ہو..... اسی طرح احادیث ہیں جن کی کوئی قدر و قیمت نہیں، غلام احمد کے ارشاد کے علاوہ۔“ (خطبہ جمعہ قادیان میں دیا گیا محمود احمد کا افضل ۱۵ جولائی ۱۹۲۳)

مزید پڑھیے:

”جو کچھ غلام احمد پر نازل کیا گیا وہ کسی اور نبی پر نازل کیے گئے سے کم نہیں بلکہ بہت سے اور بیشتر واکثر انبیاء سے زیادہ ہی ہے۔“ (نحوذ باللہ)

(افضل ۱۵ افروری ۱۹۱۹)

اور یوسف قادیانی قادیانیوں کے عقیدے کی مزید تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے: ”اللہ تعالیٰ نے غلام احمد کے مجموعی الہامات کو ”کتاب مبین“ کہہ کر پکارا اور ایک الہام کو آیت کا نام دیا اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کو صاحب کتاب ہونا چاہیے تو اس پر لازم ہے وہ غلام احمد کی نبوت و رسالت پر ایمان لے آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کتاب نازل کی جس کا نام کتاب مبین ہے وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ چاہے کافروں کو یہ بات بری



لگے۔“ (الدبوت في الالهام صفحہ ۲۳، از یوسف قادیانی)

مسلمانوں کو کافر سمجھنے والو! ہمیں تمہاری یہ بات بربی کیوں لگے انہی باتوں سے تو تمہارا پول کھلتا ہے۔ اسی طرح کتاب مبین کی تلاوت کے بارے میں خلیفہ قادیان عید کا خطبہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

”بے شک عید تو ہمارے لیے ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اللہ کے کلام کی تلاوت کریں اور اس کلام کو سمجھیں جو صحیح موعود پر نازل ہوا۔ جو کوئی اس کی تلاوت کرتا ہے اس کو دودھ پینے جیسا مزا آتا ہے اور وہ لذت اور ضرور جو اس کی قراءت میں ہے کسی اور کتاب میں نہیں۔“ (لفظ ۱۳ اپریل ۱۹۲۸)

اور غلام احمد خود اپنے کلام کی صفت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

”مجھ پر اللہ کا کلام اتنی کثرت سے نازل ہوا کہ اگر اسے جمع کیا جائے تو وہ بیس سارے بن جائیں گے اس سے کم نہیں۔“

(حقیقت الوجی، صفحہ ۳۹۱، از غلام احمد قادیانی)

قادیانیوں کے قرآن کی چند آیات:

یہاں پر میں نمونے کے طور پر قادیانیوں کے قرآن کی چند آیات پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ جن کے ذہن میں کوئی شک ہو وہ دور ہو جائے۔

۱: ”اللہ قادیان میں نازل ہوا۔“ (البشری صفحہ ۵۶، از مرزا غلام احمد قادیانی)

۲: ”اللہ نے عرش پر تیری تعریف کی اور اب وہ پیدل تیری طرف آ رہا ہے۔“

(اجماع آتمم صفحہ ۵۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

۳: ”فلas تیرے حیض اور دیگر نجاست کی خبر دینا چاہتا ہے لیکن اللہ تجھ پر اپنی نعمتیں ظاہر کرنا چاہتا ہے تھے حیض نہیں بلکہ تجھ میں ایک بچہ ہے! ہاں بچہ جس کا رتبہ اللہ کے بچے کا ہو گا۔“ (تہری حقیقت الوجی صفحہ ۱۳۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

لیجھے ان لوگوں کے لیے یہ دلائل کافی ہیں جو یہ بات کہتے ہیں کہ قادیانی پورے کے پورے قرآن کو مانتے ہیں۔ میرے کھلے ذہن کے مسلمان بھائیو قادیانی خود اقرار کر رہے ہیں وہ نہیں مانتے، پھر تم انہیں منانے پر مصر کیوں ہو اور کیوں انہیں مسلمان سمجھتے ہو جب کہ ان کے تمام بنیادی عقائد ہی مسلمانوں سے الگ ہیں۔

الگ دین و شریعت کے قائل:

الگ قرآن کے عقیدے کے بعد ان کا بنیادی عقیدہ یہ بھی ہے کہ ان کا ایک الگ دین اور مذہب ہے۔ ان کی اپنی ایک انفرادی امت ہے اور غلام احمد قادیانی چونکہ رسول ہے اس کے رفقاء اور ساتھی معاذ اللہ صحابی رسول ہیں۔ زیادہ بحث میں جائے بغیر ہم آپ کے سامنے وہ حوالے رکھ دیتے ہیں فیصلہ آپ خود کیجھے:

”اللہ نے یہ رسالت قادیانی کی خرابی کو درست کرنے کے لیے ظاہر کی اور اس مہم کے لیے غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا جو کہ اصل میں فارسی ہے، اور اسے کہا میں تیرا نام دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا اور تیری مددوت سے کروں گا۔ اور تیرا دین جو تو لے کر آیا تمام دیگر ادیان پر غالب کر دوں گا۔ اور تیرا یہ غلبہ قیامت کے دن تک قائم رہے گا۔“

(جريدة الفضل ۲۳ فروری ۱۹۳۵)

مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کائنات کے بدترین لوگوں پر آئے گی اور قیامت کے دن تک باقی کوئی بھی ایمان والا نہ رہے گا اور تم کہتے ہو کہ تم اس دن تک غالب ہوں گے، شاید یہ بات تمہاری ٹھیک ہو کیونکہ تم غالباً کائنات کی بدترین مخلوق ہو۔ مزید کہتا ہے:

”جس کسی نے قادیانی حالت میں غلام احمد کو دیکھا وہ صحابی ہے۔“

(نوعہ باللہ) (الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶)



اور غلام احمد تو اس سے بھی بڑھ گیا، کہتا ہے:
 ”جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ حقیقت میں حضرت محمد ﷺ کے
 صحابہ کی جماعت میں داخل ہوا۔“ (خطبہ الہامیہ ۱۷، از مرزا غلام
 اور مزید الفضل میں لکھا ہے:

”بے شک غلام احمد کی جماعت حقیقت میں صحابہ کی جماعت ہے اور صحابہ
 بھی محمد ﷺ کے، جس طرح ان پر رسول اللہ کے فیوض و برکات کی برکھا
 برستی تھی اسی طرح بغیر کسی فرق کے غلام احمد کی جماعت پر بھی برکھا برستی
 ہے۔“ (الفضل ۱ جنوری ۱۹۱۳)

اور ان نام نہاد صحابہ (بزعغم خود) غلام احمد سے ملاقات کے بارے میں محمود احمد اپنی
 جماعت کے لوگوں کا شوق بڑھاتے ہوئے کہتا ہے:

”تمہیں چاہیے کہ تم اصحاب مسح موعود سے فرداً فرداً ملو اور ان میں کتنے ہی
 ایسے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے غبار آ لود ہیں۔“

(تول محمود احمد نشر شدہ الفضل ۸ جنوری ۱۹۳۲)

اب ہم مرزا غلام احمد کے اس قول کا ذکر کرتے ہیں جس میں وہ اپنی الگ امت

خود بیان کرتا ہوا کہتا ہے:

”میری امت دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک وہ جو عیسائیت کا رنگ
 اختیار کرے گی اور ہلاک ہو جائے گی، دوسرا وہ جو مہدویت اختیار کرے
 گی۔“ (الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۱۶)

پھر اپنی شریعت کے بارے میں کہتا ہے:

”اچھی طرح سمجھ لو کہ شریعت کیا ہے شریعت امر اور نبی کے بیان کا نام ہے
 جو کوئی ایسا کرے گا اور اپنی امت کے لیے قانون بنائے گا وہ صاحب



شریعت بن جائے گا، چنانچہ میں بھی صاحب شریعت ہوں کیونکہ اللہ مجھ پر اوامر اور نواہی کی وجہ کرتا ہے اور یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر شریعت تمام تر نئے احکام پر مشتمل ہو جیسا کہ قرآن میں جو تعلیمات بیان کی گئی وہ تورات میں بھی موجود ہیں اور اس بات کا اللہ نے اشارہ بھی کر دیا: ﴿إِنَّ هَذَا لِفِي الصُّحْفِ الْأُولَى صُحْفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى﴾ ... بے شک یہ بات یقیناً پہلے صحیفوں میں ہے۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔“

(اربعین نمبر ۲۶ صفحہ، از مرزا نعیم احمد)

قادیان شہر دنیا کا سب سے مقدس شہر:

جیسا کہ نہرو کا خیال تھا کہ بیٹھے بٹھائے ہندوستان کو ایک مقدس بستی کا تحفہ مل جائے گا، ٹھیک دیسا ہی ہوا ہندو کی عیار نظر قادیان کے اس جھوٹے کو اچھی طرح پہچان چکی تھی اس لیے انگریز کے ساتھ ساتھ ہندوؤں نے بھی قادیانیوں کا خوب ساتھ دیا کہ ہندوستان کی ایک بستی اچانک ایک شخص نے مقدس کر دی اور مقدس بھی کیسی کہ جس کے مقدس کا مقابلہ نہ مکہ کر سکتا ہے نہ مدینہ کر سکتا ہے۔ جس میں ہونے والے سالانہ جلسے کو حج قرار دے دیا گیا ہے، اور جس کی فضیلت اور جس کی برکات بیت المقدس بیت اللہ اور مسجد نبوی سے بھی بڑھ جائے۔ جس میں ایسا مقبرہ ہو جس پر حضرت محمد نے آ کر سلام کیا ہو (نعوذ باللہ) اور جو اچانک قبلہ اور کعبہ بن جائے۔ آئیے! قادیانی کتاب میں اس بارے میں کیا کہتی ہیں ملاحظہ کرتے ہیں:

”قادیان کیا ہے قادیان اللہ کی بڑی آیات میں سے ایک آیت ہے اور اس کی قدرت ہے جیسا کہ حضرت مسیح نے کہا تھا یہ رسول اللہ کا دارالخلافہ ہے اور یہ مسیح کا مسکن ہے اور اس کی جائے پیدائش ہے اور اس کے ذفن ہونے کی جگہ ہے اور اسی شہر میں ایک گھر ہے جس میں عالم دنیا کا نجات



دہنندہ رہتا ہے، اور مردوں کو قتل کرنے والا صلیب کو توڑنے والا (خواب میں تیچھرے دیکھ رہے ہو ہمیں تمہاری بزدلی کا خوب پتہ ہے) اور مظہر دین اسلام رہتا ہے۔“ (الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۳۹)

ایک اور جھوٹا مزید لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ:

”قادیان اللہ کے انوار اور تجلیات کا مرکز ہے اس کی سڑکیں گلیاں اور گھر مقدس ہیں۔ اور خیر و برکت سے بھر پور ہیں۔ اور اس کی ایٹیں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اس کی مسجدیں نور کی ہیں، جن میں نورانی موزون اذان دیتے ہیں اور جن کے مناروں سے ایسی آوازیں بلند ہوتی ہیں جیسا کہ ۱۲ صدیاں قبل جزیرہ العرب سے بلند ہوتی تھیں۔“

(الفضل کم جنوری ۱۹۲۹)

اسی طرح کی من گھڑت بات خلیفہ قادیان محمد احمد کہتا ہے:

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ ارض قادیان برکت والی ہے اور اس میں ویسے ہی برکات نازل ہوتی ہیں جیسی برکتیں مکہ اور مدینہ میں نازل ہوتیں ہیں۔“ (قول محمد احمد نشر شدہ الفضل ۱۰ دسمبر ۱۹۳۲)

اور مزید کہتا ہے:

”بے شک قادیان اللہ کا نعمت کدہ ہے اور ایسی برکات اور نعمتیں دنیا میں کسی اور مقام پر نازل نہیں ہوتیں جو قادیان پر ہوتیں ہیں اور غلام احمد قادیانی نے کہا تھا جو شخص قادیان نہ آئے مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔“ (انوار خلافت صفحہ ۷۸، ازان غلام)

ذرا فضل اخبار کی خباثت کا اندازہ کیجئے اس میں لکھا ہے:

”مسجد اقصیٰ جس میں رسول اللہ اسرائیل کی رات گئے تھے وہ مسجد قادیان

مکالمہ

میں واقع ہے۔ اور اللہ کے قول سبحان اسری بعدہ.... بار کنا
حولہ سے مراد مسجد قادیان ہے کیونکہ رسول اللہ اس مسجد میں آئے تھے اس
رات جو قادیان کے شرق میں واقع ہے اور جو غلام احمد کے کمالات کا جیتا
جا گلتا بثوت ہے جو رسول خدا نے اس کو عطا کیے۔“

(افضل ۱۲۱ اگست ۱۹۲۳)

آئیے! دیکھتے ہیں غلام احمد قادیانی خود کیا کہتا ہے اپنی مسجد کو مسجد الحرام کے وصف
سے متصف کرتے ہوئے کہتا ہے:

”اللہ نے جو قرآن میں یہ کہا ہے وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ أَمِنًا تو یہ صفت
میری مسجد کے لیے ہے جو کہ قادیان میں واقع ہے۔“

(از الہ الادب، صفحہ ۵۷، از مرزا نام احمد قادیانی)

اور افضل میں چھپا کہ:

”اگر عرب حرم پاک کی وجہ سے فخر کرتے ہیں تو عجم قادیان کی وجہ سے۔“

(افضل ۲۵ تیر ۱۹۲۲)

اسی طرح افضل میں یہ بات بھی چھپی:

”اے ارض قادیان میں تیرے فضائل کے بارے میں کیا کہوں تیرے
دیدار سے آنکھیں منور ہوتی ہیں، اے حور العین اور میں کیا کہوں کہ تو ہی
قبلہ ہے۔ تو ہی کعبہ ہے۔ اور تو ہی فرشتوں کی مسجد ہے۔“

(افضل ۱۱۸ اگست ۱۹۲۲)

قادیان میں مرزا محمود احمد نے خطبه جمعہ میں کہا:

”قادیان دنیا میں خوش کردینے والی جگہ کا نام ہے اور یہی ام القری ہے
اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی اس مقدس جگہ کے علاوہ کہیں سے منفعت پائے۔“



(افضل ۲ جنوری ۱۰۲۵)

آپ خود اندازہ کر لجئے کہ مکہ، مدینہ کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ کیا ہے وہ تو قادیان شہر کے علاوہ کسی بھی جگہ سے منفعت کے قائل نہیں اور اپنی کتاب حقیقت روایاء میں لکھتا ہے:

”مکہ اور مدینہ کے ثمرات منقطع ہو گئے لیکن قادیان کے ثمرات ابھی تک تازہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔“ (حقیقت روایاء صفحہ ۳۶)

پناخچہ اسی طرح ان دجالوں نے مکہ اور مدینہ کی شان میں کی کرنے کی کوشش کی اللہ اس شہر کی شان میں کیا فرماتے ہیں:

﴿لَا أُقِسِّمُ بِهَذَا الْبَلَدِ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ مِّنْ بِهَذَا الْبَلَدِ﴾ (البلد: ۲۰۱)

”نہیں، میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں! اور تو اس شہر میں رہنے والا ہے۔“

﴿وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ﴾ (التین: ۳)

”اور اس آمن والے شہر کی!“

﴿لِتُنذِيرَ أُمَّةَ الْقُرَى﴾ (الشوری: ۷)

تاکہ تو بستیوں کے مرکز (مکہ) کو ڈرائے۔

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بَيْكَهُ مُؤْمِنُوْكَوْهُدِيَ لِلْعَلَمِيِّنِ ۝ فِيهِ أَيْتَ بَيْتَنَتْ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ أَمِنًا﴾ (آل عمران: ۹۶-۹۷)

”بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا، یقیناً وہی ہے جو بکہ میں ہے، بہت با برکت اور جہانوں کے لیے ہدایت ہے۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔“

عَصْرِ الْحُكْمِ

﴿إِنَّهَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا﴾ (النساء: ٩١)

”مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت دی۔“

اور جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کہا:

”اللہ کی قسم! تو سب سے بہتر زمین کا مکثرا ہے اور محبوب ترین مکثرا ہے اللہ کے نزدیک او کما قال:“

(اخراج الترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد والحاکم، ابن حبان)

اور جہاں تک تعلق ہے مدینہ کا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا۔“ (متقن علیہ)

اور فرمایا:

”جس میں استطاعت ہو کہ وہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے وہ مدینہ میں ہی فوت ہو میں مدینہ میں فوت ہونے والے کی شفاعت کروں گا۔“

(رواہ الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

اور فرمایا:

”مدینہ میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکیں گے۔“

(اخراج البخاری و مسلم و الموطا و احمد)

اور فرمایا:

”بے شک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں۔ او کما قال،“ (رواہ الترمذی)

اور کہا:

”مدینہ لوگوں کو ایسے صاف کرتا ہے جیسے بھٹی لو ہے کو۔“ او کما قال

(رواه البخاری، مسلم، ترمذی، نسائی موظاً مسند احمد و الطیاری)

یہ مسلمانوں کا کمک اور مدینہ کے بارے میں عقیدہ ہے۔ جبکہ مرزا محمد احمد کا عقیدہ یہ ہے:

”قادیانی میں اللہ کی بے شمار نشانیاں ہیں جس میں سالانہ جلسہ گاہ ہے (اس کی اہمیت آگے چل کر بیان ہوگی) مسجد مبارک ہے اور مسجد اقصیٰ ہے اور منارہ مسح ہے اور اس کے علاوہ بھی اور نشانیاں موجود ہیں، پس قادیانیوں کو چاہیے کہ ان مقدس مقامات کی زیارت کریں کیونکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔“ (خطاب محمود احمد مندرجہ افضل ۸ جنوری ۱۹۳۳)

منارہ مسح کی وضاحت کرتا چلوں قادیانیوں نے جعل سازی کر کے نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کو توڑنے کی کوشش کی ہے کہ عیسیٰ دمشق کی جامع مسجد کے شرقی مینار پر نازل ہوں گے اس دعویٰ میں ہی جہالت اور بے وقوفی پوشیدہ ہے۔ کہاں دمشق اور کہاں قادیانی اور بے وقوفی کی انتہاد کیجئے کہ جو مینار خود مرزا غلام احمد نے بنوایا اس کے بارے میں کہتا ہے میں اس مینار پر نازل ہوا۔ وہ وہ کیا بے وقوفی کی انتہا ہے شرم تم کوگر نہیں آتی۔

قادیانیوں کا حج:

مسلمانوں کے بر عکس عقائد میں سے قادیانیوں کا ایک عقیدہ حج کا بھی ہے قادیانیوں کے نزدیک سالانہ جلسے میں شرکت کرنا ہی اجر و ثواب کے لحاظ سے حج کے برابر ہے، چنانچہ پیسے لگا کر مشقت کر کہ جا کے حج کرنے سے بہتر ہے کہ بغیر تکلیف اٹھائے قادیانیوں کے سالانہ جلسے میں شریک ہو کر حج کا مزالوٹا جائے، چنانچہ مرزا کا بیٹا اور قادیانیوں کا خلیفہ ثانی کہتا ہے:

”ہمارا سالانہ اجتماع ہی حج ہے اور اللہ نے قادیانی کے مقام کو حج کے لیے چن لیا ہے، چنانچہ اس میں بے حیائی، نافرمانی اور جھگڑا منع ہے۔“



(قرآن کی آیت کی طرف اشارہ) (برکات خلافت از محمود احمد صفحہ ۱۵، ۷)

اور قادیانیوں کے نمائندہ جریدے پیغام صلح میں لکھا ہے:

”وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جو غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لائے جس طرح سالانہ قادیانی جلسے میں شرکت کیے بغیر حج نہیں ہو سکتا کیونکہ اب مکہ میں حج کرنے سے حج کا مقصد حل نہیں ہوتا۔“ (نحوذ باللہ)

(پیغام صلح ۱۱۹ پر یول ۱۹۳۲)

اور مرزا غلام احمد کذاب کہتا ہے:

”صرف قادیان میں قیام پذیر رہنا ہی فلی حج سے بہتر ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۳۵۲ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور محمود احمد کہتا ہے کہ غلام احمد نے کہا:

”قادیان میں آنا ہی حج ہے۔“ (الفضل ۵ جنوری ۱۹۳۲)

انگریز کی تجھٹی اور جہاد کی مخالفت:

یہ بھی قادیانیوں کا ایسا عقیدہ ہے جو کہ مسلمانوں کے افکار و نظریات سے کسی بھی طرح ہم آہنگ نہیں اور اس حوالے سے ایک مستقل باب کتاب میں موجود ہے لیکن یہاں پر ان حوالوں کو نقل کرنے کی کوشش کی جائے گی جو پہلے نقل نہ کیے گئے ہوں۔
مرزا غلام احمد کذاب لکھتا ہے:

”خدا نے آہستہ آہستہ جہاد کی شدت کو کم کیا وہ اس طرح کہ موئی کے زمانے میں جہاد فی سبیل اللہ میں بچوں کا قتل بھی جائز تھا، حضرت محمد ﷺ کے دور میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل روک دیا گیا اب میرے دور میں جہاد کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔“ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۵)

ایک اور جگہ کہتا ہے:

”آج سے جہاد بالسیف مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے آج سے کوئی بھی جہاد نہیں ہوگا۔ آج کے بعد اگر کسی نے کافر کے خلاف تلوار اٹھائی یا اپنے آپ کو عازی کہوا وہ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا جنہوں نے تیرہ سو سال پہلے کہہ دیا کہ تھا کہ مسیح کے آجائے پر جہاد ختم ہو جائے گا۔“

(اربعین صفحہ ۲۷)

دیکھنے جہاد کو منوع بھی کر رہا ہے تو نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھ کر، پورے ذخیرہ حدیث میں ایک بھی حدیث نہیں جس کے بارے میں یہ جھوٹا بات کر رہا ہے۔
مزید کہتا ہے:

”میں ہی مسیح موعود ہوں، میرے آجائے کے بعد اب کوئی جہاد نہیں ہم امن و امان کے جھنڈے کو اٹھانے والے ہیں۔“ (اربعین صفحہ ۲۷)

اور ایک مرتبہ پھر نبی کریم ﷺ کی حدیث میں خیانت کرتے ہوئے لکھتا ہے:
”اب جہاد کی فکر کو چھوڑ دو کیونکہ اب دین میں قاتل حرام کر دیا گیا ہے اور امام اور مسیح آپ کا ہے۔ آسمان سے اللہ کا نور نازل ہو چکا ہے۔ اب کوئی جہاد نہیں بلکہ اب اگر کوئی جہاد فی سبیل اللہ کرے گا تو وہ اللہ کا دشمن ہے۔“

(اعلان غلام احمد مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۳۹، از مرزا غلام احمد قادریانی)

اور ریو یو آف ریجنرز میں چھپا:

”ہمارے امام نے ۲۲ سال لوگوں کو جہاد کے حرام ہونے کے فتوے دیے اور اس تعلیم کو عالم عرب شام، افغانستان اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی پہنچایا۔“ (ریو یو آف ریجنرز ۱۹۰۳ نمبر ۲)

اور مرزا کذاب لکھتا ہے:

”قادیانی دن رات مسلمانوں کے دلوں سے اس گندے عقیدے کو نکالنے

کی جدوجہد کر رہے ہیں۔“ (یعنی جہاد کو)

(مرزا غلام احمد کی چیخی حکومت کے نام روپیو آف ریپورٹ نمبر ۱۹۲۵ء)

آپ خود اندازہ لگا چکے ہوں گے جگہ جگہ اور ہر موقع پر جہاد کی مخالفت کرنے والے اس کذاب کا ایکنڈا اس کو خوش کرنا تھا لیکن آج نہایت افسوس کے ساتھ یہ بات بھی کہنی پڑ رہی ہے کہ اگرچہ برصغیر میں جہاد کے خلاف سب سے پہلے تحریک تو قادیانیوں نے چلائی اور انگریز کے کہنے پر چلائی لیکن آج بہت سے ایسے اسکارٹی وی کے پروگراموں میں بیٹھے ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو سچا مسلمان بتاتے ہیں لیکن اسی قادیانی عقیدے کے حامل ہیں کہ جہاد موجودہ دور میں ختم ہو چکا، نہیں کیا جا سکتا وہ تو مرزا کذاب سے بھی آگے نکل گئے کہ مرزا نے تو یہ کہا کہ میرے آجائے کے بعد جہاد اٹھا لیا گیا لیکن وہ نام نہاد کے سکالر رسول اللہ ﷺ کے بعد سے ہی جہاد کے اٹھائے جانے کے قائل ہیں جس میں عامدی جیسے مفکر اور اس کے چیلے بھی شامل ہیں جو یہ بات کہتے ہیں کہ اب جہاد صرف دفاعی ہے یا آقا پر جو جہاد کا حکم نازل ہوا تھا وہ دفاعی نوعیت کا تھا وغیرہ۔ ان شاء اللہ اگر اللہ نے موقع دیا تو فتنہ عامدیت پر بھی ایک مستقل کتاب تحریر کی جائے گی۔ تو بہر حال ہم اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں کہ آخر جہاد کے خلاف ہر دور میں آواز کیوں اٹھائی جاتی ہے جبکہ قرآن اور احادیث کی واضح نصوص اس کے بر عکس موجود ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جہاد افضل ترین اعمال میں سے ہے۔“

(رواہ البخاری، مسلم، ابو داود، ترمذی، نسائی، احمد)

اور مزید فرمایا:

”لوگوں میں سب سے افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان اور مال کے ساتھ



جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے۔” (رواہ البخاری، مسلم، نسائی، دارمی، احمد)

اور مزید فرمایا:

”جنت میں ایک سو درجے ہیں جو اللہ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے

تیار کیے ہیں۔” (رواہ البخاری، مسلم، نسائی، احمد)

مزید فرمایا:

”جہاد فی سبیل اللہ کے لیے صبح یا شام نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب

سے بہتر ہے او کمال قال۔” (رواہ البخاری مسلم، نسائی، احمد)

اور کہا:

”جنت میں جانے کے بعد کوئی بھی واپس آنے کی خواہش نہیں کرتا مگر

شہید کہ وہ بار بار دنیا میں جا کر شہید ہونے کی طلب رکھتا ہے کہ جو اللہ نے

اس کی میزبانی کی ہے۔“ او کما قال.....

(رواہ البخاری، مسلم، ترمذی)

اور فرمایا:

”جو قدم جہاد میں خاک آلود ہو جائیں وہ آگ میں نہیں جاتے۔“

(رواہ البخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، احمد)

یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے اور جہاں تک یہ انگریزی استعمار اور یہودی آجٹھی کا

تعلق ہے تو اس کے بارے میں بھی ایک باب اس کتاب میں موجود ہے، لیکن یہاں پر

چند حوالے جن کا پہلے ذکر نہیں ہو سکا وہ دے کر بات کو آگے بڑھاؤں گا۔

”میں نے اپنی بیعت کی شرائط طبع کروالی ہیں تاکہ میرے فرقے میں وہ

دستورِ بن جائے اور جو بھی میری بیعت کرے وہ ان شرائط کو پورا کرے۔“

(تلغیح رسالت جلدے، صفحہ ۱۶، مجموعہ قادیانی)

آئے ذرا! ان شرائط پر نظر ڈالتے ہیں:

”میں نے شرائط بیعت چھپوائی ہیں اور حکومت برطانیہ کو بھی ایک کاپی بھیجوا دی ہے کہ وہ دیکھ لیں کہ میری بیعت کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کے وفادار اور اطاعت گزار رہیں۔“

(مرزا غلام احمد کی چھٹی ہندوستان کے نائب بادشاہ کے نام مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۶، از قاسم قادیانی)

”میرے سترہ سال کے خطابات یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ میں حکومت برطانیہ کا وفادار ہوں اور ان سے مخلاص ہوں دل و جان کی گہرائی سے اور اطاعت حکومت برطانیہ میرا عقیدہ ہے اور یہ عقیدہ میں نے اپنی بیعت کی شروط میں لکھ دیا ہے اپنے مریدوں اور پیروکاروں کے لیے اور اس عقیدہ کی صراحة چار نمبر کے نیچے کر دی گئی ہیں جو کہ میں نے اپنے عقیدت مندوں اور مریدوں میں بانٹ دیا ہے۔“

(ضمیر کتاب البر یہ صفحہ ۹ از نام احمد)

اور یہی بات اس کا بیٹھا لکھتے ہوئے کہتا ہے:

”مصحح موعود شرائط بیعت میں انگریز کے ساتھ وفادار رہنے کی شرط ڈال گئے ہیں، چنانچہ جو حکومت کی اطاعت نہ کرے اور حکومت کی مخالف، مظاہروں میں شرکت کرے یا اس کے احکامات نہ مانے وہ ہماری جماعت میں سے نہیں۔“ (تحفۃ الملوك صفحہ ۱۲۳، از محمود احمد غلیفہ علی)

چوتھا باب:

مرزا غلام احمد قادریانی کی جھوٹی پیشین گوئیاں

جیسا کہ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت تک بولتے ہی نہیں جب تک اللہ تعالیٰ انہیں بولنے کا حکم نہ دیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهُوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْدَهُ يُؤْخِذُ﴾

”آپ اپنی مرضی سے نہیں بولتے جب بھی بولتے ہیں اللہ کی وحی کی وجہ سے بولتے ہیں۔“

اور آپ کی ہر پیش گوئی من و عن پوری ہوئی اور آج تک ہو رہی ہے۔

اسی طرح دیگر سابق انبیاء ﷺ بھی اس وقت تک کوئی دعویٰ نہ کرتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ انہیں حکم نہیں دیتا تھا کہ یہ دعویٰ کرو۔ مرزا غلام احمد قادریانی کو جب مسلمانوں کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تو وہ بھی اپنے آپ کو سچا ظاہر کرنے کے لیے مختلف قسم کے دعوے کرنے لگا، قبل اس کے کہ ہم ان پیشین گوئیوں کی طرف جائیں میں قارئین کی توجہ مرزا غلام احمد قادریانی کے ان اقوال کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جس میں وہ خود اس بات کا اقرار کر رہا ہے کہ جس کی پیشین گوئی سچی ثابت نہ ہو وہ جھوٹا ہوتا ہے نبی نہیں ہو سکتا وہ فلاں ہوتا ہے فلاں ہوتا ہے، وغیرہ۔

ا: نبوت کی سب سے بڑی دلیل پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے:

مرزا غلام احمد قادریانی لکھتا ہے کہ:

”قرآن اور تورات بھی اس چیز کے قائل ہیں کہ نبی یا نبوت کے سچے

ہونے کی سب سے بڑی دلیل نبی کی پیشین گوئی کا پورا ہونا ہے۔“

(استقنا صفحہ ۳ مصنف مرزا غلام احمد)

۲: اللہ کے الہام کا پورا ہونا یقینی امر ہے:

”یہ ممکن نہیں کہ اللہ کے الہامات وقوع پذیر نہ ہوں،“ (یعنی اللہ جو نبی کو وحی کے ذریعے مستقبل کی خبر دیتا ہے اس کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شبہ نہیں)

(آئینہ معرفت صفحہ ۸۳ مصنف غلام احمد قادریانی)

۳: مرزا غلام احمد کا اپنی وحی (پیشین گوئی) کے بارے عقیدہ:

”مجھے اپنی وحی پر ایمان اور یقین ایسے ہے جیسے میرا ایمان اور یقین تورات، انجیل اور قرآن پر ہے۔“

(اپنیں نمبر ۲۵ صفحہ ۲۵ مصنف مرزا غلام احمد قادریانی)

۴: مرزا کا اپنی نبوت کے بارے میں بیان:

”میں اللہ کا نبی ہوں اور مجھے اللہ کو مخاطب کرنے کا اور اللہ سے کلام کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جب میں اس سے سوال کرتا ہوں تو وہ مجھے جواب دیتا ہے اور مجھ پر غیب سے چیزیں بھی ظاہر کرتا ہے اور مجھے اس کائنات کے اسرار کے بارے میں اور مستقبل کے بارے میں خبر بھی دیتا ہے اسی لیے تو میں اپنے آپ کو نبی کہتا ہوں۔“

(مرزا غلام احمد قادریانی کا خط ”عام“ اخبار کے نام، تاریخ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

۵: میری نبوت کو جانیخی کے لیے میری پیشین گوئیاں کافی ہیں:

مرزا خود ہی یہ بات کہتا ہے:

”کوئی بھی چیز آپ کو ایسی نہیں مل سکتی جو میرے حج اور جھوٹ کو ثابت کر سکے، مگر میری پیشین گوئیاں یعنی میری پیش گوئیوں سے افضل اور بہتر

جھوٹ

کوئی بھی طریقہ نہیں میری نبوت کو جانچنے کا۔“ (آنینہ کمالات اسلام، صفحہ ۲۳۲)

۶: جھوٹ اور جھوٹ کے متعلق خود مرزا کے فتوے:

۱: ”وہ کنجھ جو ولد الہنا کھلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔“

(شحمد حق جلد دوم صفحہ ۱۶۰، مرزا غلام قادیانی)

۲: ”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسرا باتوں میں بھی اس پر استبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲، از مرزا غلام احمد قادیانی)

۳: ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور خود ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے ایسا بذات انسان تو کتوں، سوروں اور بندوں سے بدتر ہوتا ہے۔“

(ضیغمہ برائین احمد یہ حصہ ختم درود و حامی خزانہ ج صفحہ ۲۱)

۴: ”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“ (حاشیہ صفحہ ۱۲۷، اربعین نمبر ۳)

۵: ”جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔“

(تشریح حقیقت الوجی درود و حامی خزانہ ج صفحہ ۳۵۹، جلد ۲۲)

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ تمام باتیں اور دعوے اور جھوٹ کے متعلق تمام تر باتیں خود اس پر ۱۰۰٪ افصد صادق آتی ہیں۔ کیا دور حاضر کے قادیانی اس کے ان فتووں اور باتوں سے غافل ہیں، دنیا بھر کے تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے میں یہ بات کہتا ہوں کہ مرزا کی صرف یہ باتیں مان کر ذرا اس کے جھوٹ اور غلط پیشیں گوئیوں کو دیکھو اور دیکھو جو کسوٹی بچ اور جھوٹ جو معیار نبوت کا اور کذب کا اس نے خود وضع کیا، کیا وہ خود بھی اسی پر پورا اترتا ہے یا نہیں اس کے چند مشہور دعوؤں جھوٹی پیشیں گوئیوں اور کھلی دروغ گوئی کو میں قارئین کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہتا ہوں:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَبَ﴾

عِصْمَةُ

”اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ پر کوئی جھوٹ باندھا، یا اس کی آیات کو جھٹایا۔“

اب عبد اللہ احمد کے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں (غیب کی خبر بزعم خود):

قبل اس بات کے کہ عبد اللہ احمد کے متعلق کی گئی پیشین گوئی کے الفاظ کی طرف جائیں میں مختصر اس کا سیاق و سبق بھی بتاتا چلوں کہ عبد اللہ احمد ایک عیسائی مبلغ تھا جس نے ۱۸۹۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی سے امترس کے مقام پر ایک مناظرہ کیا تھا جس میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک عیسائی کے ہاتھوں بری طرح رچ ہو کر رہ گیا لیکن اپنی اس تذلیل اور حفت کو مٹانے کے لیے اس نے یہ دعویٰ کر دیا کہ یہ شخص پندرہ ماہ میں مرجائے گا اس نے میری توجیہ کی ہے، چنانچہ اللہ نے اس کی موت کی خوبخبری مجھے نہ دی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ دعویٰ مورخہ ۵ جون ۱۸۹۳ء کو کیا تھا اور اس میں عبد اللہ کی موت کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۳ مقرر کی گئی تھی جبکہ عبد اللہ اس وقت ۶۶ برس کا ایک بوڑھا شخص تھا جو پیشین گوئی آپ مرزا کی پڑھنے جا رہے ہیں اس کے متعلق علامہ احسان الہی ظہیر شہید نے اپنی کتاب ”القادیانیت“ میں ایک واقعہ بھی تحریر کیا کہ جب وہ مدرسے میں پڑھتے تھے تو ایک قادیانی مبلغ سے ان کا واسطہ پڑ گیا تو اس کے سامنے علامہ شہید نے مرزا قادیانی کی صرف ایک یہی پیشین گوئی رکھی تھی اور اس کا رنگ پیلا زرد پڑ گیا اور اس نے راہ فرار اختیار کی، علامہ شہید فرماتے ہیں پھر تو میری یہ عادت پڑ گئی کہ میں بڑے سے بڑے قادیانی مبلغ کے پاس جا کر صرف اسی پیشین گوئی کے بارے میں پوچھتا، لیکن کبھی بھی کوئی بھی قادیانی اس بات کا جواب نہ دے سکا، کیا قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے اور اس فتنے کو دنیا سے مٹانے کے لیے صرف ایک یہ پیشین گوئی کافی نہیں ذرا الفاظ ملاحظہ کیجئے گا:

”جب میں اللہ کے سامنے گڑ گڑایا اور التجا کی کہ مجھ پر مدد نازل کر اور

سچائی

مجھ پر معاملہ ظاہر کر تو اس (اللہ) نے مجھے بتایا کہ یہ جھوٹا (مسکی عبد اللہ) پندرہ ماہ کے اندر اندر مرجائے گا اگر اس نے سچائی کی طرف منہ نہ موڑا اور اگر یہ جھوٹا مورخہ ۵ جون ۱۸۹۳ سے ٹھیک پندرہ ماہ کے اندر اندر نہ مرا اور اگر یہ میرا دعویٰ سچا ثابت نہ ہوا تو میں ہر قسم کی سزا کے لیے تیار ہوں، اگر میں جھوٹا ثابت ہوا تو میرا منہ کا لا کر دیا جائے۔ مجھ سب کے سامنے ذلیل کیا جائے۔ میری گردن کورسی سے باندھ کر مجھ سچائی لگادیا جائے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو میں نے کہا وہ ہو کر رہے گا اور اس کا ہونا یقینی امر ہے۔“ (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس بے باک پیشین گوئی نے پورے ہندوستان کے عیسائیوں میں ایک ہلچل سچا دی تھی اور پوری دنیا کے قادیانی بری طرح اس پیشین گوئی کے پورے ہونے کے انتظار میں لگ گئے اور تو اور بعض مسلمانوں کے کان بھی اس کی پیشین گوئی پر کھڑے ہو گئے لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ وقت تیزی سے گزرنے لگا اور قادیانیوں کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگ پڑے قادیانیوں کے لیے ہفتے دنوں سے بھی چھوٹے ہو گئے اور مینے ہفتوں سے بھی چھوٹے ایسے عالم میں قادیانیت کس تذبذب کا شکار تھی ملاحظہ کجھے:

”پیارے بھائی رسم تمہارا خط مجھے مل چکا ہے، چند دن رہ گئے ہیں پیشین گوئی کے پورا ہونے میں جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا، اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں آزمائش سے بچائے، عبد اللہ صحیح اس وقت فیروز پور میں ہے اور بالکل صحیح سالم ہے میری دعا ہے اللہ ہم کمزور ہندوؤں کو امتحان میں نہ ڈالے تم اپنے شیخ کو بھی خط لکھو کر وہ دعا کرے۔ (کہ عبد اللہ ہم مرجائے)

والسلام

غلام احمد قادریانی۔“

(مرزا غلام احمد کا خط رسمی علی کے نام مکاتیب احمدیہ، جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۲۸)

اسی طرح بیشراحمد لکھتا ہے کہ:

”جب صرف ایک دن باقی رہ گیا تو اس کے باپ نے حامد علی اور عبد اللہ السنوری کے ذمہ ایک ٹونا یا ٹوٹکا بھی لگایا تھا کہ وہ ان دانوں پر سورہ فیل کی طرح کا کوئی کلام پڑھ کر محدود تعداد میں جس کے بارے میں مرزا غلام احمد نے خود بتایا تھا اس کو لا کر دیں پھر جب حامد علی اور اس کے ساتھی نے وہ دانے مرزا غلام احمد کو لا کر دیے تو اس نے کہا:

”میں انہیں صحرائیں پھینک دوں گا جب میں ان کو پھینکوں تو پچھے مژکرنہ دیکھنا بلکہ ایڑیوں کے بل مژ جانا، چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور مژکرنہ دیکھا۔“ (سیرت مہدی جلد اصفہان ۱۵۹)

مرید قادیانیوں کی حالت زار کے بارے میں خود مرزا یعقوب علی قادریانی گواہی دیتے ہوئے کہتا ہے:

”وہ آخری دن جو عبد اللہ اہم کی موت کے لیے مرزا غلام احمد قادریانی نے مقرر کیا تھا بالآخر وہ دن بھی آگیا اور قادریانیوں کے چہرے پیلے زرد پڑ گئے اور ان کے دلوں کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئیں۔ ہم میں سے بعض نے تو اپنے مخالفین کے ساتھ اس کی موت پر شرطیں بھی لگا رکھی تھیں، حسرت اور مایوسی اس دن اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی قادریانی آواز بلند اپنی نمازوں میں گڑ گڑا کر آہ و بکا کر رہے تھے کہ وہ مر جائے یہ گریہ زاری اس قدر بڑھ گئی کہ مخالفین ڈر کر رہے گئے۔“ (سیرت مہدی صفحہ ۷)

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ تمام تر دعاویں جادوٹوں نے اور بقول قادریانیوں کے

کہ نمازوں میں بھی۔ مسجدوں میں بھی ایک عیسائی کی موت کی تمنا کی جاتی رہی باوجود اس بات کے کہ یہ تو ایک نبی کی پیشین گوئی تھی اگر انہیں مرزا غلام احمد کی نبوت پر یقین تھا تو گھبرانے کی تو بات ہی نہ تھی لیکن چونکہ وہ جھوٹا تھا اور جھوٹ چھپتا نہیں آخ ۵ ستمبر کا دن بھی گزر گیا اگر قادیانیوں میں ذرہ برابر بھی شرم ہوتی تو اسی دن قادیانیت سے توبہ تائب ہوتے (اور بعض قادیانی ہوئے بھی) اور مرزا کے الفاظ کی روشنی میں اس کا منہ کالا کر کے اس کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیتے کہ کیوں ہمارا دین اور دنیا خراب کر رہا ہے وہ طرح طرح کے بہانے اور تاویلات کرنے لگے، حالانکہ خود محمد علی خان نے مرزا غلام احمد کو خط لکھتے ہوئے یہ بات کہی تھی کہ: ”آج ۷ ستمبر ہو چکی ہے اور جو کچھ آپ نے کہا تھا وہ پورا نہ ہوا اب اس پیشین گوئی کی ہم کیا تاویل کریں میرے خیال میں تو اس کی کوئی بھی تاویل نہیں کی جاسکتی مساوئے اس کے کہ آپ ان تمام باتوں یا سراوں کے لیے تیار ہیں جو آپ نے خود اپنے لیے مقرر کی تھی۔“

(محمد علی خان کا خط مرزا غلام احمد کے نام مطبوع آئینہ حق نماز یعقوب علی صفحہ ۱۰۱، ۱۰۰)

بعض قادیانیوں کو دور کی سوچی اور وہ یہ بات کہنے لگے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیشین گوئی اس لیے پوری نہیں ہوئی کہ وہ حق کی طرف لوٹ آیا اور اس نے عیسائیت کو چھوڑ دیا ہے لیکن اللہ نے ان کے مقدار میں مزید ذیل ہونا لکھ دیا تھا عبداللہ اتمم نے سختی سے اس بات کی تردید کی اور دس دن بعد مقررہ تاریخ سے یعنی ۱۸۹۳ ستمبر کو ”وفادر“ اخبار میں کہا:

”میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہتا تھا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے میرے بارے میں موت کی پیشین گوئی کی تھی اور اس پیشین گوئی کو اپنی نبوت کے سچا یا جھوٹا ہونے کا معیار بھی قرار دیا تھا اللہ کا شکر ہے آج ۱۵ ستمبر ہے اور میں بالکل خیر اور خیریت سے ہوں۔ اب مرزا



غلام احمد قادریانی اور اس کے پیروکار یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ میں نے عیسائیت چھوڑ دی ہے، اس لیے بخ گیا ہوں تو میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے اور میں آج تک عیسائی ہوں اور اپنی موت تک عیسائی رہوں گا اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں اللہ نے مجھے عیسائی بنایا۔ (قادیانی نہیں)

(وفادر اخبار ۱۵ ستمبر ۱۸۹۳ء)

دنیا بھر کے قادیانیوں اور مرزا غلام احمد قادریانی کے بیٹوں اور اس کے خاندان والوکیا تمہارے لیے مرزا کے یہ الفاظ آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی نہیں؟ ” یہ تو ممکن ہے کہ آسمان اور زمین جھوڑ جائیں لیکن یہ ممکن نہیں کہ میری یہ پیشیں گوئی بعینہ اسی طرح پوری نہ ہو جس طرح میں نے کہا ہے۔“

(جنگ مقدس ستمبر ۱۸۸۶ء)

جوہوئی نبوت کے دعوے دار واللہ کا اعلان بھی سن لو۔

﴿فَلَا تَحْسِبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفًا وَعِدَّهُ رُسُلَهُ﴾ (ابراهیم: ۴۷)

”پس تو ہرگز گمان نہ کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا ہے۔“

محمدی بیگم کے متعلق جھوٹی پیشیں گوئیاں، (غیب کی خبر بزمِ خود):

قبل اس کے کہ قارئین مرزا غلام احمد کے الفاظ کو پڑھیں مختصر ان کو سیاق و سبق بتانا چاہتا ہوں کہ غلام احمد قادریانی کا ایک رشتہ دار احمد بیگ اس سے کسی کام کے سلسلے میں مدد مانگنے آیا تو مرزا غلام احمد قادریانی نے اس کو کہا کہ میں تمہاری مدد اس شرط پر کروں گا کہ تم اپنی بیٹی محمدی بیگم کی شادی میرے ساتھ کر دو گے اس وقت مرزا کی عمر پچاس برس تھی اور وہ بے شمار جسمانی اور روحانی بیماریوں میں بیتلنا تھا، چنانچہ مرزا احمد بیگ نے اس کو انکار کرنے ہی میں عافیت سمجھی لیکن مرزا غلام احمد اس لڑکی کے عشق میں



پاگل ہو چکا تھا اس نے لڑکی کے باپ کو ڈرایا دھکایا اور یہاں تک کہ مختلف قسم کی پرکشش ترغیبات بھی، دیں لیکن جب وہ شخص کسی طرح نہ مانا تو تکبر اور رعنوت میں آ کر مختلف قسم کی پیشین گوئیاں کرنے لگا اور جیسا کہ اس نے اپنے بارے میں مشہور کر رکھا تھا کہ میں جو پیشین گوئی کرتا ہوں وہ ضرور پوری ہوتی ہے اور وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے اور وہ اللہ کا حکم ہوتا ہے اور اللہ کا حکم ماننا ہر امتی پر لازم اور فرض ہوتا ہے، اسی طرح میری پیشین گوئی کا مانا بھی ہر شخص پر فرض ہے۔ مرزا غیب کی اس اطلاع کے بارے میں کہتا ہے:

”اللہ نے مجھے غیب کی یہ اطلاع پہنچائی ہے کہ احمد بیگ کی بڑی بیٹی سے میری شادی ہر صورت ہو گی قطع نظر اس بات کے کہ اس کے گھر والے مخالفت اور رکاوٹ ڈالیں گے۔ اللہ میری اس سے شادی کروائے گا وہ ہر رکاوٹ دور کر دے گا دنیا میں کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس شادی کو روک سکے۔“ (از الہ اوہام، صفحہ ۲۹۶)

اسی پر بس نہ کیا بلکہ مزید کہا:

”اللہ کی قسم! یہ بات بچ ہے کہ محمدی بیگم سے میری شادی طے پا چکی ہے اللہ نے مجھے خود کہا ہے کہ ہم نے خود محمدی بیگم کو تمہارے نکاح میں دے دیا اور میرے الفاظ کو کوئی نہیں بدل سکتا۔“ (حکم آسمانی از غلام احمد، صفحہ ۳۰)

مزید کہتا ہے:

”جیسے اللہ کے الفاظ میں تبدیلی ممکن نہیں اسی طرح میری اس غیب کی خبر کے بارے میں بھی غلطی کی گنجائش نہیں، یعنی یہ پیشین گوئی پوری ہو کر رہے گی۔“ (مرزا غلام احمد کا اشتہار، ۱۱ کتوبر ۱۸۹۳ء)

ابھی لوگ کچھلی پیشین گوئی (غیب کی خبر) کو نہیں بھولے تھے کہ مرزا غلام احمد

قادیانی نے ایک نئی پیشین گوئی کے بارے میں اشتہار چھپوا دیا مزید کہتا ہے :
 ”میں انجث اخبار ہوں (یعنی سب سے بڑا خبیث) اگر میرا یہ دعویٰ سچا
 ثابت نہ ہو۔ یہ کسی انسان کا جھوٹ نہیں بلکہ یہ سچے رب کا وعدہ ہے جس
 کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے اور جس کے ارادہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔“

(ضمیر انجام آئم صفحہ ۵۶)

اب جب اس کی یہ پیشین گوئی قادیانیوں اور مسلمانوں میں پھیلنا شروع ہو گئی تو
 اس نے اپنے رشتے داروں اور دوستوں کے ذریعے احمد بیگ پر دباؤ ڈالانا شروع کیا
 کہ عبداللہ عیسائی کے بر عکس اگر میری یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی تو میری پچھلی خفت اور
 ذلت میں کچھ کمی واقع ہو جائے گی اور مجھ پر یقین رکھنے والے قادیانی اپنے آپ کو
 مضبوط پائیں گے لیکن احمد بیگ نے اس نے ہوا یہاں تک کہ مرزا غلام احمد خود اس کو
 دھمکی اور منہت سماجت اور لائج کے انداز میں خط لکھتے ہوئے کہتا ہے :

”میرے بھائی احمد بیگ جب میں اپنے مراقبے سے فارغ ہوا تھا تو نیند
 مجھ پر غالب آگئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا کہ
 میں تجھے اطلاع دوں کہ تو ہر حال میں اپنی بڑی بیٹی کی شادی مجھ سے کر
 دے تاکہ تجھے اللہ کی خیر اور برکت نصیب ہو، انعام و اکرام نصیب ہو اور
 مشکلات اور مصائب و کرب تجھ سے دور ہو جائیں اور اگر تو نے اپنی بیٹی کی
 میرے ساتھ شادی نہ کی تو تم اس کے غصے اور عقاب کا نشانہ بن جاؤ گے
 میں نے تجھ تک اللہ کا حکم پہنچا دیا، تاکہ تو اس کی جزا، عزت اور رحمتیں
 پا سکے، میں اس بات پر بھی تیار ہوں کہ جو کاغذات تو میرے پاس لا یا تھا
 اس پر دستخط بھی کر دوں گا اور ان تمام باتوں سے بڑھ کر میں اپنی تمام
 جائیداد اور ملکیتی اشیاء تیرے نام لگا دوں گا اور اللہ کے نام لگا دوں گا میں

تمہارے بیٹے عزیز بیگ کو پولیس میں نوکری دلانے کے لیے بھی تیار ہوں اور میں اپنے امیر ترین مریدوں میں سے کسی ایک کی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی بھی کروادوں گا۔“ (نوش غیب صفحہ ۱۰۰)

جب اس خط کا بھی احمد بیگ پر اثر نہ ہوا تو ایک اور خط لکھتے ہوئے کہتا ہے:

”اگر آپ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دیں گے تو میں اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ اور اپنی زمینیں اور مکانات بھی آپ کے نام لکھ دوں گا۔ میں آپ کی بیٹی کو ایک تہائی جائیداد بھی دینے کو تیار ہوں، میں ان تمام باتوں پر عمل کروں گا، جو میں کہہ رہا ہوں۔ (یعنی اسے غلط نہ سمجھا جائے) میں آپ کو ہر وہ چیز دوں گا جو آپ کی ضرورت ہوگی اور جو آپ نے مجھ سے مانگی تھی آپ کو میرے جیسا آدمی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا جو اس طرح صدر حجی روار کھے۔“ (آنینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۲)

پہلے ڈرایا دھمکایا پھر لامبی دی، لیکن احمد بیگ جب کسی طرح نہ مانا تو منت سماجت پر اتر آیا اور تر لے منت کرنے لگا کہ اگر تو نہ مانا تو پوری دنیا میں میری تذیل ہوگی کیونکہ میرا یہ دعویٰ اور پیشین گوئی (علامت نبوت) اگر جھوٹی ثابت ہوگئی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا اور اگر یہ صحی ثابت ہوگئی تو مخالفین کے محلے کچھ عرصہ کے لیے پہاڑ ہو جائیں گے۔ مزید لکھتا ہے:

”میں نے ہر طرح سے آپ کو منانے کی کوشش کی لیکن آپ نہ مانے، اگر آپ مان جاتے تو آپ پر ایسے انعام و اکرام کی بارش ہوتی جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے اب مسئلہ یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں میری یہ پیشین گوئی لاکھوں انسانوں تک جا پہنچی ہے اور پوری دنیا (یعنی قادیانیت) اس انتظار میں ہے کہ کب یہ پیشین گوئی پوری ہو اور لاکھوں عیسائی یہ چاہتے

ہیں کہ یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوا وہ ہم پر کھل کھلا کر ہنس سکیں، لیکن اللہ میرا تمسخراز نے نہیں دے گا اور میری مدد کرے گا، چنانچہ میری آپ سے الگا ہے کہ میری مدد کیجئے اور اس پیشین گوئی کو پورا کرنے میں میرے ساتھ تعاوون کیجئے۔“ (غلام احمد کا خط کلمات فضل ربانی، صفحہ ۱۲۳)

ہائے مرزا غلام کی خواہشات اپنی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے لوگوں کے ترے، بدجنت کا ش تو اللہ سے اپنی بہایت کی دعا مانگ لیتا، بہر حال مرزا غلام احمد جب احمد بیگ کو منانے میں بری طرح ناکام ہو گیا اور جب لوگوں نے اس کو بری طرح ذلیل کرنا شروع کر دیا تو ”الٹا چور کو تو وال کو ڈانے“ کے مترادف نئی پیشین گوئیاں شروع کر دیں: ”اگر یہ پیشین گوئی پوری نہ ہوئی تو میں سب شیطانوں میں سے بڑا شیطان ہوں گا۔“ (انجام آئینہ ضمیرہ صفحہ ۵۷)

اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ محمدی بیگم کی شادی سلطان بیگ سے ہو گئی جو کہ فوج میں ملازم تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس پیشین گوئی کو بھی پورا نہ ہونے دیا، حالانکہ اس پیشین گوئی کا پورا ہونا ممکن بھی تھا۔ (دنیاوی اعتبار سے)

پھر جب غلام احمد قادریانی کے مخالفین نے محمدی بیگم کی شادی کے بعد اس پر تاہذہ توڑ جملے شروع کر دیے اور اس کو اس کی وہ بات یاد کرائی کہ تو تو کہتا تھا کہ اللہ کے الفاظ نہیں بدلتے، اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا، اللہ نے تیری شادی اس سے کی، اللہ کا وعدہ سچا، تو بجائے توبہ تائب ہونے کے نئی تاویلات کرتے ہوئے کہنے لگا:

”یہ بات حق ہے کہ محمدی بیگم کی میرے ساتھ شادی نہ ہوئی۔ (خدا کا شکر ہے کہ کفر نہ ٹا خدا خدا کر کے) لیکن یہ بھی طے شدہ حقیقت ہے کہ عنقریب اس کے ساتھ میری شادی ہو گی (شرم تم کو گرنہیں آتی) لوگ مجھے اس کے ساتھ شادی نہ ہونے پر طعن و تشنج کا نشانہ بناتے ہیں، لعنت و ملامت

عِصْمَةُ

کرتے ہیں، میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ پیشین گوئی میں نے اپنی طرف سے نہیں کی تھی بلکہ یہ خدا نے مجھے غیب کی خبر دی تھی اور مجھے یقین ہے مجھے جھونٹا کہنے والے اور اس بات پر مجھ کو گالیاں دینے والوں کے سر شرم سے ایک دن جھک جائیں گے، اس عورت کو اللہ اس وقت تک زندہ رکھے گا جب تک یہ لوٹ کر میرے پاس نہ آئے گی اور مجھ سے شادی نہ کرے گی۔ مجھے تو اپنے رب کے وعدے پر اعتبار ہے اور اللہ کا وعدہ پورا نہ ہو یہ ہونیں سکتا۔” (اعلان غلام احمد کا ”منظور الہی“ میں امظبور قادیانی)

اس اعلان میں مرزا غلام احمد نے مندرجہ ذیل باتیں کہیں:

- ۱: محمدی بیگم سے شادی ہر حال میں ہو گی یہ اللہ کا وعدہ ہے۔
 - ۲: محمدی بیگم سے کسی اور کسی شادی کا یہ مطلب نہیں کہ میری پیشین گوئی جھوٹی ہے۔
 - ۳: محمدی بیگم کو طلاق ہو سکتی ہے، یا وہ یہو بھی تو ہو سکتی ہے، یا وہ اپنے خاوند کو چھوڑ بھی سکتی ہے۔
 - ۴: کچھ بھی ہو وہ اس وقت تک نہیں مرے گی جب تک میرے نکاح میں نہیں آئے گی۔
 - ۵: جب میری شادی اس سے ہو گی تو مجھے جھونٹا کہنے والوں کے سر شرم سے جھک جائیں گے وغیرہ۔
- اور پھر دوبارہ ایک پیشین گوئی کر کے یہ بھی بتلا دیا کہ صرف یہو کی صورت میں آئے گی۔
- اگلی پیشین گوئی سنئے ذرا:

”میں جب اپنے رب کے سامنے گزر گرا یا تب اللہ نے مجھے الہام کیا کہ عنقریب میں اپنی نشانیاں، یعنی آیات کو نازل کروں گا اور پھر یہ عورت یعنی

محمدی بیگم بیوہ ہو جائے گی اور اس کا باپ مر جائے گا اور ایسا تین سال کے اندر ہو گا، پھر یہ عورت لوٹ کر میرے پاس آجائے گی (یعنی وہ مجھ سے شادی کرے گی) اور کوئی اس ہونی کو نال نہیں سکتا۔“

(نوشتہ غیب انجام اتم، صفحہ ۲۲۳)

مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم سے متعلق پیشین گویاں ۱۸۸۶ سے ہی کرنا شروع کر دیں لیکن ۱۹۰۸ تک بیس سال کے طویل عرصہ میں اس کی یہ پیشین گوئی بھی پوری نہ ہوئی حالانکہ دنیا کے اعتبار سے وہ ہر طریقہ بردنے کا رلاچکا تھا جب مسلم اور غیر مسلم اب سے حد سے زیادہ تنک کرتے تھے کہ تیری یہ پیشین گوئی پوری کیوں نہ ہوئی تو وہ پر امید ہو کر کہتا تھا یہ پیشین گوئی پوری ہو گی، پھر جب اسے ایسا ہوتا ممکن نظر نہ آیا تو وہ کہنے لگا:

”آخر میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میری اللہ سے دعا ہے اگر محمدی بیگم سے شادی تیری طرف سے پیشین گوئی ہے تو اسے پورا کرتا کہ یہ نہ مانے والوں کے لیے ایک ثبوت بن جائے، اور ان کی مستقل کی بکواس بند ہو جائے اس موضوع پر اور اگر تیری طرف سے نہیں ہے تو پھر مجھے ذیل رسوا کر دے اور مجھے عبرت ناک موت دے۔“

(اعلان غلام احمد قادیانی اکتوبر ۱۸۹۸ء، تبلیغ رسالت جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۸۶)

اللہ نے غلام احمد کی بد دعا اس حد تک اس کے بارے میں قبول و منظور کی کہ اللہ نے اسے ذیل رسوا کر کے موت دی اور موت بھی عبرت ناک دی کہ مرنے سے قبل بیت الخلاء میں گرا اور اپنے ہی پاخانے میں لات پت ہو گیا دوسرا طرف
۱: ن محمدی بیگم بیوہ ہوئی۔
۲: ن اس نے طلاق لی۔

سچھ

- ۳: نہ اس کی شادی مرزا غلام احمد سے ہوئی۔
- ۴: محمدی بیگم ۱۹۶۶ء تک زندہ رہیں اور انہوں نے ۱۰۰ سال تک عمر پائی۔
- ۵: مرزا غلام احمد ۲۰ سال تک آئیں اور سکیاں بھرتا رہا۔
- ۶: متعدد بار محمدی بیگم سے شادی کی پیشین گوئیاں کرتا رہا۔
- ۷: نامراہ اور ناکام حالت میں ۱۹۰۸ء میں عبرت ناک موت کا شکار ہوا۔
- ۸: محمدی بیگم کا خاوند شدید جنگلوں اور لڑائیوں کے باوجود ۱۹۳۶ء تک زندہ رہا۔

چاہیے تو یہ تھا کہ تمام قادیانیت اس طرح کے نبی پر ایمان لانے سے توبہ تائب ہو جاتی لیکن افسوس اس پیشین گوئی کے جھوٹا ثابت ہونے پر بھی ان کی شقی اقلیٰ دو رہنہ ہوئی، میں آج کے دور کے قادیانیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ کھلے دل سے مرزا غلام احمد قادیانی کی اس پیشین گوئی کا مطالعہ کریں اور سچائی کو جان کر اسلام کو قبول کریں نہ کہ اپنے باپ دادا کے دین پر اڑ جائیں، آج کا پڑھا لکھا قادیانی کیا اسی طرح کے نبی پر ایمان لاسکتا ہے؟ ﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا﴾ ”ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں۔“

صرف یہ ایک جھوٹی پیشین گوئی پورے قادیانی مذہب کو ختم کرنے کے لیے کافی ہے جس کا اقرار محمد علی لاہوری نے خود کیا جو کہ لاہوری قادیانی شاخ کا بانی بھی سمجھا جاتا کہ وہ کہتا ہے:

”یہ سچ ہے کہ محمدی بیگم کی مرزا غلام احمد سے شادی نہ ہو سکی لیکن کیا کسی شخص کو مطلقاً صرف اس ایک پیشین گوئی کے پورا نہ ہونے سے جھوٹا سمجھا جاسکتا ہے۔“ (پیغام صلح ۱۶ جنوری ۱۹۶۱)

جی ہاں لاہوری صاحب وجہ اس کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود کہتا ہے:
 ”خناقلین میرے سچے یا جھوٹے ہونے کو نانپے کے لیے اگر اس پیشین

عِصْمَةُ

گوئی کو پیانہ بنا میں تو انہیں میرے سچے یا جھوٹے ہونے کا پتہ چل جائے گا۔“ (ذکرہ سابقہ)

محمدی بیگم اور میری شادی آسمانوں پر ہوئی اللہ نے میرا نکاح پڑھایا وغیرہ وغیرہ اپنی اولاد کے بارے میں جھوٹی پیشین گوئیاں:

جب مرزا کی بیوی حاملہ ہوئی تو مرزا نے پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا:

”اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے بڑھاپے میں چار بیٹے دیے اور اب پانچویں کی بشارت دی ہے؟“ (مواہب الرحمن، صفحہ ۱۳۹، از مرزا غلام احمد)

یہ وہی اسے کیم جنوری ۱۹۰۳ کو آئی لیکن اسی مہینا کی ۲۸ تاریخ یعنی ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ کو اس کی بیوی نے بیٹی کو جنم دیا، جی ہاں بیٹی کو..... جنم تو دیا اور وہ بیٹی بھی چند ماہ کے اندر اندر مر گئی۔

پھر ایک مرتبہ جب دوبارہ اس کی بیوی حاملہ ہوئی تو اس نے پھر پیشین گوئی کی کہ:

”بڑا کریم بیٹا پیدا ہوگا جو نہایت ہی خوبصورت ہوگا۔“ (البشری، جلد ۲ صفحہ ۹۱)

اس پیشین گوئی کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگوں میں یہ وہم پیدا کر دیا جائے کہ گزشتہ پیشین گوئی گزشتہ حمل کے بارے میں نہیں تھی بلکہ اس حمل کے بارے میں ہے لیکن پھر کیا ہوا کس طرح خدا نے اس بے ایمان کو اس کی موت سے قبل ہی ذلیل اور رسول کر دیا (June 24th ۱۹۰۳ء کو اس کی بیوی نے پھر بیٹی کو جنم دیا بیٹی کو؟ جی ہاں پھر بیٹی اور اس کا نام امت الحفیظ رکھا گیا لیکن ”ابن کرام“، ”ولد طرار حمل“، یعنی بلند مرتبہ اور چمکتا خوبصورت بیٹا وہ کہاں گیا؟ بے شک وہ بیٹا پیدا نہ ہو سکا، یہاں تک کہ اب بہت سے قادیانی بھی اس کی متواتر جھوٹی پیشین گوئیوں سے تجھ پڑنے لگے اور بہت سے نے فی الفور ایک اور پیشین گوئی کر دی اور ۱۶ ستمبر ۱۹۰۴ء کو کہا:



((انا نبشرك لغلام حلیم .))

”اللہ نے کہا ہم آپ کو حلم بیٹھ کی بشارت دیتے ہیں۔“ (بدر تبر، ۱۶، ۱۹۰۷ء)

۱۹۰۳ اور ۱۹۰۴ کی ساری پیشین گوئیوں کو کجا کرتے ہوئے کہا کہ وہ پیشین گوئیاں مخصوص حمل کے بارے میں نہیں تھیں بلکہ اب کے بارے میں ہیں اور اکتوبر ۱۹۰۷ء میں یہ پیشین گوئی کی:

((صاحب لک غلام ازکیہ انا نبشرك بغلام اسمه يحيى))

”میں (اللہ) آپ کو صالح بیٹھ کی بشارت دیتا ہوں میں (اللہ) تجھے بیٹھی کی بشارت دیتا ہوں۔“

یہ پیشین گوئی بھی سابق پیشین گوئیوں کی طرح پوری نہ ہوئی اور شاید حمل ہی ضائع ہو گیا اور اللہ نے اس کو ذمیل کرنے کے لیے اس پر اس نہ کیا بلکہ خود اس کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں موت کے منہ میں ڈال دیا تاکہ اس کی یہ جھوٹی، پیشین گوئی بھی لوگوں کو راہ راست پر لانے کا سبب بنے اور الحمد للہ اس کی موت کے ساتھ ہی ایک ہزار سے زائد قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور امت الحفیظ جو کہ ۱۹۰۳ء میں پیدا ہوئی اس کی آخری بیٹھی ثابت ہوئی۔

اسی طرح کی ذلت آمیز رسوائی مرزا غلام احمد قادیانی کو ۱۸۸۶ء میں بھی نصیب ہوئی تھی جب اس نے ایک پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

”میری بیوی حاملہ ہے اور اس کے حمل سے اعلیٰ مرتبہ بلند پایہ اخلاق اعلیٰ پوشک خوبصورت حسین جمیل رحم دل حمد کرنے والا وغیرہ وغیرہ جیسے اوصاف حمیدہ والا بیٹا پیدا ہوگا۔“ (تلبغ رسالت جلد اسخن ۵۸)

اس کے اس بلند و بالگ عواد کے بعد اس کی بیوی نے بچے کو جنم دیا لیکن اس کی جنس بھی لڑکی نہیں؟ ہاں لڑکی اور اس کا نام اس نے عصمت رکھا اور وہ بے چاری ۱۸۹۱ء

حصہ سی

میں پانچ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جامی۔

اب مرزا غلام احمد کو چاہیے تو یہ تھا کہ اس طرح کے دعوے اور پیشین گویاں کرنا بند کر دیتا لیکن وہ ایک خاص قسم کے مرض میں متلا تھا جس کا ذکر آگے چل کر تفصیل آئے گا، چنانچہ وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور جھوٹی پیشین گویوں کے عمل کو جاری رکھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاں ۱۲ جون ۱۸۹۳ کو ایک بیٹا ہوا جس کا نام اس نے مبارک احمد رکھا ابھی وہ چند دن کا ہی تھا کہ اس نے پرانی ساری پیشین گویاں اس کے سر تھوپ پر دیں اور کہا:

”یہ ایک روشنی کی کرن ہے اور یہ صحیح موعود ہے یہ صاحب عظمت و جاہ ہے اس کا سانس دم عیسیٰ جیسا ہو گا، کوڑھی کو ٹھیک کرے گا، یہ کلمۃ اللہ ہے اور قسم والا ہے اس کی شہرت دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل جائے گی یہ قیدیوں کو رہائی دلوائے گا اس کے ذریعے قوموں پر رحمت کی جائے گی۔“

دوسری طرف خدا کا کرنا دیکھنے ۱۹۰۷ء میں بیماری نے بے چارے مبارک احمد کو آپکرا جب بیماری نے شدت اختیار کی تو غلام احمد قادیانی گھبرا گیا کہ اس کے بارے میں کی گئی باتیں قادیانیوں میں پھیل چکی ہیں اس نے اس کے علاج کے لیے پانی کی طرح پیسا بہانا شروع کر دیا اور اللہ کی طرف سے وہ تھوڑا سا بہتر ہوا تو مرزا کے سانس میں سانس آیا اور فتح ایک پیشین گوئی کر دی کہ:

”اللہ نے میری دعا سن لی ہے اور مبارک احمد عنقریب صحت یاب ہو جائے گا۔“ (بد رائست، ۱۹۰۷ء، ۲۹)

لیکن جیسے ہی اس نے اپنی پیشین گوئی کو مشہور کیا اللہ نے مبارک احمد کی بیماری لوٹا دی اور وہ بے چارہ ۱۹۰۵ء کو مر گیا اور اس طرح قادیانیوں کا نجات دہنہ صحیح موعود دم عیسیٰ والا اور بیماریوں کو ٹھیک کرنے والا اور غلاموں اور قیدیوں کو رہائی دلانے



والا بغیر کوئی کام سر انجام دیئے (مرزا کے منہ پر کالک مل کے) مر گیا۔

(سیرت مہدی، صفحہ ۲۰)

بہت سی اپنی شادیوں کے بارے پیشین گوئی:

محمدی بیگم سے شادی کی پیشین گوئی سے پہلے بھی مرزا غلام احمد نے شادی کی پیشین گوئی کی تھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں اس نے دعویٰ کیا تھا:

”اللہ نے مجھے بہت سے بچوں کی بشارت دی ہے ان عورتوں میں سے جس سے میں عنقریب شادی کرلوں گا۔“

(الہام مرزا غلام احمد، تبلیغ رسالت، جلد اصلح ۵۸+۸۹)

یہ پیشین گوئی بہت واضح ہے کہ میری عنقریب شادیاں بھی ہوں گی اور بچے بھی ہوں گے ان عورتوں سے لیکن کیسی عجیب بات ہے مرزا کی کتنی شادیاں اس کے بعد ہوئیں تاریخ نہیں بتلاتی ہے کہ اس اعلان کے بعد مرزا غلام احمد ایک بھی شادی نہ کر سکا بچے ہونا تو دور کی بات ہے۔

بیشرا الدولہ کے بارے میں مشہور جھوٹی پیشین گوئی:

ایک مرتبہ مرزا منظور محمد غلام احمد قادیانی کے پاس آیا جو کہ اس کا مرید خاص تھا اس نے غلام احمد قادیانی کو بتایا کہ اس کی بیوی حاملہ ہے مرزا غلام احمد کی طبیعت مچلنے لگی اور چونکہ اس کو دعوے کرنے اور مستقبل کی خبریں سنانے کی بیماری لگی ہوئی تھی، چنانچہ اس کی زبان رک نہ سکی اور وہ بولا:

”میں نے خواب میں دیکھا منظور محمد کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بیشرا الدولہ رکھا گیا (اللہ کی طرف سے) لیکن مجھے یہ معلوم نہیں منظور محمد کا مطلب کیا ہے۔“ (روپر آف ریپورٹر صفحہ ۱۲۲، ۱۹۰۶ء)

یہ جوابہام غلام احمد نے رکھا یہ اس نے سابقہ تجربے کی روشنی میں رکھا، کیونکہ اس

میدان میں وہ بارہا دفعہ ذلیل ہو چکا تھا، چنانچہ اس نے اس دفعہ مبہم گفتگو کی لیکن وہ جو محاورہ کہ جھوٹ کے پاؤں کھا۔

﴿مَكْرُوا وَمَكْرُوا اللَّهُ خَيْرُ الْمَا كِرِينَ﴾ ۵۰

”اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔“

غلام احمد قادیانی کو وہم ہوا کہ اگر بیٹی ہو گئی تو پھر دنیا بھر میں ایک مرتبہ اور ذلیل ہو جاؤں گا، چنانچہ اس نے پینتر ابلہ اور کہا:

”منظور محمد کے ہاں ہی بشیر الدولہ پیدا ہو گا لیکن یہ پتہ نہیں کہ اسی حمل سے ہو گا یا اس کے بعد والے حمل سے، لیکن ہو گا اس کی اس بیوی سے اور اسی منظور محمد کا بیٹا ہو گا اور منظور کی بیوی محمدی اس وقت تک نہیں مرے گی جب تک میری یہ پیشین گوئی کچی ثابت نہ ہو گی۔“

(ریویو آف ریپورٹر، جون ۱۹۰۶ء - ۱۹۰۷ء)

یہ پیشین گوئی بہت احتیاط اور چالبازی کے ساتھ کی گئی تھی لیکن اللہ نے بھی تدبیر کی اور خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ منظور محمد کے ہاں بھی بیٹی ہوئی جولائی ۱۹۰۶ء میں مرزا سعید احمد کے ماضی کے تلخ تجربات کی روشنی میں اس نے درست قدم اٹھایا لیکن اس کے بعد منظور محمد کی بیوی کبھی حاملہ ہی نہ ہوئی اور جس بچے بشیر الدولہ کا وعدہ اللہ نے مرزا غلام احمد سے کیا تھا وہ بھی جنم نہ لے سکا، لیکن حیرت کی بات ہے قادیانی آج بھی اس بچے کی پیدائش کے منتظر ہیں اور بے شمار تاویلات کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے:

”خدا جانتا ہے کہ کب اور کیسے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی یہ پیشین گوئی پوری ہو گی جبکہ آپ ہمیں یہ بھی بتلا چکے ہیں کہ یہ ہو گا اس عورت محمدی سے جو منظور محمدی کی بیوی تھی اور جو مر چکی ہے۔“

(البشری، جلد ۲ صفحہ ۱۱۶)

کس قدر عجیب بات ہے بجائے اس کے کہ جھوٹے نبی کی اس پیشین گوئی کو ردی کی ٹوکری میں پھینک کر اسلام قبول کر لیا جائے اس کی بھی تاویلات کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

طاعون کے بارے جھوٹی پیشین گوئی:

طاعون قادیان میں قدم نہیں رکھ سکتا!

مرزا غلام احمد قادیانی طاعون کے متعلق کہتا ہے:

”اللہ سچا ہے جس نے مجھے نبی بنا کر قادیان میں بھیجا وہ قادیان کو طاعون سے بچا کر رکھے گا۔“ (دافع الباء صفحہ، ۱۱، از مرزا غلام احمد)

لیکن حسب سابق اس مرتبہ بھی ایسا نہ ہو سکا اور اس کا دعویٰ اور پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی اور طاعون قادیان شہر میں داخل ہو گیا جس کا اقرار خود مرزا نے یوں کیا:

”طاعون بری طرح پھیل چکا ہے جو آدمی اس کے قریب جاتا مر جاتا ہے اللہ جانتا ہے کب ختم ہو گا تم اپنے ساتھ فیناکل کی گولیاں لیتے آنا جن کی قیمت تقریباً میں روپے ہے۔“ (مکتبات احمدیہ جلد ۷ صفحہ ۱۱۳)

اسی پر اللہ نے بس نہ کیا کہ طاعون قادیان میں داخل ہوا بلکہ خود مرزا کے گھر کے اندر بھی داخل ہو گیا جس کے بارے میں مرزا کا دعویٰ تھا کہ میرا گھر کشتی نوح کے متراوف ہے کہ جو اس پر چڑھ گیا نجیگیا مرزا خود اعتراف کرتے ہوئے کہتا:

”طاعون تو میرے اپنے گھر میں ہی پھیل گیا بوزھی عورت کو گھر سے میں نے نکال بھی دیا ہے، استاد محمد دین کو بھی طاعون ہو گیا، اس کو بھی باہر نکال دیا گیا ایک اور عورت جو دہلی سے آئی تھی اس کو بھی طاعون نے جکڑ لیا میں خود کو بھی بیمار محسوس کر رہا ہوں، مجھے ایسا لگتا ہے مجھ میں اور موت میں چند سیکنڈ کا فاصلہ ہو۔“ (مکتبات احمدیہ، جلد ۷ صفحہ ۱۱۵)



تو یہ تھی مرزا غلام احمد کی طاعون کے بارے میں پیشین گوئی کہ وہ شہر قادیان میں داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اللہ کے رسول کا مسکن ہے، یہاں پر خود تیراً گھر محفوظ نہیں اور کیا تیرے وجود سے شہر قادیان محفوظ ہو جائے گا۔

﴿صُمَّ بُكْمٌ عُمَّيْ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ﴾

”بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں، پس وہ نہیں لوٹتے۔“

مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی موت سے متعلق جھوٹی پیشین گوئیاں:

مولانا شاء اللہ امرسری کے ساتھ غلام احمد قادیانی کا مقابلہ بہت زیادہ شہرت کا حامل ہے اس کا ذکر مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے باب میں مرقوم ہے وہاں بھی اس کی جھوٹی پیشین گوئی کی مثال موجود ہے لیکن یہاں پر ہم جس شخص کے مناظرے کا ذکر کر رہے ہیں وہ عبدالحکیم نای شخص ہے جو کہ ایک مسلمان ڈاکٹر تھا ایک دن وہ غلام احمد قادیانی کے ساتھ مناظرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے غلام احمد قادیانی کو کہا تو رسول نہیں بلکہ کذاب ہے مرزا سخن پا ہو گیا اور کہنے لگا تو میری زندگی کے اندر اندر مر جائے گا لیکن عبدالحکیم مختلف قسم کا آدمی تھا اس نے کہا تو اپنی زندگی میں میری موت کی بات کرتا جا میں تجھے کہتا ہوں تو میری زندگی میں نہیں بلکہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا اور یہ اعلان اس نے ۱۹۰۷ء کو کیا ذرا اس شخص کی داستان خود مرزا غلام احمد قادیانی کے متعدد سنتے ہیں:

”ایک اور دشمن نمودار ہو چکا ہے جو کہ ڈاکٹر عبدالحکیم ہے اور جو پیالہ کا رہنے والا ہے اس نے یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ میں ۱۹۰۸ء سے پہلے مرجاوں گا۔ اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ سے سخت سزا دے گا اور اسے غائب کر دے گا جبکہ میں مکمل طور پر محفوظ رہوں گا، یہ معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور بے شک اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کی نظر میں سچا ہو گا۔“



(چشمِ معرفت، صفحہ ۳۳۲-۳۳۱، سال ۱۹۰۸)

مزید کہتا:

”دشمن (عبدالحکیم) جو میری موت کا خواہش مند ہے عنقریب مر جائے گا
اور اس کا حال اصحابِ فیل جیسا ہو گا۔“

(تہرہ از مرزا غلام احمد قادریانی)

ایک اور غیب اور مستقبل کی خبر اور دعویٰ مرزا غلام احمد ملا حظہ کتبھے:
”دشمن میری موت چاہتے ہیں لیکن اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں ۸۰ برس
تک زندہ رہوں گا یا اس سے بھی زیادہ۔“ (مواہب الرحمن صفحہ ۲۱)
”میں ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ میں پیدا ہوا۔“

(حیات النبی جلد اصفہ ۲۹ بد راگست ۱۹۲۸ء، کتاب البریہ حاشیہ صہیہ ۱۳۶)

”۱۸۵۷ میں میں سولہ یا سترہ سال کا تھا۔“

(کتاب البریہ، صفحہ ۱۳۶)

ان باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے مندرجہ ذیل پیشین گویاں اپنی موت کے
متعلق کیس۔

- ۱: عبدالحکیم مرزا کی زندگی میں مرے گا۔
- ۲: مرزا ۱۹۱۹ یا ۱۹۲۰ تک زندہ رہے گا۔
- ۳: عبدالحکیم کا یہ دعویٰ کہ مرزا ۲۱ اگست ۱۹۰۸ سے پہلے مر جائے گا غلط ثابت ہو گا اور
وہ زندہ رہے گا۔
- ۴: اللہ سے کامیاب کرے گا جو اللہ کی نظر میں سچا ہو گا۔
- ۵: یہ ناممکن ہے کہ نبی کی پیشین گوئی چیز ثابت نہ ہو سچے نبی کی پیشین گوئی چیز اور
جھوٹے نبی کی جھوٹی۔

(کشتی نوح صفحہ ۵، آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۲۸۸)

پس اللہ کا وعدہ سچا ثابت ہوا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پانچوں باتیں جھوٹی اور غلط ثابت ہوئیں۔

”۲۶ مئی کی صبح سائز ہے دس بجے ۱۹۰۸ میں ان کی روح خالق حقیقی سے جا ملی۔“ (الحمد مئی ۱۹۰۸)

بشير احمد غلام احمد کا بیٹا لکھتا ہے:

”۲۵ مئی تک صبح موعود نھیک تھے شام کو اچانک طبیعت خراب ہوئی اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو انتقال کر گئے۔“ (سیرت المهدی صفحہ ۷)

اللہ کی ایک ہی ضرب کاری نے مرزا کی پانچ کی پانچ باتیں غلط ثابت کر دیں۔

۱..... عبد الحکیم زندہ رہا۔ ۲..... مرزا ۸۰ برس عمر نہ پاس کا۔ ۳..... عبد الحکیم کا دعویٰ سچا نکلا۔ ۴..... اللہ نے عبد الحکیم کو سچا جانا۔ ۵..... جھوٹے نبی کی پیشین گوئی جھوٹ ثابت ہوئی۔ دنیا بھر کے قادیانیوں! خدا رحمت اور رحیم کی طرف لوٹ آؤ اور اس جھوٹ کذاب سے اپنی جان چھڑوا کر دامنِ مصطفیٰ سے اپنے آپ کو جوڑ لو۔

اب آتے ہیں مرزا غلام احمد کے ان معروف و مشہور جھوٹوں کی طرف جن کے بارے میں مرزا کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں، بلکہ وہ کہتا ہے کہ یہ مجھ پر اللہ کی طرف سے ظاہر ہوئے یہ کتنا ظالم شخص ہے کہ جب بھی کوئی اسے اس کے جھوٹ کے بارے میں خبردار کرتا تو یہ توبہ تائب ہونے کے بجائے اپنی عادت سے مجبور ہو کر کہتا کہ میں کیا کروں یہ اللہ نے مجھ پر آشکار کیا بھائی عجیب بات ہے اللہ نے اس شخص پر صرف جھوٹ آشکار کیا اصل میں اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے ذرا سینے:

۱: زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑ ہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑ ہا پیدا ہوتے ہیں۔ (کشتی نوح، صفحہ ۳۷، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)



۲: نبی کریم کا باپ آپ ﷺ کی پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔
(پیغام صلح، صفحہ ۲۷، روحانی خزانہ، صفحہ ۲۲۵، جلد ۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

۳: آپ ﷺ کے گیارہ بیٹے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے۔
(چشمہ معرفت، صفحہ ۲۸۶، اور روحانی خزانہ صفحہ ۲۹۹ جلد ۲۳ از مرزا قادیانی)

۴: قرآن اور حدیث کی پیشین گویاں پوری ہوئیں جن میں لکھا تھا مسح موعود جب آئے گا۔ مسلمان علماء کے ہاتھ سے دکھاٹھائے گا۔ (۲) وہ اسے کافر قرار دیں گے۔
(۳) اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے۔ (۴) اس کی سخت توہین ہو گی۔
(۵) اس کو دارالسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔
(اربعین حصہ ۳، صفحہ ۱۱، روحانی خزانہ، جلد ۲۱، صفحہ ۳۰۳)

یہ پیشین گویاں نہ قرآن میں ہیں نہ حدیث میں۔

اب آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

مرزا غلام احمد قادیانی سائنس اور دیگر دنیاوی علوم سے بھی بے بہرہ تھا وہ عام سائنسی ترقی کو سمجھنے سے بھی بالکل قاصر اور عاجز تھا، جب اس کے دور میں سائنس ترقی کی نئی منازل طے کرنے کا سوچ رہی تھی اور مغربی سائنسدان یہ تھیوری پیش کر رہے تھے کہ خلا میں انسان کے جانے کے بعد یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان چاند پر آئندہ چند برسوں میں قدم رکھ سکے گا تو فٹ مرزا غلام احمد کو شیطانی خیال آیا اور جھٹ ایک اور پیشین گوئی کرڈا۔

”یہ بات محال ہے کہ کوئی انسان اپنے خاکی وجود کے ساتھ چاند تک پہنچ سکے۔“ (از الہ ادہام از مرزا قادیانی صفحہ ۲۷)

مزید لکھتا ہے:

”خاکی جسم کا چاند پر پہنچنا انتہائی لغو خیال ہے۔“

(از الہ اواہم صفحہ ۲۷، از مرزا قادیانی)

حیران کن بات ہے کہ جب چاند مسخر ہو گیا تب دنیا سے قادیانیت ختم کیوں نہ ہو گئی اور ڈاکٹر عبدالسلام نے شاید آج تک مرزا کی یہ تحریر نہیں پڑھی ورنہ مسلمان ہو جاتا، بہر حال تحریر ماہتاب سے قادیانی نظریے کی وجہہ رگ بری طرح کٹ گئی کیونکہ مرزا خود کہتا رہا ہے:

”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسرا باتوں میں بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲، از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی جہاں سائنس کے مسلمہ اصولوں کے خلاف فتوے جاری کرنے کا مہر تھا اسی طرح وہ اللہ کی سنت میں بھی تبدیلی کا قائل تھا اور صرف مرزا ہی نہیں پوری دنیا کے قادیانی اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک مرتبہ مردے کو زندہ کر دیا تھا وہ خود کہتا ہے:

”اور مجھے فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی اور یہ صفت اللہ کی طرف سے مجھے دی گئی۔“ (خطبہ الہامیہ مترجم صفحہ ۵۵، ۵۶ از مرزا غلام احمد قادیانی)

اسی طرح ایک جھوٹ مرزا نے یہ بولا کہ:

”مبارک احمد فوت ہو گیا تھا (مرزا کا بیٹا) میں نے اللہ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ میں مبارک احمد پھر سے زندہ ہو گیا۔“

(حقیقت الوقت صفحہ ۲۶۵، از مرزا قادیانی منقول از قادیانی، رسالہ ماہنامہ انصار اللہ جون ۲۰۰۳، صفحہ ۱۱)



پانچواں باب:

مرزا غلام احمد قادریانی کے گستاخانہ نظریات

مرزا غلام احمد قادریانی کہ جس کے بارے میں بہت سے سادہ لوح مسلمان اس دوسرے کا شکار ہو جاتے ہیں کہ شاید وہ واقعی کوئی نیک آدمی ہو۔ یا نبی تو نہیں لیکن شاید مجدد ہو۔ مسح تو نہیں شاید مهدی ہو۔ اس شخص کے نظریات قارئین کے سامنے لانا نہایت ضروری ہیں کہ مرزا غلام احمد قادریانی جہاں پر بہت سے جسمانی اور روحانی امراض کا شکار تھا وہیں پر بذبائی، جھوٹ، وعدہ خلافی اور ان تمام باتوں سے بڑھ کر طعن و تشنیع اور گالیاں کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا اور اگر یوں کہا جائے کہ قادریانیت کی تمام تر عمارت اس ایک جھوٹ کی بذبائی یا زبان کے مرض کی وجہ سے ہے تو بے جانہ ہو گا۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس شخص کی گفتگو اس کی باتیں من و عن بینہ اسی طرح قارئین کے سامنے رکھ دی جائیں اور فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیا جائے کہ ایسی باتیں کرنے والا شخص نبی مسح موجود تو بڑی بات ہے انسان کھلانے کا بھی حقدار ہے کہ نہیں۔

توہینِ اسلام:

مرزا غلام احمد قادریانی اپنے نہ مانتے والوں کے لیے لکھتا ہے:
 ”جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوتا تو صاف سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام
 بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔“

(انوار اسلام صفحہ ۳۰، روحانی خزانہ، جلد ۹ صفحہ ۱۳۱، از مرزا قادریانی)

مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن کے بارے میں بکواس کرتے ہوئے کہتا ہے:
 ”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے (یعنی مرزا کے) منہ کی باتیں
 ہیں۔“ (یعنی اللہ کا کلام نہیں) (تذکرہ صفحہ ۲۲۱، چھٹا ایڈیشن)
 احادیث رسول ﷺ کے بارے میں کہتا ہے:
 ”جو حدیث میری بات سے معارض ہواں حدیث کو ہم روایتی کی نوکری میں
 پھینک دیتے ہیں۔“
 مزید کہتا ہے:

”ہم وہ حدیثیں تائیدی طور پر پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف اور میری
 بات کے خلاف نہ ہوں۔“

(اعجاز احمدی، صفحہ ۳۰، روحانی خزانہ، جلد ۱۹، صفحہ ۱۲۰ از مرزا غلام احمد)

علمائے اسلام کے بارے میں لکھتا ہے:
 ”یہودیوں کے لیے اللہ نے گدھے کی مثال دی جن پر کتابیں لدھی تھی مگر
 یہ مسلمان علماء بغیر کتابوں کے گدھے ہیں۔“

(ضیغم انعام ابیم صفحہ ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، روحانی خزانہ صفحہ ۳۳۱ جلد ۱۱)

اپنی کتاب آئینہ کمالات انسان میں پوری امت مسلمہ کو گالی دیتے ہوئے کہتا ہے:
 ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میری دعوت
 کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجھریوں کی اولاد نے میری
 تصدیق نہیں کی۔“

ماشاء اللہ کیسی اعلیٰ زبان ہے قادیانیوں کے نبی کی اور پوری امت مسلمہ کے
 بارے میں کیسے اپنے نظریات کی وضاحت کر دی۔
 امت محمدیہ کے اولیاء کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ ہے:



”بے شک امت محمدیہ میں ہزاروں ولی اللہ پیدا ہوئے اور بے شمار صوفیائے کرام آئے لیکن مجھ جیسا (یعنی میرے جتنا بلند رتبہ) کوئی نہیں آیا۔“ (تذكرة شہادتین صفحہ ۲۹، از مرزا غلام احمد)

اہل بیت عظام اور اکابرین صحابہؓ کی توبہ ہیں:

کہاں پر ہیں وہ قادیانی جو سادہ لوح لوگوں کے سامنے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم گالیاں نہیں سکتے تم لوگ تو عام انسانوں اور مسلمانوں کو کیا ان لوگوں بھی گالیاں دینے سے باز نہیں آتے جن سے اللہ راضی ہوا اور جو اللہ سے راضی ہوئے اور جن میں سے ہر ایک کی شان کے بارے میں کتب احادیث رسول میں متعدد احادیث اور واقعات موجود ہیں ذرا ملاحظہ کیجئے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد نظریات آنحضرت کے اہل بیت اور قریبی ساتھیوں کے بارے میں:

”لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو حسن و حسین سے افضل کہا تو میں جواباً کہتا ہوں ہاں میں ان سے افضل ہوں عنقریب اللہ میری یہ فضیلت ظاہر کر دے گا۔“

(اجاز احمدی، صفحہ ۵۸ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید کہتا ہے:

”کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے اور حسین جیسے سینکڑوں میری جیب میں ہیں۔“

(نزوں میچ، صفحہ ۹۹، روحانی خواش، جلد ۱۸، صفحہ ۳۷ از مرزا قادیانی)

اسی پر بس نہ کیا بلکہ قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ اور مرزا کے ناخلف بیٹے نے باب کو بھی پیچھے چھوڑتے ہوئے کہا:

”میرے باب نے جب کہا کہ سو حسین میری جیب میں ہیں تو لوگوں نے سمجھا کہ میرے باب کی فضیلت ۱۰۰ حسین جیسی ہے، لیکن میں کہتا ہوں



میرے باب کی ایک لمحہ بھر کی خدمت دین کا سو حسین بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔” (مجلہ الفضل صادر شدہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

اسی پر بس نہ کیا بلکہ حضرت علیؓ کی شان میں بھی گستاخی کرتے ہوئے کہتا ہے: ”پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو اور زندہ علی (یعنی مرزا ملعون) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑ کر مردہ علیؓ کو تلاش کرتے ہو۔“

(ملفوظات احمدیہ، صفحہ ۳۰۰ جلد اول)

اسی پر بس نہ کیا بلکہ حدیث کی خدمت کرنے والے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ کے بارے میں لکھتا ہے: نعوذ باللہ ”ابو ہریرہ بے وقوف تھے اور ان کی روایات ٹھیک نہیں تھی۔“

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۸ از غام احمد)

یہ بذیبان انسان اسی پر مطمئن نہ ہوا بلکہ مزید کہا: ”بعض صحابہ حمق تھے۔“ نعوذ باللہ

(ضییر نصرۃ الحق صفحہ ۱۲۰)

غلام احمد قادیانی کی بکواسات نقل کرتے ہوئے میرے ہاتھ کا نپ رہے ہیں اور میرا دل بے چین ہو رہا ہے، لیکن چونکہ اس ملعون کا پرده فاش کرنا نہایت ضروری ہے اس لیے میں مجبور ہوں، لیکن میری تمام مسلمانوں سے یہ ایک بھی ہے کیا ایسا شخص جو صحابہ کے بارے میں یہ نظریات رکھتا ہے اور جس کا عقیدہ اتنا گندہ ہوا سے اس وطن عزیز جس کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی میں آزادی سے اپنے نظریات یا پوری دنیا کی امت مسلمہ میں اپنے عقائد آزادی سے پھیلانے کی اجازت ہوئی چاہیے؟ کتنے افسوس کی بات ہے کہ قادیانی ملک میں نہ صرف دنناتے پھرتے ہیں بلکہ اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز بھی ہیں۔ اور بہت سے مسلمان ایسے بھی ہیں جو ان سے تعلقات بڑھانے میں کوئی عار

محسوس نہیں کرتے۔ ایسے مسلمان! ذرا اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور کم از کم ان کے نظریات سے آگاہ تو رہیں اور کم از کم ان کو ہی راہ راست پر لانے کی کوشش کریں، صحابہ کرام کے بارے میں مزید کہتا ہے:

”نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔“ نعوذ باللہ

(ضیغم برائین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ ۲۵۸، روحاںی نیزاں، جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۸، از مرزا غلام احمد قادیانی)

جیسا کہ حدیث میں ہے انبیاء کے بعد سب سے افضل بشر کائنات میں اگر کوئی ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں اور اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا۔ ان دونوں صحابہ کے بارے میں قادیانی نظریات ملاحظہ کیجئے:

”ابو بکر و عمر کیا تھے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جو تیوں کے تئے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔“

(ماہنامہ المهدی بابت جنوری ۱۹۱۵ء صفحہ ۱۵۸، احمدیہ انجمن اشاعت لاہور، اور کتاب المهدی صفحہ ۵۸)

”حضرت ابو بکر کے مقام پرستنکروں لوگ پہنچے۔“

(حقیقت نبوت، صفحہ ۱۵۲)

اور بھی اس طرح کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جس میں اس بے عقل کذاب شخص نے صحابہ کرام کو طعن و تشنج کا نشانہ بنایا، افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کی زبان درازی صرف صحابہ تک نہ رہی، بلکہ اس نے صحابہ سے بھی ایک قدم آگے بڑھایا اور برآہ راست اللہ کے نبیوں پر ازالہ تراشی شروع کر دی۔

انبیاء اور رسولوں کی توبہ:

جن انبیاء کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا:

﴿وَيَقُومُ لَا أَسْعَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرَى إِلَّا عَلَى اللَّهِ﴾

”اور اے میری قوم! میں تم سے اس پر کسی مال کا سوال نہیں کرتا، میری

حصہ

مزدوری اللہ کے سوا کسی پر نہیں۔“

اور جن کی قدر منزلت کا کوئی بھی مکنر نہیں ہو سکتا ان کے بارے میں یہ مجنوں شخص کیا سمجھتا ہے ذرا دیکھئے:

”خدا نے جو پیالہ ہر نبی کو دیا ان تمام پیالوں کا مجموعہ مجھے دے دیا میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہو گیا ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔“

(زبول مسیح صفحہ ۱۰۰، مندرجہ روحاںی خزانہ، جلد اول، صفحہ ۲۷۸، ۱۳۷۸، از مرزا غلام احمد قادریانی)

”اللہ نے میرے دعوے کی صداقت میں اتنی نشانیاں اتنا ری ہیں کہ اگر حضرت نوح کی قوم پر نازل ہو جاتیں تو ان میں سے کوئی نہ ڈوبتا۔“

(حقیقت الوجی، صفحہ ۱۳۸، از مرزا غلام احمد قادریانی)

حضرت یوسف ﷺ جو کہ کئی سال جیل میں رہنے کے بعد بھی اپنے اوپر لگنے والے الزام سے بری الذمہ ہوئے بغیر جیل سے باہر نہ آئے تھے اور اس شخص کو جو کہ عورتوں کا عاشق اور گرویدہ ہو۔ (تفصیلہ ذکر کیا جا چکا ہے) کیا مماثلت ہو سکتی ہے۔ اپنے بارے میں کہتا ہے:

”اس امت کا یوسف ﷺ یعنی میں عاجز بنی اسرائیل کے یوسف سے افضل ہوں کیونکہ اللہ نے میری برأت کی گواہی خود دی جبکہ یوسف بن یعقوب ﷺ کی براءت کی گواہی لوگوں نے دی۔“ (نحوذ باللہ) (براہین احمدیہ)
اس ملعون کا بیٹا اس سے بھی دو ہاتھ آگے نکلا اور کہنے لگا:

”میرے باپ نے کہا تھا وہ آدم، نوح اور عیسیٰ سے افضل ہے کیونکہ شیطان نے آدم کو جنت سے نکالا جبکہ میں بنی آدم کو جنت لے جاؤں گا، یہود یوں نے حضرت عیسیٰ کو سوی چڑھا دیا جبکہ میں صلیب توڑ دوں گا، نوح کا بیٹا گمراہ تھا جبکہ میرا بیٹا راہ ہدایت پر ہے۔“ (ماہنامہ الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۳۱)



مرزا قادیانی مزید ایک مقام پر کہتا ہے:

”بہت سے نبی آئے لیکن خدائی علم میں مجھ سے آگے کوئی نہیں جو علم تمام
نبیوں کو علیحدہ علیحدہ دیا گیا مجھ کو اس سے زیادہ اکٹھا دیا گیا اور ان سب
ست بہتر دیا گیا۔“ (درشین صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

مزید کہتا ہے:

”اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہو کر آ جائیں تو میری اتباع کے بغیر ان کے پاس
کوئی چارہ نہیں۔“ (الفصل ۱۸، مارچ ۱۹۱۶)

مزید کہتا ہے:

”وہ کمالات جو تمام انبیاء میں پائے جاتے تھے ان کو حضرت محمد کی ذات
میں اکٹھا کیا گیا اور پھر انہیں بڑھا کر میری طرف منتقل کر دیا گیا اسی لیے
میرا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحیٰ اور عیسیٰ رکھا
گیا۔“ (ملفوظات احمدیہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۲)

حضرت عیسیٰ کی توبیں:

مرزا کے خبث باطن کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا اپنے آپ کو
جس نبی کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ خود اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم کہنے سے بھی گریز
نہیں کرتا پھر خود ہی اس جلیل القدر پیغمبر کے اوپر طرح طرح کے الزامات لگاتا ہے، مرزا
کا خاص طور پر حضرت عیسیٰ سے جو بعض و عناد تھا وہ کسی سے ذکا چھپا نہیں، اس بعض
و عناد کی ایک خاص وجہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ذات کی تنقیص کر کے (نحوذ باللہ) ان
کے رتبے تک پہنچنے کا متنبی تھا کہ وہ لوگوں میں حضرت عیسیٰ کے بارے یہ مشہور کرنا چاہتا
تھا کہ وہ کوئی خاص آدمی نہ تھے بلکہ میرے جیسے ہی تھے اور میں تو مقام مرتبے میں ان
سے بھی بڑھ کر ہوں، یہ الزامات نہیں بلکہ آپ خود مرزا کی تحریریں پڑھ کر اس بات کا

اندازہ کریں۔

”حضرت عیسیٰ کی عقل بہت موٹی تھی آپ کو مرگی کا علم نہ تھا اور جاہلوں کی طرح آپ بھی اسے جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ آپ کو گالیاں دینے اور بذبانی کی عادت تھی، آپ کو چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ آ جاتا تھا۔“

مزید اسی کتاب میں اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

”حضرت عیسیٰ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“

(ضیغمہ انعام احمد صفحہ ۲۷۵، از مرزا نام احمد قادیانی)

مزید ملاحظہ کیجئے:

”حضرت عیسیٰ جو کہ عیسایوں کا مردہ خدا اور مسلمانوں کا زندہ رسول ہے اس درماندہ انسان کی پیشیں گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیشیں گوئیاں کیوں رکھا۔“ (نحوذ باللہ)

(ضیغمہ انعام احمد صفحہ ۳۶ کا حاشیہ، صفحہ ۲۷۴ طبع لاہور، از مرزا نام احمد قادیانی)

مزید لکھتا ہے:

”عیسیٰ ابن مریم تو مجھ سے ہے اور میں اللہ سے ہوں خوش قسمت ہے جس نے مجھے پہچان لیا اور بد بخت ہے جس کی آنکھیں مجھے پہچان نہ سکیں۔“

(مکتوبات احمد یہ جلد ۳ صفحہ ۱۱)

بے شک وہ شخص خوش قسمت ہے جس نے تیرے کرو دجل اور فراڈ کو پہچان لیا کیا صرف یہ حوالے ہی تیرے جھونٹے ہونے کو کافی نہیں؟ کہ کیا کوئی نبی کسی دوسرے نبی پر اس طرح کا کچھ اچھا لکھتا ہے؟ تو اس قدر گستاخ ہے کہ قلم کا پر رہا ہے اور کیا کوئی بھی غیرت مند مسلمان اس طرح کے افکار رکھنے والے شخص کو برداشت کر سکتا ہے؟

لیکن اس نے یہاں پر بس نہ کیا بلکہ مزید آگے بڑھتے ہوئے لکھتا ہے:
”حضرت عیسیٰ جادوگر تھے اور جادو کی وجہ سے معجزات دکھاتے تھے۔“

(غلطی کا ازالہ صفحہ ۳۰۹، از غلام)

”حضرت عیسیٰ اپنے آپ کو نیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ لوگ جانتے ہیں وہ جھگڑا کرنے والے شرابی تھے۔“ (نعوذ باللہ)

(ست بچن حاشیہ، صفحہ ۲۷۱، از مرزا غلام)

”بے شک عیسیٰ شرابی تھے شاید ان کو یہاڑی تھی یا ان کی پرانی عادت۔“

(نعوذ باللہ) (کشی نوح صفحہ ۲۵، از مرزا غلام احمد)

”عیسیٰ مرگی کے مرض کی وجہ سے دیوانہ ہو گیا تھا۔“

(حاشیہ ست بچن صفحہ ۱۷۱، مصنف مرزا)

”تھج کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی کا۔ نہ وہ زاہد نہ عابد نہ حق پرست بلکہ مذکور خود میں خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔“ (نعوذ باللہ)

(مکتبات احمدیہ، صفحہ ۲۳-۲۴ جلد ۳)

”عیسیٰ کا بخیریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان میں ہے، ورنہ عیسیٰ ایک بخیری کو یہ موقع نہیں دیتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا پلیڈ عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں سے ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان اس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (نعوذ باللہ)

(حاشیہ ضمیمہ انجام اتم صفحہ ۸، صفحہ ۲۷۱ طبع لاہور از مرزا قادیانی)

”عیسیٰ مرد انگی سے محروم تھے جو کہ انسان کی عظمت کی صفت ہے۔“

(مکتبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۸، مجموعہ مکتبات غلام احمد)

”حضرت عیسیٰ کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے۔“

(ازالہ کلام، صفحہ ۷ جلد اول، از مرزا)

مرزا تجھ پر خدا کی لعنت ہو تو حد سے تجاوز کر گیا، لیکن چند لوگ تیرے جاں میں پھنس گئے، اللہ ان کو ہدایت دے مرزا حضرت عیسیٰ کے بعض میں اس قدر آگے بڑھ گیا کہ کہتا ہے:

”عیسیٰ کا گھرانہ بھی عجیب گھرانہ ہے اس کی تین ماں میں (یعنی نانیاں اور دادیاں) تینوں کی تینوں زانیہ اور گناہ گار تھیں اور کیا اس خبیث خون سے عیسیٰ کا طاہر وجود پیدا ہو سکتا تھا، شاید یہی وجہ تھی کہ عیسیٰ کا میلان کخبریوں کی طرف تھا۔“ (نوعذ باللہ)

(ضیغم انعام اہم صفحہ ۸ از مرزا قادری)

یہ ملعون شاید رب کے قرآن سے والف نہ تھا۔

﴿قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكُمْ لَا هَبَّ لَكُمْ غُلَمًا زَكِيرًا﴾ (مریم: ۱۹)
 ﴿إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَ كَلِمَتُهُ الْفَهَامَةُ إِلَيْهِ مَرْيَمَ وَ رُوحٌ مِّنْهُ﴾ (النساء: ۱۷۱)

”اے اہل کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ گزرو اور اللہ پر مت کہو مگر حق۔ نہیں ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم مگر اللہ کا رسول اور اس کا فلمہ، جو اس نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے۔“

﴿قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ أَتَبِعُ الْكِتَابَ وَ جَعَلَنِي نَبِيًّا وَ جَعَلَنِي مُبَرَّئًا مَا كُنْتُ وَ أَوْصَنِي بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكُوَةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَ بَرِّا بِوَالدَّيْتِي وَ لَمْ يَجْعَلْنِي جَبَارًا شَفِيقًا وَ السَّلَمُ

عَلَىٰ يَوْمَ وُلْدُثُ وَيَوْمَ أَمْوَاتُ وَيَوْمَ أَبْعَثُ حَيَاً

(مریم: ۳۰-۳۳)

”اس نے کہا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے با برکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی، جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے سرکش، بدجنت نہیں بنایا۔ اور خاص سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن فوت ہوں گا اور جس دن زندہ ہو کر انھیاں جاؤں گا۔“

کیا روئے زمین پر کوئی قادیانی یا انسان کسی ماں نے ایسا پیدا کیا کہ جو ہمارے بیان کردہ ان جوالوں کو جھلانے کی جرأت کر سکے اور اللہ کے کلام میں بیان کردہ ان نفوس قدیسہ کی عظمت کا انکار کر سکے؟ کوئی نہیں کر سکتا اور افسوس بھی اسی بات کا ہے یا تو قادیانی ان نظریات سے انحراف کر جائیں اور منکر ہو جائیں کہ مرزا کا یہ عقیدہ نہیں تھا لیکن افسوس اس کے بر عکس وہ مرزا کی، ان باطل عقائد سے بھری ہوئی کتابیں بڑے فخر سے مسلمانوں میں بھی تقسیم کرنے کی جا رہتے ہوئے اور اپنی بات پر بھی قائم ہیں۔ مسئلہ تجھانا اس وقت مشکل ہوتا ہے جب مخالف یہ بات کہے کہ میں اس بات کو نہیں مانتا تو انسان جواباً اسے کہہ سکتا ہے کہ اگر نہیں مانتا تو اپنی کتابوں سے اس بات کو مٹا دے یا ختم کر دے پھر بات آگے بڑھتی ہے اور قادیانی ایسے ہیں کہ ان باتوں کا اقرار بھی کرتے ہیں اور پھر بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر مصر ہیں۔

آقائے کائنات کی شان میں گستاخی:

ان تمام جرائم سے بڑھ کر جو جرم مرزا نے ذہنی بیماری اور شراب میں دھست ہو کر کیا وہ سید الانبیاء امام الاولین و الآخرین کی شان میں گستاخی ہے، او مرزا! مسلمان بھی

حصہ

انتے بے غیرت نہیں ہوئے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی شان میں علی الامان ان گستاخی کرنے والے کو معاف کر دیں، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ بہت سے مسلمان تیری ان خبائشوں سے واقف نہیں اور اس کتاب کے لکھنے کا اصل مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ لوگوں کے سامنے تیری اصل حقیقت بیان کی جائے۔

اور ہندوستان اور پاکستان کے گرد و نواح جہاں پر بھی اردو زبان بولی جاتی ہے وہاں تک تیرے یہ کفر یہ عقائد کا تعاقب کر کے ایک کتاب کی صورت میں جمع کر دیئے جائیں اور شاید یہ کاوش اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے تو نے اس ہستی کی متعلق بھی اپنی زبان کو لگام نہ دیا کہ جس کے بارے میں اللہ نے خود کہا:

﴿وَرَفَعَنَا لَكَ ذُكْرَكَ﴾

”اور ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کر دیا۔“

قارئین محترم یقین تک مجھے اللہ کی قسم میرا قلم ان باتوں کو لکھنے سے عاجز آ جاتا اگر ان باتوں کا مقصد لوگوں کی اصلاح کرنا نہ ہوتا۔ ذرا ملاحظہ تک مجھے مرزا کی کارستانیاں آتائے دو جہاں کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”حضرت محمد ﷺ کے مجزے ۳ ہزار تھے اور میرے مجزے دس لاکھ تھے

زاند ہیں۔“ (نحوذ بالله) (تذکرہ فتحادتین، صفحہ ۲۷)

”مجھے وہ دیا گیا جو دنیا میں کسی کو نہ دیا گیا۔“

(ضمیر حقیقت و حی صفحہ ۸۷، از مرزا غلام)

﴿وَمَنِ اظْلَمُ مِنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا﴾ (الأنعام: ۹۳)

”اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔“

اپنے مجرمات کے بارے میں نبی کریم سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”نبی کریم کے لیے چاند دونکروں میں تقسیم ہوا جبکہ میرے لیے چاند اور

سورج و نوں تقسیم ہوئے کیا اس مجرے کے بعد بھی تم میرا انکار کرتے ہو۔“ (ابزارِ احمدی، صفحہ ۱۷، از مرزا غلام احمد قادریانی)

مرزا کو اپنی تعریف کروانے کا بڑا شوق تھا اس نے اپنے مریدوں کو کہا میری شان میں نعت کہو تو ایک مرید گستاخی رسول میں حد سے زیادہ آگے بڑھ گیا اور کہنے لگا: ”محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اور پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں۔ محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل غلام احمد کو دیکھئے قادیان میں۔“ (نعوذ باللہ)

(اخبار پیغام ص ۱۶۱۶ مارچ ۱۹۱۶ء)

یہ سن کر مرزا بہت خوش ہوا اور اپنے مرید کو انعامات سے نوازا، لیکن افسوس! قادیانیوں تم اللہ تعالیٰ کی آیات کو فراموش کر بیٹھے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرٍ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَإِنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات: ۲)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبی کی آواز کے اوپر بلند نہ کرو اور نہ بات کرنے میں اس کے لیے آوازو نجی کرو، تمہارے بعض کے بعض کے لیے آواز او نجی کرنے کی طرح، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال بر باد ہو جائیں اور تم شور نہ رکھتے ہو۔“

ہاں شاید تم اس لیے فراموش کر بیٹھے کہ اللہ نے اس آیت میں صرف ایمان والوں کو مناطب کیا اور ایمان سے تمہارا دور پار کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ اور تمہیں نبی کریم کی یہ وصیت بھی بھول گئی۔

(مَنْ يَدْلِلْ دِينَهُ فَاقْتَلُوهُ)

جو کوئی (محمد کے بعد) اپنے دین کو بدلتے اس کو قتل کر دو۔

(رواہ ترمذی)

بغض انبیاء اور بعض نبی کریم میں اس حد تک آگے چلے گئے کہ مرزا کا ملعون بیٹا اور خلیفہ ثالثی کہتا ہے:

”ہمارے امام کا ذہنی ارتقا بہت بڑھ گیا، یہاں تک کہ نبی کریم سے بھی بڑھ گیا کیونکہ آج کا تمدن اس دور سے زیادہ جدید ہے۔“

(مجلہ روپو قادیانی ۱۹۳۹ء)

اور قادیانیوں کا نمائندہ جریدہ افضل لکھتا ہے:

”ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ غلام احمد کی صفات کے لیے اللہ نے اتنی نشانیاں نازل کیں کہ اگر تمام انبیاء پر تقسیم کر دی جاتیں تو سب کی نبوت مان لی جاتی اور اللہ نے غلام احمد کی ذات میں وہ تمام صفات جمع کر دی ہیں جو دیگر تمام انبیاء میں تھیں۔“ (جریدہ افضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

یہ رذیل انگریز کا ایجنسٹ، شرابی، خزیر کھانے والا، دماغی مریض، پیشاب اور پاخانے کو پاک سمجھنے والا، حرام کو حلال سمجھ کر کھانے والا اپنی تشبیہ دیکھیں کائنات کی کس ہستی کے ساتھ دے رہا ہے:

”جس نے مجھے میں اور مصطفیٰ ﷺ میں فرق کیا اس نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور مجھے دیکھا ہی نہیں۔“ (غلام احمد کا قول جریدہ افضل میں ۷ ا جون ۱۹۱۵ء، خطبہ الہامیہ، صفحہ ۱۷ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید بکواس کرتے ہوئے کہتا ہے:

”میں عیسیٰ ہوں میں موسیٰ ہوں میں ہی محمد اور احمد ہوں جسے اللہ نے چنا۔“

(درثین از مرزا قادیانی)

”اور جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ سمجھ لے کہ وہ صحابہ کرام میں شامل



ہو گیا۔” (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷ از مرزا غلام احمد قادیانی)

بتائیے اس سے بڑھ کر بھی کوئی بات کی جاسکتی ہے گستاخی کی آخری حدود کو چھو رہا ہے پھر بینا بھی آگے بڑھا اور گستاخ ابن گستاخ ثابت ہوا۔
 کہتا ہے:

”غلام احمد کی روحانی حالت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ توی شدید اور
اکمل تھی۔“ (کاملۃ الفضل از بشیر احمد بن مرزا، ریویو آف ریجنر صفحہ ۱۲۷)

مزید لکھتا ہے:
 ”ہر قادیانی کو میں نے قادیانیت کی حالت میں نبی کریم (یعنی مرزا
ملعون) کو دیکھایا جسے خود مرزا نے دیکھا سے مماتی کہا جائے۔“
(اخبار الفضل جلد ۲۲ نمبر ۲۳، مورخہ ۱۳ اکتوبر)

مزید کہتا ہے:
 ”میرے رب نے میرا نام احمد رکھا پس میری تعریف کرو جس نے میری
تعریف کی اور تعریف کی کوئی قسم نہ چھوڑی اس نے سچ کہا اور جھوٹ نہ
بولا۔“ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مزید کہتا ہے:
 ”محمد اور مجھ میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید حاصل
ہے۔“ (زندگی از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۹۶)

اور اس کا بینا لکھتا ہے:
 ”ظلیمی نبوت نے مرزا کے مقام کو گھٹایا نہیں بلکہ بڑھایا ہے اور اس قدر
بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو پر لاکھڑا کیا۔“

(کاملۃ الفضل از بشیر احمد مندرجہ رسالہ ریویو آف ریجنر صفحہ ۱۱۲ جلد ۱۶)

سچھ

قرآن یا کہ میں نبی کریم کی شان والی آیات کو اپنی طرف منسوب کرنا:

جب مرزا نے پورے کا پورا قرآن اپنے خلاف پایا اور اس نے اس بات کو محسوس کیا کہ میرے دعوے بہت زیادہ بڑھ چکے ہیں میں نے اپنے آپ کو انہیاء سے بڑا بنالیا ”محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑا ہونے کا دعویٰ کر دیا تو بجائے یہ کہ تو بہ کارخ کرتا قرآن کی آیت پڑھ کر راہ راست پر آ جاتا قرآن کی تاویلات اور تحریفیات کرنے لگا اور نبی کریم کی شان میں گستاخی کرنے لگا اس طرح وہ دوہرے جرم کا مرتكب ہوا۔

ایک طرف تحریف قرآن کا دوسری طرف گستاخی رسول کا۔ ملاحظہ کیجئے، اس

آیت کے بارے میں کیا کہتا ہے:

(۱) ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعْهُ أَشَدَّ أَعْلَى الْكُفَّارِ
رُحْمَةً أَعْلَمُ بَيْنَهُمْ﴾

”محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں۔“

”اس آیت میں محمد سے مراد میں ہوں اللہ نے اس وجہ کے ذریعے میرا نام محمد رکھا جیسا کہ دیگر مقامات پر بھی مجھے محمد کہا گیا۔“

(اخبار الفضل قادیانی جلد اموری ۱۵ فروری ۱۹۱۵ء، ۱۹۱۵ء)

مرزا غلام احمد کا قول اور تبلیغ رسالت میں جلد اصفہانی، از قاسم قادیانی)

(۲) ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْعَقِيلِ يُظْهِرَهُ
عَلَى الَّذِينَ كُلَّهُمْ﴾

”وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے۔“

”اس آیت میں رسول سے مراد میری ذات ہے۔“

(اعجاز احمدی ضمیرہ نزول صحیح صفحہ ۷، از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۳) ﴿وَ مَا أَرْسَلْنَا إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾

”اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر جہانوں پر حرم کرتے ہوئے۔“

”اس سے مراد میں ہوں۔“ (اربعین نمرہ ۲۵، صفحہ ۳، از مرزا غلام احمد قادیانی)

(۴) ﴿وَيَبْعَثُكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾

”قریب ہے کہ تیرارب تجھے مقام محمود پر کھڑا کرے۔“

”اس سے مراد میں ہوں۔“ (اربعین صفحہ ۱۰۲، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اسی طرح جو عمارت جھوٹ پر کھڑی ہواں کو کھڑا رکھنے کے لیے بے شمار جھوٹ

بولنے پڑتے ہیں چنانچہ بشیر احمد مرزے کا بیٹا بھی میدان میں کوڈ پڑا اور کہا:

﴿مَبْشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَخْمَدُ﴾

اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، اس کا
نام احمد ہے۔“

”اللہ کے نبی کا نام محمد تھا احمد نہ تھا اس لیے یہاں احمد سے مراد غلام احمد
قادیانی ہے۔“

(بشیر احمد کا قول روپیہ آف، بلجیز میں صفحہ ۱۳۹، ۱۳۱۲ء، نشر شد الفضل میں ۱۹ اگست ۱۹۱۶ء)

مزید لکھتا ہے:

”ہمیں نیا کلمہ ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آشہدُ آنَ لَّا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَآشہدُ آنَّ مُحَمَّدَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سے مراد غلام احمد ہیں اور
جیسا کہ انہوں نے اپنے بارے میں خود کہا ان میں اور محمد میں کوئی فرق
نہیں۔“ (روپیہ آف بلجیز صفحہ ۱۵۸، نمبر ۲ جلد ۱۶)

قادیانیوں کا ترجمان رسالہ الفضل نبی کریمؐ کی شان میں کی گئی گستاخیوں سے بھرا

پڑا ہے مثلاً:

جہاں غلام احمد کی قبر ہے اس کا جتنا بھی حصہ ہے جنت کا مکلا ہے۔ غلام احمد کی قبر نبی کریم ﷺ کی قبر جیسی ہے (نحوذ باللہ) حتیٰ کہ نبی کریمؐ بھی غلام احمد کی قبر پر آ کر سلام کہہ چکے ہیں حوالے کے لیے دیکھتے۔ (الفصل ۱۸، دسمبر ۱۹۲۲ء)

ایک اور بیٹا محمود احمد گتاخ رسول میں بھلا کیے پچھے رہ سکتا تھا۔

”ہر شخص کے لیے یہ بات ممکن ہے کہ جس منزل کی وہ آرزو کرے اسے پالے یہاں تک کہ اگر کوئی محمد ﷺ سے بھی بلند مرتبہ ہونا چاہتا ہے ہو سکتا ہے۔“ (نحوذ باللہ) (الفصل ۱۷، جولائی ۱۹۲۲ء)

مرزا محمود، اللہ کی یہ آیت دماغ میں نہیں؟

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقْرِئُمُوا بَيْنَ يَدِيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾

(الحجرات: ۱)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔“

لیکن بات وہی کہ یہ آیات تو ایمان والوں کے لیے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی ان فضول باتوں کے رد میں لکھنے کے لیے تو بہت کچھ ہے لیکن یہاں پر میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں قارئین کو آزاد چھوڑ دوں کہ یہ کس قسم کا مذہب ہے جس میں مسلمانوں کی تو ہیں انبیاء اور صحابہ کی تو ہیں اور پھر حضرت محمد رسول اللہ (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) کی شان میں کتنی بے خوف و خطرہ گستاخی کی جاتی ہے اور ان کو لگام دینے والا کوئی نہیں بلکہ چند نام نہاد روشن خیالی کے پروردہ چاہتے یہ ہیں کہ ان قادیانیوں کو بھی آزاد چھوڑ دیا جائے لیکن ان شاء اللہ جب تک ہم جیسا ایک ادنیٰ سامحت رسول بھی زندہ رہے گا ان کے خلاف جہاد کرتا رہے گا، ان کو من مانیاں کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنتا رہے گا اور ان کے وجود سے برصغیر پاک و ہند کو صاف کر کے چھوڑے گا، آخر میں مرزا

سُلْطَانِيَّةٌ

تیری ان گستاخیوں کو تیرے ہی ایک قول پر پیش کرتا ہوں تو نے اپنی کتاب میں لکھا:
”جو کسی بھی نبی کی تحریر کرے وہ کافر ہے۔“

(مین المرذ صفحہ ۱۸، از مرزا غلام بحوالہ قادریانیت)

اپنے بارے میں کیا خیال ہے مرزا؟

مزید لکھتا ہے:

”اب نبوت پر قیامت تک مہر لگ چکی ہے سوائے بروزی وجود کے جو نبی
کریم کا وجود ہے چونکہ بروز محمدی قدیم سے موعود تھا اور وہ میں ہوں اس
لیے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی اور اس نبوت کے مقابل اب
تمام دنیا بے دست رہا ہے۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۱، از مرزا غلام)

اللہ کی شان میں گستاخی:

ان تمام تر گستاخیوں کے بعد میں آپ کی توجہ اس خاص بات کی طرف کروانا
چاہتا ہوں جس پر پوری قادریانیت کی عمارت کھڑی ہے کہ کبھی اپنے آپ کو مہدی کہنا،
کبھی عیسیٰ کبھی محمد بالآخر مرزا غلام احمد قادریانی نے مسلمانوں کے اعتراضات سے نگہ
آ کر کر اگر تو عیسیٰ ہے تو تیری والدہ کا نام مریم کیوں پہلے تو ان کی شان میں گستاخی
کرتا رہا، پھر ایک نئی کہانی گھڑی اور اس بات پر پکا ہو گیا یہ کہانی بذات خود نہایت مضمون
خیز ہے اور عبرت ناک بھی ہے کہ شیطان انسانوں کو کس حد تک ورغل اسکتا ہے ملاحظہ کیجئے:

”حضرت مسیح (یعنی مرزا غلام احمد) نے ایک موقع پر اپنی حقیقت ظاہر کی
اور کہا کہ مجھ پر کشف کی حالت طاری ہوئی اور میں حالت کشف میں
عورت بن گیا اور عورت بھی مریم (علیہ السلام) بنا پھر (نحوہ باللہ) اللہ مرد کی
حالت میں میرے پاس آیا اور مجھ سے جماع کیا (نحوہ باللہ) اس کے نتیجہ
میں میں حاملہ ہو گیا اور پھر مجھ سے ایک بچہ پیدا ہوا وہ بھی میں ہی تھا اور وہ

مریم کا بینا عیسیٰ تھا۔“ (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۷ از قاضی یار محمد خان) یعنی میں ہی عیسیٰ بن کر پیدا ہوا اور میں ہی مریم تھا اور میں خدا کا بینا بھی ہوں اور (نحوہ باللہ) اللہ نے مجھ سے اظہار رجولیت کیا۔

افسوس صد افسوس یہ کس قسم کا آدمی ہے جس نے اللہ کی شان میں بھی گستاخی کر ڈالی اور گستاخی بھی کس قدر نگئیں میں لمبی چوڑی باتیں نہیں لکھوں گا فیصلہ قارئین پر ہے ان لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے؟ اسی پر اس کوشش نہ آئی تو ہیں کرنے کے بعد خود خدائی کا بھی دعویٰ کرڈا۔

”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں، پس میں نے یقین کر لیا کہ
میں ہی خدا ہوں۔“

(آنکنہ کمالات اسلام، صفحہ ۵۶۲، مندرجہ روحاںی خواں جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ از مرزا)

مزید لکھتا ہے:

”میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور پھر یقین کر لیا کہ
میں وہی ہوں۔“ (کتاب البری صفحہ ۱۰۳، مندرجہ روحاںی خواں جلد ۲ صفحہ ۱۰۳، از مرزا قادریانی)

مزید لکھا:

”میں نے جب یقین کر لیا میں خدا ہوں تو ایک آسمان اور ایک زمین
بنادی۔“ (واقع الوساوس صفحہ ۶۲)

قرآن پاک اور احادیث کی تاویل کے بعد تحریف کا مرتكب:

مرزا قرآن پاک کی تاویلات اور تفسیر بالرائے کا تو بہت زیادہ مرتبہ مرتكب ہوا
لیکن اس بد خصلت انسان کی جرأت دیکھئے کہ قرآن میں براہ راست تحریفات پر بھی اتر
آیا کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا:

((وَجَاءُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَالْمُوَعِظَةِ الْحَسَنَةِ))

(نورحق جلد اصغریٰ، ۳۲، از مرزا)

پورے قرآن میں یہ آیت موجود نہیں۔

لیکن مرزا اس بات پر بعذر رہا کہ یہ الفاظ قرآن کے ہیں اور صفحہ ۸، ۱۰، ۷۶ اور ۲۳
پر بھی انہی الفاظ کو دہرایا یہاں تک کہ اپنے اعلان میں بھی اس کو قرآن کی آیت قرار دیا
جو کہ اس کتاب میں چھاپے گیا۔ (تلخ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۹۲، جلد ۷ صفحہ ۳۹)

اور پھر آگے جا کر مزید لکھتا ہے کہ قرآن پاک میں یہ آیت بھی نازل ہوئی اور
موجود ہے۔

((یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام))

(حقیقت وحی صفحہ ۱۵۷ از مرزا غلام احمد قادریانی)

اور یہ قرآن پر ایک بہت بڑا جھوٹ ہے اور نہ صرف یہ بلکہ تحریف قرآن جیسے جرم
کا بھی اعلان ہے۔ اور اپنی کتاب تذکرہ شہادتین میں لکھتا ہے دیکھو خدا نے قرآن پاک
میں کیا کہا:

((لا يوجد اظلم ممن افترى على وانا الhellك المفتر

عجلأ ولا امهله)) (تذکرہ دو شہادتیں صفحہ ۳۲۳ از مرزا غلام احمد قادریانی)

یہ کتابیں کتنی دھائیوں سے چھپ رہی ہیں اور ان کتابیوں میں بارہا مرتبہ صحابہ کی
توہین، انبیاء کی توہین، نبی کریم کی اہانت، اللہ تعالیٰ کی توہین اور قرآن پاک کی تحریف
بھی مستقل چھپ رہی ہے، لیکن مسلمان آج شاید غیرت سے محروم ہو چکے ہیں کہاں گئی
محمد بن مسلمہ کی تلوار؟ کہاں گئی عبد اللہ بن عتیک کی غیرت؟ کب تک ابو رافع یہودی
کب تک کعب بن اشرف پیدا ہوتے رہیں گے، لیکن میرا یہ ایمان ہے کہ ہر دور کے
مسلمان کذاب اور اسود عنصی کے لیے مسلمانوں کی تلواریں موجود رہیں گی۔ غازی علم دین
شہید نے راج پال کے سینے میں خیبر کو اتار دیا تھا اور آج بھی علامہ احسان الہی ظہیر، ثناء



اللہ امر تسری اور ختم نبوت کے جیا لے اور پروانے اتنے کمزور نہیں ہوئے کہ تم علی الاعلان قرآن پاک کی بے حرمتی کرتے رہو، ہم خواب غفلت میں پڑے رہیں، ہم برا میدان میں تمہارے عقائد و نظریات کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ مسلمانوں کل قیامت کے دن سے ڈر جاؤ کہیں یہ ہستیاں ہمارے گریباں پکڑ کر ہم سے یہ سوال نہ پوچھ لیں کہ ہم نے ان کے دفاع کے لیے کیا کیا جس طرح مرزا نے قرآن میں تحریف کی ولی ہی مرزا نے احادیث میں تاویلات کرنے کے بعد ان کے متن میں بھی تبدیلی شروع کر دی اور (نحوہ باللہ) نبی کریم کو جھوٹا کہنے کے لیے کہتا ہے:

”اور رسول اللہ سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا

آج سے سو برس بعد سب پر یعنی تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔“

(ملطی کا ازال صفحہ ۲۵۳، ۲۵۴ / ۱۰۳)

ایک اور جھوٹ اور تحریف جو حدیث میں کرتا ہے کہ:

”جب کوئی مصیبت کسی جگہ آجائے تو اس جگہ کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے ورنہ

وہ اللہ کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔“ (اعلان غلام احمد جریدہ الحکم ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء)

ایک اور جگہ کہتا:

”صحیح احادیث میں آیا کہ مسیح موعود صدی کے شروع میں آئے گا اور وہ

صدی چودھویں صدی ہوگی۔“ (ہجری کلینڈر کے مطابق)

(تہذیف نصرت حق، صفحہ ۱۸۸، از مرزا)

اسی پر بس نہیں بلکہ تمام انبیاء پر جھوٹ باندھتے ہوئے کہتا کہ:

”تمام انبیاء سابقہ اس بات پر متفق تھے کہ مسیح موعود ۲۳ اویں صدی میں آئے

گا اور پنجاہ میں پیدا ہوگا۔“ (اربعین نمبر ۲۵ صفحہ ۲۳۳ از غلام)

کس قدر کھلا جھوٹ ہے، یک نبی کی بات بھی ثابت نہیں کر سکتا کجا سب کی۔

چھٹا باب:

مرزا غلام احمد قادریانی کے مختصر حالات زندگی

اس باب میں ہم مرزا غلام احمد کی پیدائش سے لے کر موت تک کے حالات کا مختصر جائزہ لیں گے لیکن صرف وہی باتیں یہاں پر لکھیں گے جو خود مرزا نے اپنی کتابوں میں اپنے بارے میں ذکر کی ہیں، یہاں پر وہ باتیں نہیں رقم کی جائیں گی جو مرزا کے مخالفین مرزا کے بارے میں لکھتے ہیں چونکہ یہ پوری کی پوری کتاب ہی اس اصول کو مد نظر رکھ کر لکھی جا رہی ہے کہ

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہی کی محفل سجا رہا ہوں چاغ میرا ہے رات ان کی
چنانچہ اسی اصول کے تحت اس باب میں بھی بغیر حوالے اور دلیل کے کوئی بات بھی
نہیں لکھی جائے گی۔

مرزا کا خاندانی پس منظر:

”میرا نام غلام احمد اور میرے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور میرے دادا کا نام عطاء محمد تھا۔ میری قوم مغل ہے اور پرانے کاغذات سے ظاہر ہوتا ہے کہ میرے آبا اجداد سرقند سے آئے تھے۔“ (کتاب البریہ، صفحہ ۱۳۲ از غلام)

ایک جگہ اپنے آپ کو مغل ظاہر کر کے دوسرا جگہ لکھتا ہے:
”بظاہر میں مغل ہوں لیکن اللہ نے اپنے کلام کے ذریعے مجھ پر ظاہر کیا ہے
کہ میں فارسی لشن ہوں، چنانچہ میں اللہ کی بات پر ایمان لایا کہ اللہ سے
زیادہ رازوں کو کوئی نہیں جانتا۔“ (حاشیہ اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۴ از مرزا غلام)

سچھے

ایک اور جگہ اپنے قبیلے میں تبدیلی کرتے ہوئے لکھتا ہے:
 ”اللہ نے وحی کے ذریعے مجھے بتا دیا کہ میں ترکی انسل نہیں بلکہ فارسی
 انسل ہوں اب مجھے اللہ نے خبر دی ہے کہ میری بعض وادیاں اور مائیں بنی
 فاطمہ سے اور آل بیت میں سے ہیں۔“

(ضیغمہ حقیقت وحی صفحہ ۷۷، از مرزا)

مرزا سے جب سوال کیا گیا کہ پہلے آپ مغل تھے اب آپ فارسی ہو گئے آپ
 کے پاس کوئی ثبوت یا دلیل ہوگی جواباً کہتا ہے:
 ”میرے پاس فارسی ہونے کی کوئی دلیل نہیں سوائے اللہ کے الہام کے۔“

(تحفہ گولزاد، صفحہ ۲۹، از مرزا)

اسی طرح بلا دلیل ایک مرتبہ پھر مرزا قلبازی کھا کر کہتا ہے:
 ”ابن عربی نے میرے بارے میں اپنی کتاب فصوص الحکم میں پیشین گوئی
 کی ہے کہ آخری زمانے میں ایک داعی الی اللہ پیدا ہوگا جس کی جائے
 پیدائش چین میں ہوگی اور اس سے مراد میں ہوں کیونکہ میں اصل چینی
 انسل ہوں۔“ (حقیقت وحی حاشیہ صفحہ ۲۰۰ از غلام)

اسی پر بس نہیں کرتا، ایک مرتبہ پھر قلبازی کھاتے ہوئے کہتا ہے:
 ”میں فاطمی ہوں اور میرا خاندن اسحاق کی اولاد میں سے ہے۔“

(تحفہ گولزاد، صفحہ ۲۹، از مرزا)

بے شک کلام صرف اللہ کا سچا ہے:

﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا﴾

(النساء: ۸۲)

”اور اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف



پاتے۔“

ان تمام باتوں کے بعد اپنے باپ کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتا ہے:

”میرا باپ سرکاری ملازم تھا اور وہ انگریز کی حکومت کا پکا سچا و فادا رکھا یہاں تک کہ انہوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بھی حکومت کا بے پناہ ساتھ دیا اور بچاں سپاہی بھی فراہم کیے، اور بچاں گھوڑے اپنے پاس سے دیے اور اپنی طاقت اور بساط سے زیادہ حکومت برطانیہ کا ساتھ دیا لیکن اس کے بعد میرے خاندان کو بربی طرح زوال آگیا یہاں تک کہ میرا گھر ان ایک فقیر مزارے کے گھرانے میں تبدیل ہو گیا۔“

(تحفہ قصیرہ صفحہ ۱۶ از غلام)

یہ زوال غائب مسلمانوں کے ساتھ غداری کی وجہ سے آیا ہوگا، بہر حال یہ مرتضیٰ کے خاندان کا مختصر تعارف ہے جس کو اپنے حسب و نسب کا بھی ٹھیک نہیں پتا، چہ جائیکہ نبوت کا دعویٰ اپنی پیدائش کی تاریخ کے بارے میں لکھتا ہے:

”۱۸۳۹ء میں پنجاب کی سر زمین پر پیدا ہوا۔“

(کتاب البری صفحہ ۱۳۷، از غلام)

تعلیم:

”میں نے بچپن میں کچھ تعلیم فارسی کی حاصل کی، پھر صرف اور نحو کی تعلیم حاصل کی، پھر طب کے بعض علوم پڑھے، البتہ علم حدیث فدق میں بہت کم پڑھ سکا۔“

(مشائخ ہندوستان کے نام ابلاغ صفحہ ۵۹)

مزید کہتا:

”قرآن اور فارسی میں نے اپنے استاد فضل اللہ سے پڑھی اور صرف نحو اور

مختصر

طب استاد فضل احمد سے پڑھی۔” (کتاب البری، صفحہ ۱۳۵)

”ان کے بعض اساتذہ چرسی اور افیونی بھی تھے۔“ یہ بات خود مرزا کے بیٹا محمود احمد اپنے قادیانی جریدے میں لکھتا ہے۔ (الفضل ۵ فروری ۱۹۲۹) مزید مرزا کی تعلیم کے بارے میں اس کا بیٹا بشیر لکھتا ہے:

”سیالکوٹ میں قیام کے دوران مرزا نے ایک دو کتابیں انگریزی کی بھی پڑھیں۔“ (سیرت مہدی جلد اسٹری ۱۳۷، اب بشیر احمد)

یہ وہ کلی تعلیم ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے باقاعدہ کسی مکتب یا مدرسے سے حاصل کی اسی لیے وہ تاریخ سے بھی بے بہرہ تھا اور اس کی کتابیں تاریخی حقائق سے برعکس بھری پڑی ہیں (دیکھئے باب مرزا کی پیشین گوئیاں)۔
بچپن کے مشہور واقعات:

مرزا غلام احمد قادیانی کے بچپن کے بارے میں یعقوب علی قادیانی لکھتا ہے: ”مرزا غلام احمد کبھی مسابقات میں حصہ نہ لیتے تھے جو کہ اس وقت کے شرفاء کا طریقہ تھا اور نہ ہی انہیں عسکری علوم سے دلچسپی تھی حالانکہ یہ باتیں رہتے اور شجاعت کے لوازمات میں سے تھیں۔“

(حیات نبی جلد اسٹری ۱۳۸)

اس کا بیٹا بشیر احمد خود اپنے باپ کی بزدلی کا واقعہ لکھتے ہوئے کہتا ہے: ”ایک مرتبہ حضرت مرزا غلام احمد نے مرغی ذبح کرنے کا ارادہ کیا ان کی انگلی کو کٹ لگ گیا اور اس میں سے خون بہنے لگا، پس وہ تو بہ استغفار کرتے کھڑے ہو گئے اور پھر پوری زندگی کبھی کوئی جانور نہ ذبح کیا۔“

(سیرت مہدی جلد ۲ صفحہ ۳)

اپنے باپ کی بے وقوفی کا ایک واقعہ لکھتے ہوئے کہا:



”مجھے ماں نے بتایا کہ غلام احمد نے انہیں ایک مرتبہ بتایا تھا کہ مجھے بچپن میں بچوں نے گز لینے کے لیے بھیجا تو میں کسی سے پوچھھے بغیر گڑاٹھا لایا اور پھر رات میں جب میں نے اسے کھایا تو مجھے سخت تکلیف ہوئی کہ جو میں شکر تسبح کے لایا وہ نمک تھا۔“ (سیرت مہدی جلد اصحیح، ۲۲۶، از بشیر احمد)

اسی طرح اپنے باپ کی نوجوانی کا ایک واقعہ ذکر کرتے ہوئے اس کا میثا کہتا ہے: ”کہ میری ماں نے بتایا کہ مرزا غلام احمد ایک مرتبہ اپنے دادا کی پیشش لینے کے لیے گیا امام دین بھی ان کے ساتھ چل پڑا، پیشش لینے کے بعد امام دین نے مرزا غلام احمد کو خوب بے وقوف بنایا اور بہلا پھسلا کر مرزا غلام احمد سے تمام پیسے فضول کاموں میں لگوا دیئے اور ان کو اکیلا چھوڑ کر واپس چلا آیا لیکن مرزا غلام احمد نہ امانت اور شرمندگی کی وجہ سے واپس نہ آیا اور سیالکوٹ جا کر (پندرہ روپے) نہایت حقیر معاوضے پر ملازمت شروع کر دی۔“ (سیرت مہدی جلد اصحیح، ۱۲۷، از غلام بشیر احمد)

مرزا غلام احمد قادریانی کے امراض اور عیوب:

اس سے قبل کہ قارئین اس بات کی تفصیل میں جائیں میری قارئین سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر محترم عرفان محمود برق (سابق قادریانی) نے ایک مکمل کتاب لکھی ہے جس میں مرزا غلام احمد قادریانی کی شخصیت کا اسلام اور سائنس کی روشنی میں بڑا تفصیل جائزہ لیا ہے اس کتاب کو بھی ضرور پڑھیے اب ہم مرزا غلام احمد قادریانی کے مختصر ان امراض اور عیوب کے متعلق گفتگو کریں گے جس کا اعتراف خود مرزا صاحب اور اس کے حواری کرتے ہیں۔

کم یادداشت:

مرزا بشیر لکھتا ہے:

سچھر

”مرزا غلام احمد نے مولوی محمد علی کو چھڑی پکڑائی اندر جا کر واپس آئے تو مولوی نے آپ کو چھڑی واپس کی، حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھ کر کہا یہ کس کی چھڑی ہے؟ عرض کیا آپ کی ہے، آپ نے کہا میں تو سمجھا میری نہیں حالانکہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔“ (سیرت مہدی حصہ اول صفحہ ۲۲۵، از مرزا بشیر)

مزید لکھتا ہے:

”مرزا قادیانی کو اس بات کا بہت کم پتہ چلتا تھا کہ حضرت نور الدین یا کوئی اور بزرگ مجلس میں کہاں بیٹھا ہے آپ فرمایا کرتے نور الدین کو باراً حالانکہ وہ پاس ہی ہوتا تھا۔“ (سیرت مہدی حصہ ۳ صفحہ ۵۶)

”ایک مرتبہ مرزا غلام احمد نے ملازم کو کہا جو تا ڈھونڈو ایک جو تا کہیں گر گیا ہے ملازم ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا تو کہنے لگے اوه جو تا مل گیا وہ تو پاؤں میں ہی تھا۔“ (حیات نبی جلد اصحح ۱۹۱ از یعقوب قادیانی)

مرزا خود اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

”میرا حافظ بہت خراب ہے کئی دفعہ بھی کسی سے ملاقات ہوتی بھی بھول جاتا ہوں حافظ کی یہ اتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔“

(مکتب احمدیہ جلد ۵، نمبر ۳ صفحہ ۲۳)

افسوں ایسے شخص کے ماننے والوں پر بھی ہے کہ جو خود کو یہاں اور ذہنی مریض تسلیم کرتا تم اسے نبی مانتے ہو۔ (واہ قادیانیو! تمہیں یہ مریض نبی مبارک ہو)

نامردی:

مرزا لکھتا ہے:

”ایک اتنا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آئی کہ میرا دل و دماغ خست

عِصْمَةُ

کمزور تھا اور بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا میری حالت مردی کا عدم
تھی۔“ (تریاق القلوب صفحہ ۳۵، از مرزا مندرجہ ذمہ صفحہ ۱۲۹، ایڈ یشن ۱۹۲۵)

”جب میں نے شادی کی تو اس وقت مجھے یقین تھا کہ میں نامرد ہوں۔“
(خاکسار غلام احمد قادریانی ۲۲ فروری ۱۸۸۷ء مکتب احمد یہ جلد ۵ خط نمبر ۱۳ منقول از نوشتہ غیب)

”میرا ایک مجزہ یہ ہے کہ جب میری شادی ہوئی تو میں شادی کے قابل
نہیں تھا، استاد محمد حسین بٹالوی کو پتا چلا تو اس نے مجھے ایک خط لکھا اور اس
میں کہا کہ تمہارے لیے اس حالت میں شادی کرنا ٹھیک نہیں کہ تم کسی
مصیبت میں نہ پھنس جانا لیکن ان تمام تر امراض اور بیماریوں کے باوجود
بھی چار بیٹے ہوئے۔“ (زروں میچ صفحہ ۱۲۰۹ از مرزا)

یہاں پر یہ بتاتا چلوں کہ یہ ذکر مرزا کی دوسری شادی کا ہے اور مرزا کی عمر اس
وقت پچاس برس کے قریب تھی اور اس کی اس بیوی سے ۱۰ بچے پیدا ہوئے جبکہ اس کی
پہلی بیوی جو کہ تینی دھائیاں مرزا کے ساتھ گزار پکھی تھی اس میں سے ۳۵ برس میں صرف
دو بیٹے پیدا ہوئے۔

(اشارة ارشاد مرزا غلام مندرجہ قادریانی جریدہ الحلم منقول کتاب منظور قادریانی صفحہ ۲۳۳)

اسی طرح ایک اور جگہ اپنے خلیفہ اول نور الدین کو لکھتا ہے:

”جب سے میری شادی ہوئی مجھے یقین ہے کہ میں ابھی تک نامرد ہی
ہوں۔“ (اس بات کے باوجود شادی کے فوراً بعد اولاد شروع ہو گئی)

(مکتوبات احمد یہ جلد ۵ نمبر ۱۲۵)

مرزا صاحب ہو سکتا ہے یہ آپ کی نظر میں مجزہ ہو لیکن ہم مسلمانوں کی نظر میں
اگر یہ مجزہ ہے بھی تو یہ مجزہ آپ کا نہیں بلکہ آپ کی بیوی نصرت جہاں کا ہے۔ میڈیا کل
سائنس بھی تیری بات کی نظری کرتی ہے جوانی میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی

سچھ

ہے بڑھاپے میں کم ہوتی ہے لیکن جب آپ کی باری آئی تو اٹھ ہو گئیں سب تدیریں۔ جناب مرزا غلام احمد قادری صاحب آپ خود اپنی نامردی کا اعتراف کرنے کے بعد اپنی اولاد کے ہونے کو مجھزہ مانتے ہیں جبکہ ہماری نظر میں یقیناً ایسی اولاد کے وجود کے بارے میں سوال پیدا ہوگا بہر حال تاریخی حقائق جس بات کی نشاندہی کرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ:

- ۱۔ یہ تمام کی تمام اولاد (جسے مرزا مجھزاتی اولاد کہتا) مرزا قادری کی تھی ہی نہیں بلکہ اوروں کی تھی۔
- ۲۔ خصوصاً قادری خلیفہ اول نور الدین کی تھی (کیونکہ وہی اس بات کا راز دار تھا اور اسی نے مرزا کی یہ مشکل بھی حل کر کے بعد میں مجھزے کا ڈرامہ رچا دیا)
- ۳۔ بیگم نصرت جہاں مرزے کے جوان مرد مریدوں کو بہت پسند کرتی تھی اور ان کے ساتھ یہ رفتار پر نکل جاتی تھی ڈاکٹر بشارت احمد قادری کی لکھتا ہے: ”یہوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لا ہور سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھیں۔“

(کشف الظنون از ڈاکٹر بشارت احمد قادری صفحہ ۸۸)

اس سفر میں ایک دن اور ایک رات سے زیادہ عرصہ بھی گج جاتا تھا حکیم نور الدین بھی اکثر نصرت جہاں کے ہمراہ ہوتا تھا جس کی شکل ہو بہو مرزا قادری کے نام نہاد بیٹوں مرزا بشیر احمد اور مرزا بشیر الدین جیسی ہے۔

(بحوال قادیانیت اسلام اور سائنس کے کثیرے میں صفحہ ۸۱)

خلاف سنت عادات

یہاں پر ہم صرف ان عادات کا ذکر کریں گے جن کا اعتراف خود قادری بھی



کرتے ہیں اور جو صراحتاً سنت نبوی کے خالف ہیں ایسی عادات اور خصائص کا مالک اور دعویٰ نبوت کا۔

زنانہ لباس:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے:

”والدہ صاحبہ نے کہا حضرت غلام احمد غرارے استعمال کرتے تھے، پھر میں نے کہہ کر وہ ترک کر وادیئے۔“

(سیرت المهدی حصہ اول صفحہ ۲۶ از مرزا بشیر قادیانی)

نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ ایسا لباس پہننے والے پر اللہ کی لعنت ہو جس سے عورت کی مشابہت ہو۔ (بخاری شریف)

بائیں ہاتھ کا استعمال:

مرزا بشیر مرید لکھتا ہے:

”آپ (مرزا غلام) پانی کا گلاس یا چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے۔“ (سیرت مہدی حصہ دوم صفحہ ۱۳۱)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔“

شراب نوشی اور اشیاء کا استعمال:

خلاف سنت عادات میں ایک شراب نوشی بھی تھی اور مرزا صاحب لاہور سے اعلیٰ نسل کی شراب منگوا کر پیا کرتا تھا۔

”محمد حسین السلام علیکم اس وقت یا رحمد کو بھیج رہا ہوں آپ اشیائے خوردنی خرید دیں اور ایک بوتل ٹائک واٹک ای پلو مرکی دکان سے خرید دیں، مگر

عَصَمَ

ٹائک وائے چاہیے اس کا خیال رہے۔“

(محمد حسین کے نام خط خطوط امام بناء نام صفحہ ۵)

شاید قارئین میں سے کسی کو وہم ہو جائے کہ ٹائک وائے شاید شراب نہیں تو ذرا پڑھیے حکم محمد علی پرنس طیبہ کا لج امر تراس کے بارے کیا کہتے ہیں:

”ٹائک وائے ایک طاق تو فقیر کی نشدینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتوں میں آتی ہے اور اس کی قیمت آج کل سماز ہے پانچ روپے ہے۔“ (۱۲ دسمبر ۱۹۳۲ء مرزا صفحہ ۳۹)

ایک طرف محمد ثانی (نوعہ باللہ) کا دعوے دار اور دوسری طرف شریبی اور وہ بھی ولایتی شراب کا رسیا۔ نشہ آور اشیاء سے مرزا کی محبت کے بارے میں۔

مرزا بشیر لکھتا ہے:

”مرزا غلام نے مریض کے لیے ایک گولی بنائی اس میں کونیں اور کافور کے علاوہ افیون بھنگ وغیرہ بھی داخل کی۔“ (سیرت مهدی حصہ ۳ صفحہ ۱۱۱، از مرزا بشیر)
مرزا غلام احمد قادریانی ہر قسم کے نشے سے محبت کرتا تھا اور نشے کی محبت ان حرام چیزوں کو حلال کرنے تک اسے کھینچ لائی مرزا کہتا ہے:

”افیون میں عجیب و غریب فوائد ہیں۔“ (سیرت مهدی، جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)
 حتیٰ کہ مرزا کی نشے کی عادت اور علت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اسے لاکھ سمجھانے کا بھی کوئی فائدہ نہ رہا اور جب اس کے نشے پر عام و خاص نے اعتراضات شروع کر دیئے تو اس نے پینتر ابدل لیا اور اس کا بینا بھی اس کے دفاع میں آگیا لکھتا ہے:

”مرزا نے تریاق الہی دوا خدا کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس میں افیون ایک بڑا جز تھا یہ دوا وہ خود لیتے تھے (یعنی ڈائریکٹ افیون نہیں کھاتے تھے) اور حضرت خلیفہ اول نور الدین بھی چھ ماہ تک کھاتے رہے۔“



شاید اس کو بھی ٹرینگ دینا مقصود ہو کیونکہ جس طرح کی باتیں مرزا کرتا تھا یہ باتیں کوئی نہیں ہی کر سکتا ہے جیسا کہ عام معاشرے میں جہاز جن کو جاز کہا جاتا ہے چس پینے کے بعد ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو جاتے ہیں۔

بدبازی کے نمونے کے طور پر آپ حضرت عیسیٰ اور صحابہ کے بارے میں نازیبا الفاظ ملاحظہ کر سکتے ہیں جبکہ جھوٹ بھی مرزا کی عادت مستقلہ تھی آپ جھوٹی پیشیں گویاں اور قرآن حدیث اور انبیاء کے بارے میں اس کے جھوٹ ملاحظہ کر سکتے ہیں یہاں پر چند مزید نمونے پیش خدمت ہیں:

جھوٹ کی عادت بد:

”میری بیعت تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد نے کی۔“

(تحفہ ندوۃ از غلام احمد، علیرے ۱۹۰۷ء)

یہی بات اس نے اعلان کے طور پر ریویو آف ریجنرز ستمبر ۱۹۰۲ء میں کی۔ اس کے

ساتھ تین سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا:

”میرے ہاتھ پر ۲ لاکھ افراد نے توبہ کی۔“

(تجلیات الہی، صفحہ ۳ طبع شدہ ۳ مارچ ۱۹۰۶ء)

یہی بات اس نے حقیقت وحی میں کی:

”میں ہزار مرتبہ شکر ادا کرتا کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ افراد نے توبہ کی۔“

(تشریح حقیقت وحی صفحہ ۱۱، از مرزا غلام)

اس کا اپنا بیٹا اپنے باپ کے جھوٹ کا پول کھولتے ہوئے ۱۲ سال بعد لکھتا ہے:

”بے شک قادیانیوں کی تعداد چار یا پانچ لاکھ ہو گئی ہے۔“

(جريدة قادیانی لفضل ۲۶ جون ۱۹۲۲ء)

جبکہ یہ بات بھی جھوٹ اور سرکاری اعداد و شمار اس سے برکش تھے، چنانچہ اس کا



بیٹا بالا خر خود جھوٹ کا اعتراف کرتے ہوئے اصل حقائق بتاتا ہے:

”پنجاب میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۵۶ ہزار قادیانی ہیں اور باتی ہندوستان میں تقریباً ۲۰ ہزار ہیں، چنانچہ اب یہ تعداد ۶۷ ہزار کے قریب ہے۔“ (خطبہ حمود احمد ابن غام و خلیفہ قادیانی افضل ۲۱ جون ۱۹۳۳ء)

اندازہ لگائیے ان جھوٹے باپ بیٹوں کا کہاں ۱۹۰۲ میں ایک لاکھ اور ۱۹۰۶ میں چار لاکھ افراد کا اپنے ہاتھ پر قادیانی کرنے کا اعلان کہاں ۳۰ سال بعد بھی ۶۷ ہزار سے زیادہ کی تعداد ہے ہونا، مرزا تیرے مستقل جھوٹوں کے لیے تیرا اپنا قول ہی کافی ہے:

”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسرا باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲، از مرزا)

لہذا ہمیں تیری کسی بات کا اعتبار نہیں۔ قادیانی حضرات بھی ذرا غور کریں اپنے بارے میں مرزا کی ایک اور بات ملاحظہ کیجئے۔

”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور اپنے آپ سے بات بنا کر کہتا ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے وہ انسان کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر ہے۔“ (ضمیمه برائیں احمد یہ جلد ۵ و روحانی خزانہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۹۲)

بے شک ہمارا تیرے بارے میں یہی عقیدہ ہے۔

مراق کا مرض اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت:

ان تمام تر مسوڈی بیماریوں اور عاداتوں کے علاوہ سب سے بری بیماری جس کا شکار مرزا غلام احمد قادیانی تھا وہ بیماری مراق کی بیماری ہے جسے عرف عام میں مالی خولیا یا پاگل پن کہتے ہیں۔ جس میں عام آدمی بیٹھے بیٹھے پاگلوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے اگر تاریخ اور مرزا کی حالات زندگی کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شاید مرزا کے تمام تر جھوٹ اور دعویٰ نبوت و خدائی کی وجہ درحقیقت یہ بیماری مراق ہی



تحقیق، اور اس بیماری نے ہی اسے اتنے بلند و بائگ جھوٹے دعوؤں پر مجبور کیا قبل اس بات کے کہ ہم قادیانی کتابوں اور خود مرزا کے اقوال سے اس کے اندر اس بیماری کے موجود ہونے کے اعتراضات اور اقوال درج کریں ہم ماہرین کی آراء میں دیکھتے ہیں یہ مراق مالیخولیا یا پاگل پن ہے کیا؟
بعلی سینا کے مطابق:

”مراق ایک ایسی بیماری ہے جس میں خیالات اور افکار مکمل طور پر بدل کر رہ جاتے ہیں خوف فساد یا تشویش کی وجہ سے اور مریض ذہنی انہیرے میں بتلا ہو جاتا ہے۔“ (القانون)

علامہ برہان کے مطابق:

”یہ نہایت خطرناک مرض ہے جس میں مریض یہاں تک گمان کر لیتا ہے کہ وہ عالم الغیب ہے اور بعض اپنے آپ کو فرشتہ سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں۔“ (شرح اسباب و علامات)

مزید لکھا:

مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔“ (شرح اسباب جلد اسٹخ ۷۲)
قادیانیوں کا خلیف اول حکیم نور الدین مراق کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:
”مالیخولیا دیواگی یا جنوں کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔“ (بیان حکیم نور الدین حصہ اول صفحہ ۲۱۱)

قادیانیوں کا نمائندہ رسالہ ریو یو ماہ اگست ۱۹۲۶ کے شمارے میں صفحہ ۲۷ پر لکھتا ہے:
”سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض یعنی مراق میں تختیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسپیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔“ (رسالہ ریو یو ماہ اگست ۱۹۲۶ صفحہ ۲۷)



مزید ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی لکھتا ہے:

”ایک مدعا الہام کے متعلق اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس کو مالجنہ لیا یا
ہسٹیر یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لیے اور کسی ضرب
کاری کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک ایسی چوت ہے جو اس کی صداقت کی
عمارت کو اکھیزدیتی ہے۔“ (رسالہ ریو یو اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۶۷)

مراق کے بارے میں دیگر اطباء کی بہت سی آراء ہیں لیکن یہاں پر قادیانیوں کی
ہی رائے کا پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ خود قادیانیوں کا اپنا مراق کے بارے میں نظریہ کیا ہے
حکیم نور الدین خود کہتا ہے:

”مالجنہ لیا (مراق) کا مریض خیال کرتا ہے میں باوشاہ ہوں یا پیغمبر۔“

(بیاض نور الدین صفحہ ۲۱۲)

یہ ہی بات شرح اسباب و علامات میں بھی لکھی ہوئی ہے:

”کبھی فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ مریض گمان کرتا ہے کہ وہ فرشتہ ہے
اور یہ بھی گمان کرتا ہے وہ خدا ہے۔“

(شرح اسباب و علامات، جلد اصلی، از حکیم نشیس بن عوض)

مرزا اور قادیانیوں کے اعتراضات:

مراق کی بیماری کو سمجھ لینے کے بعد اب ہم اس بات کی طرف آتے ہیں کہ ہم مرزا
پر یہ الزام نہیں لگا رہے کہ مرزا مراثی تھا بلکہ خود مرزا اور قادیانی کتابیں مرزا غلام احمد
قادیانی کے بارے میں کیا کہتی ہیں۔

مرزا قادیانی اپنے مراثی ہونے کو بھی نبی کریم کی حدیث سے منسوب کرنے سے
باز نہ آیا اور اپنی بیماری کے متعلق بھی نبی کریم کی طرف حدیث گھڑیں لکھتا ہے:
”دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت نے پیشیں گوئی کی تھی جو اس

طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مجھ جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی سواں طرح مجھ کو دیواریاں ہیں ایک (اوپر کے دھڑ کی یعنی) مراق اور (ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی) کثرت بول۔“

(رسالہ تحریق ۱۹۰۶ء میان جون ۱۹۰۶ء جلد نمبر ۲۳ ایزی مرزا اور اخبار بدر جلد نمبر ۲۳ موریڈے جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵)

کیا قادیانیوں کو اس اعتراف کے بعد بھی مرزا کے مراتی ہونے میں شبہ ہے۔ تو

مرزا غلام احمد قادیانی کے اس قول کو پڑھیں:
”مرزا نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔“

(قادیانی رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۵)

اب بھی اگر شبہ ہے تو ملاحظہ کیجئے:

”حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔“

(رسالہ ریویو آف ریپورٹر ۱۹۲۶ء میان جون ۱۹۲۶ء صفحہ ۲)

مزید شہادت اور ثبوت کی ضرورت ہے تو یہ دیکھئے:

”حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر ”دروسر“ کی خواب دشیخ دل اور بدھنسی اسہال کثرت پیش اور مراق کا صرف ایک ہی سبب تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔“ (رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۳۷ء صفحہ ۲۶)

اسی طرح ریویو میں ایک اور مقام پر لکھا ہے:

”مراق کا مرض موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کی وجہ سے پیدا ہوا۔“

(رسالہ ریویو قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۰)

دیگر دماغی امراض:

مراق کے علاوہ بھی مرزا بہت سی ہنی بیماریوں کا شکار تھا لیکن یہاں پر ہم ان بیماریوں کا ذکر کر رہے ہیں جس کا تعلق دماغ کے اس حصہ سے ہے جس سے دماغ متاثر

ہو تو مریض اوت پناک بکنے لگتا ہے اور بڑے بڑے دعوے کرنا شروع کر دیتا ہے مرزا بشیر احمد مراق کے علاوہ ہسٹیر یا کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:
”مجھے ڈاکٹر محمد اسماعیل قادریانی نے بتایا تھا کہ مرزا ہسٹیر یا کا مریض تھا۔“

(سیرت مہدی جلد ۶ صفحہ ۵۵)

اسی طرح اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے مرزے کا پیٹا کہتا ہے:
”میری ماں نے مجھے خبر دی تھی کہ میرے باپ کو ہسٹیر یا کا دورہ پڑتا تھا۔“ (سیرت مہدی جلد ۶ صفحہ ۱۲)

اس کے علاوہ چونکہ دماغ شیطان کی آماج گاہ بن چکا تھا، چنانچہ سر درد اور چکر کے دورے بھی شدت سے پڑتے تھے:
”پہلے بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اپنا کم آپ کے دماغ پر حملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔“

(منظروصال از مشقی محمد صادق مندرجہ اخبار الحکم قادریان خاص نمبر ۲۱ مئی ۱۹۳۲ء)

مزید موجود ہے:

”والدہ صاحبہ فرماتی ہیں آپ کو باقاعدہ دورے پڑتے تھے۔“
(سیرت مہدی جلد ۶ صفحہ ۱۳، از مرزا)

اپنی ان بیماریوں سے شگ آ کر مرزا چیخ اٹھا:

”میں ایک دائی مریض ہوں۔“ (ضمیر اربعین نمبر ۳، صفحہ ۲، از مرزا)

اپنے دوروں کے بارے لکھتا ہے:

”ہمیشہ دروس اور چکر اور کمی خواب اور شخ دل کی بیماریاں دوروں کے ساتھ آتی ہیں۔“ (ضمیر اربعین نمبر ۳، صفحہ ۲، از مرزا)

ایک اور مقام پر نہایت عبرت آمیز عبارت تحریر ہے جو کہ ایسا لگتا ہے مرزا خود

اعتراف گناہ کر رہا ہے:

”دو مرنس لاحق ہیں ایک مراق دوسرا کثرت بول یہ دونوں مرض اس زمانے سے ہیں جس زمانے سے میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا تھا۔“

(حقیقت، قی سفیر، ۲۰۶، ۲۷ از مرزا، منقول از اخبار پیغام صلی لہ علیہ وآلہ وسالہ مورثہ کیم دسمبر ۱۹۳۷ء)

اسی طرح ایک واقعہ مرزا کی بیوی نے سنایا:

”ایک مرتبہ مرزا مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ کوئی کالمی چیز انہی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے، پھر وہ چیخ مار کر گر گیا اور غشی کا دورہ پڑ گیا۔“ (سریت مهدی جلد اول صفحہ ۱۳)

مرزا کے جھوٹے دعوے (چند اور):

ان تمام امراض کا ذکر کرنے کے بعد میں قارئین کی توجہ اس کے دعوؤں کی طرف کروانا چاہتا ہوں جو کہ اس بیمار الدماغ آدمی نے کیے تھے:

”خدا تعالیٰ یہ جانتا ہے کہ اگر کوئی خبیث مرض مجھے لگ جائے گا جیسا کہ مراق، جنون، اندرھا پن یا مرگی تو لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر اللہ کا غضب آگیا ہے، اس لیے اللہ نے مجھے بشارت دی ہے کہ میں ہر خبیث عارض سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔“ (اربعین نمبر ۳۰ صفحہ ۳۰ حاشیہ)

ایک طرف یہ دعویٰ دوسری طرف اپنی بیماریوں کے اعترافات قادیانی خود فیصلہ کریں۔ مرزا نے ان ہنی امراض کا شکار ہو کر جو دعوے کیے وہ آپ اس کتاب کے باپ مرزا کے گستاخانہ نظریات میں پڑھ سکتے ہیں، یہاں پر چند ایک مزید دعوے رقم کر کے بات کو آگے بڑھایا جائے گا۔ مرزا قادیانی نے ۱۸۸۵ء میں مجدد اور ولی ہونے کا دعویٰ کیا:

”مصنف کو اس بات کا علم دیا گیا کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس

مکالمات

کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں۔“

مزید لکھتا ہے:

”اسے بہت سے اکابر اولیاء پر فضیلت دی گئی ہے اور میرے قدم پر چلنا موجب نجات، سعادت اور برکت ہے میرے برخلاف چلنا موجب حسرت ہے۔“ (مجد اعظم جلد اصحفہ ۱۱۲ اور حیات طیبہ صفحہ ۷۸، ۷۹)

مراقب ہونے کی اکثر اطباء کے نزدیک دلیل بادشاہی کا دعویٰ بھی ہے، چنانچہ لکھتا ہے: ”کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ میں ہی ہوں آریوں کا بادشاہ۔“

(تمہاری حقیقت الوجی صفحہ ۵۷، از مرزا)

مجد اور بادشاہ کے بعد پیغمبری کا دعویٰ کیا:

”میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جوتین لاکھ ہیں۔“

(حقیقت دی صفحہ ۳۸ روحانی خزانہ نمبر ۲۲ صفحہ ۴۰۳، از مرزا قادیانی)

”میرے مஜزے دس لاکھ ہیں۔“

(براین احمد یہ جلد ۲ صفحہ ۲۷، مندرجہ روحانی خزانہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۷، از مرزا قادیانی)

اپنے مجزوں کو دس لاکھ بتا کر پھر نبی کریم ﷺ کی اہانت کا مرکب ہوا، کہتا ہے: ”کوئی شریرو بار بار نبی کے تین ہزار م مجرموں کا ذکر نہ کرے اور نہ یہ بات کہے کہ نبی کریم کی حدیبیہ کی پیشیں گولی پوری نہیں ہوئی۔“

(تحفہ گواہ صفحہ ۶ مندرجہ روحانی خزانہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۳، از مرزا)



مجد، ولایت اور بادشاہت کے بعد عویٰ خدائی:

”خدامیرے اندر آتی آیا۔“

(کتاب البریہ صفحہ ۷، مندرجہ روحاںی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۲، از مرزا)

مرزا غلام احمد کی مجموعی شخصیت کا جائزہ

انبیاء اپنے دور کے خوبصورت ترین شخصیت ہوا کرتے تھے جیسا کہ قرآن کریم میں یوسف علیہ السلام کے حسن کا تذکرہ ہے اور نبی کریم کے حسن و جمال کے حوالے سے بہت سی احادیث و اقعات وغیرہ موجود ہیں جو کہ ایک الگ موضوع ہے۔ ہم یہاں پر اس شخص کا مختصر احیہ بیان کریں گے جو کہ نبوت کا دعوے دار تھا اور یہ حلیہ بھی خود قادیانی کتابوں میں سے بیان کیا جائے گا۔

ظاہری حلیہ اور عادات بد:

”مرزا کی شکل بالکل سادہ گنواروں کی طرح ہے۔“ (ذکر حسیب صفحہ ۲)

”مرزا کی آنکھیں حد درجہ چھوٹی تھیں، ایک مرتبہ فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر نے عرض کیا حضور آنکھیں تو کھولیں آپ نے بڑی کوشش سے آنکھوں کو کھولا مگر وہ اسی طرح نیم بند تھیں۔“ (پہلے کھاکھلی تو ہوئی ہیں)

(سیرت مهدی حصہ دوم صفحہ ۷، از مرزا بشیر)

”مرزا کے لب موٹے تھے۔“

(حیات طیبہ، صفحہ ۲۷۵)

”مرزا کے بال گھنے اور کثرت سے نہ تھے۔“

(حیات طیبہ از قادیانی)

یعنی گنجاتھا۔



”مرزا کی نظر کمزور تھی پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔“

(سیرت مهدی حصہ ۳ صفحہ ۱۱۹)

”مرزا صاحب کی زبان میں لکنت تھی پر نالے کو پنالہ کہتا تھا۔“

(سیرت مهدی حصہ ۴ صفحہ ۲۵)

”گرم کپڑے سردی گرمی برابر پہننے تھے۔“

(سیرت مهدی حصہ ۴ صفحہ ۱۲۵)

مرزا نہایت بدلباس آدمی تھا۔ مرزا بشیر لکھتا ہے:

”آپ کو کبھی پرواہ نہ تھی کہ بس عمدہ ہو یا برش کیا ہوا ہو یا بٹن لگ ہوئے

ہوں۔“ (سیرت مهدی حصہ ۴ صفحہ ۱۲۶ از مرزا بشیر)

مرزا بچپن سے پلید اور ناپاک پانی میں نہایت تھا۔

”میں بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ایک وقت میں سارے قادیان کے اردو

تیر جاتا تھا۔“ (یعنی بچہ اور ناپاک پانی میں)

(سیرت مهدی حصہ اول صفحہ ۲۷۶)

مرزا نہایت بے ترتیب زندگی گزارنے والا شخص تھا۔

”کھانے کا وقت بھی مرزا کا خاص نہ تھا صبح کا کھانا بعض اوقات بارہ یا

ایک بجے کھاتے تھے۔“ (سیرت مهدی حصہ اول صفحہ ۱۵)

مرزا غلام احمد قادیانی نہایت سگدل شخص تھا اپنے نہایت قریبی رشتے داروں کے

مرنے پر بھی کسی قسم کا غم یاد کھھ محسوس نہ کرتا تھا۔

”حضرت مولوی عبدالکریم کی وفات پر میں نے بہت غور سے دیکھا مگر

آپ نہ روئے۔“ (ذکر حبیب صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، بحوالہ سیرت مهدی)

”آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تو آپ نہ روئے۔“

(انوار خلافت صفحہ ۱۹۱، از مرزا شیر)

مرزا نہایت گندی اور پلید شاعری کیا کرتا تھا۔

دس سے کروں چکی زنا لیکن
پاک دامن ابھی بچاری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں
خوب جور و کی حق گزاری ہے

(آریہ دھرم صفحہ ۵۷ مئند رجہ روحاںی خزانہ جلد اصل صفحہ ۵۷، از مرزا)

اسی طرح کے بے شمار نمونے موجود ہیں یہ کیسا شخص تھا جو نبی ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا یہ تو ایک انسان بھی نہ تھا۔ ایک جگہ اپنے بارے میں لکھتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درشیں)

یعنی میں انسانوں کی شرمگاہوں سے بھی گھٹیا ہوں بے شک یہ بات تو تحقیق کہہ گیا۔
مزید مرزا کی شخصیت کے بارے میں کیا لکھنا، قارئین سے درخواست ہے کہ آپ ایک
نظر مرزا غلام احمد قادریانی کی تصویر کو دیکھ لیں خود اس کی شخصیت آپ کے سامنے آجائے
گی، رزق کی بے حرمتی کے بارے میں اس کا بیٹا مرزا غلام احمد قادریانی کی عادت کے
بارے میں لکھتا ہے:

کھانے پینے کا طریقہ:

”کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے کچھ کھاتے
کچھ چھوڑ دیتے۔ کھانے کے بعد آپ کے سامنے بہت سے ٹکڑے گرے
ہوتے تھے۔“ (سیرت مہدی حصہ اول صفحہ ۵۱)

مختصر

نپاک اور پلید کھانا پینا بھی مرزا کی عادت تھی۔ کھانے میں صفائی کا بالکل لحاظ نہ رکھتا تھا حتیٰ کہ استنجا کے لیے استعمال کرنے والی کنکریاں زمین سے اٹھا کر جیب میں ڈال لیتا اور جیب میں گز بھی رکھا کرتا تھا اور پھر کنکریوں اور گز کو علیحدہ کر کے کھایا کرتا تھا ذرا ملاحظہ کیجئے:

”آپ کو شیرینی سے بہت پیار تھا اور مرض بول بھی آپ کو عرصے سے لگی ہوئی تھی، اس زمانے میں آپ مٹی کے ڈھیلے جیب ہی میں رکھتے تھے اور جیب میں گز کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔“ (یعنی مٹی کو گرتیجہ کر کھائیں)

(مرزا کے حالات مرتبہ معراج قادیانی تحریر ایں احمد یہ جلد اول صفحہ ۶۷)

اپنے نشے پر پردہ ڈالنے کے لیے ان نشدہ آور اشیاء کو دوائیوں کا نام دے دیتا تھا: ”ڈاکٹر محمد اسماعیل نے مجھے بتایا کہ مندرجہ ذیل دوائیں مرزا اپنے صندوق میں رکھتے تھے، کونین ایمیشن سیرپ وائے آف کاڈیور آکل کلور و ڈین کا کل پل و سلفیور ک ایسڈر ایر و میلک، سپرٹ وائیونیا بید مشک سکائی ایمیشن وغیرہ۔ اور فرماتے تھے افیوں میں عجیب و غریب فائدے ہیں۔“

(سیرت مہدی حصہ سوم صفحہ ۲۷۳، از مرزا بشیر)

قادیانی ذرا ہوش کے ناخن لیں کہ ایسا ملعون اور عادی نشی کبھی بھی نبی ہو سکتا ہے۔

عدالتی فیصلہ:

مرزا کی بذریانی اور فخش گوئی کی عادت بھی مشہور تھی جس کے نمونے بھی آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ انبیاء اور حضرت عیسیٰ کے بارے میں اس کی بذریانی اس باب میں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے، یہاں پر اس کی اس بذریانی پر عدالتی تنبیہ کا ذکر کرنا مقصود ہے کہ اس کی بذریانی اتنی بڑھ چکی تھی کہ بالآخر عدالت کو مداخلت کرنا پڑی۔

”مرزا غلام احمد کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ فتنہ انگیز ہے وہ مناسب اور ملائم



الفاظ استعمال کرے ورنہ بحیثیت حاکم صاحب مجری ضلع ہم کو مزید کارروائی کرنا پڑے گی۔“

(نقل حکم مسٹر ڈگلس مورنی ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۳، روماد مقدمہ)

”ملزم مرزا اس بات میں مشہور ہے کہ وہ سخت استعمال انگریز ہے اور مخالفوں کے برخلاف سخت الفاظ استعمال کرتا ہے، اگر اس کے میان طبع کونہ روکا گیا تو نقص امن کا خطرہ ہے، پہلے بھی ۱۸۹۷ء میں ڈگلس کی عدالت نے اس کو روکا تھا، پھر ۱۸۹۹ء میں مسٹر ڈولی نے اس سے اقرار نامہ بھی لیا تھا کہ یہ مستقبل میں باز رہے گا۔“

(عدالت لالہ آتمارام گوردا سپور ۱۸ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۶، روماد مقدمہ)

عدالت کا یہ بیان اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ مرزا طبعاً ہی گندی زبان کا مالک تھا اور خود اعتراف کرتے ہوئے کہا:

”ہم نے یہ عہد کر لیا کہ آئندہ سخت الفاظ ہم پہلے استعمال نہ کریں گے۔“

(اشتہار مرزا ۲۰ دسمبر ۱۸۹۷ء کتاب البریہ دیباچہ صفحہ ۱۳، از مرزا قادیانی)

مزید یہاں ریاں:

جبیسا کہ آپ پہلے مطالعہ کر چکے ہیں کہ مرزا یہاں یوں کا مرقع تھا اور خود اپنے بارے میں دائیٰ میریض ہونے کا اعلان کرتا رہتا تھا ان خطرناک یہاں یوں کے علاوہ بھی چند مزید یہاں اس کی شخصیت کا خاصہ تھیں، شراب نوشی کی وجہ لکھتا ہے:

”میری طبیعت یہاں ہے کھانسی سے دم الٹ جاتا ہے۔“

(مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق کے نام ذکر حسیب صفحہ ۳۲۲)

”کیڑا بعض داڑھوں کو لوگ گیا تھا جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی چنانچہ ایک دفعہ داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا کہ زبان پر زخم پڑ گیا تو ریتی



کے ساتھ رگڑ کر برابر کر دیا۔” (سیرت المهدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

دل کے مرض کے بارے میں سیرت مهدی میں لکھا ہے:

”دل گھنٹے سے روزہ توڑ دیا حالانکہ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت

قریب تھا۔“ (سیرت مهدی حصہ سوم صفحہ ۱۳۱، از مرزا بشیر)

روزہ رکھا ہوتا تو توڑتا، ایسے شخص کو عبادات کا کسی طرح بھی خیال کیسے آ سکتا ہے

معدہ مستقل خراب رہتا تھا، خود ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

”مجھے اسہال کی بیماری ہے ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔“

(ارشاد مرزا قادری مندرجہ اخبار احمدی قادیانی جلد ۵ نمبر ۲۰۰۴ میقول از کتاب منظور الہی صفحہ ۳۸۹)

جسم میں لا غری اور لا چاری بھی تھی چونکہ جہاد کا مخالف تھا اللہ نے جسم سے طاقت بھی سکھنے لی تھی۔

”ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے مرض کے نلبے سے

نہایت لا چاری ہے۔“

(مکتبات احمد جلد ۵ نمبر ۲۰۰۴ صفحہ ۱۲۱ مجموعہ مکتبات مرزا قادری)

کثرت بول:

ان تمام بیماریوں کے علاوہ مرزا اپنے بارے میں یہ اکشاف کرتے ہوئے کہتا ہے:

”مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیا بیطیس کہتے ہیں اور ویے بھی

مجھے ہر روز کثرت سے پیشاب آتا ہے۔“

(ضمیمہ برائیں احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۲۰۱، از مرزا قادری مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور

جلد نمبر ۳۶ نمبر ۷۷ موری دسمبر ۱۹۹۷ء)

مرزا کو بار بار پیشاب بھی آتا جس کے بارے میں مرزا کی بیوی گواہی دیتی ہوئی

کہتی ہے:



”حضرت مسیح موعود عموہ ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی آتا تھا۔“

(سیرت مهدی حصہ اول صفحہ ۵۵، از مرزا بشیر)

مزید ثبوت یہ ہے:

”اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر

پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف ہوتے وہ سب میرے شامل حال

رہتے ہیں۔“ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۳، از مرزا قادریانی)

ذرا اللہ تعالیٰ کی کپڑ اور گرفت کا اس شخص پر اندازہ کیجئے کہ ہر یہ منٹ بعد اس ملعون کو پیشاب آتا تھا کیا ایسا شخص بھی نبی ہو سکتا ہے؟
اعصانی کمزوری کا بھی شکار تھا۔

”مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا وہ عصبی کمزوری تھا۔“

(رسالہ روپوں قادریان میں ۱۹۳۷ء)

مرزا کے پاؤں کی ایڑھیاں بھی پھٹی ہوتی تھیں۔

”پیر کی ایڑھیاں گرمیوں میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔“

(سیرت مهدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

مراقب خاندان:

یہی تمام تیکاریاں مرزا کے خاندان میں بھی منتقل ہوئیں حتیٰ کہ ان تمام تیکاریوں میں سے خطرناک ترین تیکاری مراق کہ جس میں ”بعض مراقبی اپنے اتفاقیہ و اقدامات کو مجذہ سمجھنے لگتے ہیں۔“ (تشخیص امراض حصہ دوم صفحہ ۱)

”بعض بادشاہ اور بعض دعویٰ پیغمبری کرنے لگتے ہیں۔“

(خزن حکمت از غلام جیلانی طبع نہم جلد ۲ صفحہ ۳۲۲)

یہ بیماری نہ صرف مرزا کو تھی بلکہ یہ بیماری اس کے فرزند کو بھی تھی اور اس کی بیوی کو بھی جس بات کا اقرار مرزا نے بھری عدالت میں نجح اور گواہوں کے سامنے کیا:
”میری بیوی کو مرقا کی بیماری ہے۔“

(كتاب منظور للهی صفحہ ۲۲۳، جوالا اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء، صفحہ ۱۷، جلد ۵ نمبر ۲۹)

جہاں تک تعلق ہے اس کے فرزند کا تو خلیفہ ثانی مرزا بشیر احمد قادیانی نے فرمایا:
”مجھ کو بھی کبھی کبھی مرقا کا دورہ ہوتا ہے۔“

(رسالہ روپو آف ریچز جلد ۲۵ نمبر ۸ بابت اگست ۱۹۲۶ء، صفحہ ۱۱ پر)

واہ بھئی واہ قادیانیو! تمہاری عقل پر حیرت ہے جس کا پورا خاندان ہی پاگل خانے میں داخل ہونے کا لائق ہوتا اس خاندان کے جدا مجدد کو نبی مان بیٹھے، جس کا خاندان مشکوک، جس کا حسب و نسب مشکوک، جس کی ذات مشکوک، جو چراغ بی بی کا بیٹا ہو کر خود کو عیسیٰ بن مریم کہے ایسے مراثی جنوں اور پاگل دشمن دین، دشمن اسلام، دشمن صحابہ و انبیاء اور دشمن نبی آخر الزمان پر ایمان لانا اور یقین کر لینا بھی کسی مراثی جنوں اور پاگل انسان کا ہی کام ہے۔ صاحب عقل ایسے آدمی پر ایمان نہیں لاتا لاؤ عبد ما تعبدون۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کا منتظر:

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت نے تو اس کے جھوٹے ہونے پر ایسی مہربشت کی کہ آج تک بے چارے قادیانی اس کے اس مقابلے کو سن کر اور پڑھ کر پچھتا نے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے اور اب قادیانیوں کو یہ تربیت دے دی گئی ہے کہ کہیں مقابلہ نہ کر بیٹھنا مرزا غلام احمد قادیانی کا تعاقب تو بہت سے لوگوں نے کیا لیکن ان تمام لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی جس ہستی سے تنگ تھا اور جنہیں برملاطور پر بڑی بڑی گالیاں نکالتا تھا ان میں ایک شخصیت مولانا شاء اللہ امر تسری رحمۃ اللہ کی تھی۔ مولانا شاء اللہ رحمۃ اللہ تحریری اور تقریری طور پر بارہا مرزا کو لا جواب کر چکے تھے، یہاں تک کہ وہ

مولانا شاہ اللہ سے اس قدر زیچ ہو گیا کہ لکھتا ہے:

”تم اپنے محلہ اہل حدیث میں بارہا مجھے ملعون اور جھوٹا لکھ پچکے ہو اور مجھے دجال اور فتنہ پرور کہہ کر پکارتے ہو، اور پوری دنیا میں مجھے جھوٹا اور دجال مشہور کر رہے ہو، میں تم سے نہایت تنگ آچکا ہوں، تم یہ بھی کہتے ہو میں نے صحیح موعد ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے، میں نے بہت صبر کیا لیکن جب دیکھا کہ میں تو حق کو نشر کرنے پر مامور کیا گیا ہوں اور تم یہ حق پھیلانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہوتی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اگر میں جھوٹا ہوں جیسا کہ تم اپنے رسالہ میں لکھتے ہو تو اللہ مجھے تمہاری زندگی میں موت دے، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جھوٹے کی عمر تھوڑی ہوتی ہے اور جھوٹا ذلت اور ابانت کی موت مرتا ہے، اور جھوٹے کی موت میں اللہ کے بندوں کو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ وہ انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔“

آگے مزید اپنی موت کے لیے بیماری بھی خود منتخب کرتے ہوئے کہتا ہے:

”اگر میں جھوٹا نہیں اور یقیناً میں اللہ سے کلام کرتا ہوں اور صحیح موعد ہوں تو میں یہ اعلان کرتا ہوں اگر تم میری زندگی میں نہ مرے اللہ کے عذاب کے ساتھ مثلاً طاعون یا ہیضہ سے تو میں اللہ کا رسول نہیں اور یہ میری پیشیں گوئی نہیں، بلکہ اللہ قادر مطلق سے فیصلہ کرنے کی طلب اور استدعا ہے، چنانچہ میں اللہ سے دعا کرتے ہوئے کہتا ہوں یا مولائی البصیر والقدیر والعلیم الخبیر، اے دلوں کے راز جاننے والے اللہ! اگر میں جھوٹا اور فسادی ہوں، تیری نظر میں اور اگر میں صحیح و شام تجھ پر جھوٹ باندھتا ہوں تو مجھے شنا، اللہ امر تسری کی زندگی میں موت دے دینا تاکہ وہ اور اس کی جماعت میری موت سے خوش ہو جائے۔ اے اللہ اگر میں سچا ہوں اور شنا اللہ جھوٹا

ہے تو اللہ اسے ہلاک کر دے میری زندگی میں اور ہلاکت میں ڈال دینے والے مرض مسلط کرنا مثلًا طاعون یا ہیضہ یا اس سے بھی خست امراض۔ آمین۔“

پھر اللہ رب العزت کو اپنے کرب اور اذیت کا بتلاتے ہوئے کہتا ہے:

”مجھے بہت اذیت دی گئی پر میں نے صبر کیا، لیکن میں دیکھ رہا ہوں شاء اللہ حد سے بڑھتا جا رہا ہے اور اس کو میرے بارے میں یقین ہے کہ میں گناہ گار، چور، ڈاکو اور لشیرا ہوں جس سے پوری دنیا کو نقصان پہنچ رہا ہے اور اس کا خیال ہے میں کائنات کی سب سے گندی مخلوق ہوں اور اس نے دور دراز کے ملکوں اور شہروں میں میرے بارے میں مشہور کر دیا ہے کہ میں جھوٹا ہوں، لاپچی ہوں، الزام تراش اور خبیث ہوں، اللہ پر جھوٹ باندھتا ہوں، اگر وہ اسی پر بس کر دیتا تو میں صبر کر لیتا لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ شاء اللہ ان الزامات کے ساتھ میری دعوت کو ختم کرنے کے درپے ہے اور میری بنائی ہوئی عمارت کو ملیا میٹ کرنا چاہتا ہے جو کہ تو نے خود بنائی، اے میرے رب! اے اللہ تو نے مجھے رسول بنا کر بھیجا، اس لیے میری تیرے حضور التجا ہے کہ اس کے اور میرے درمیان فیصلہ کر دے حق کے ساتھ۔“

اور طریقہ کاری یہ ہوتا چاہیے:

”کہ جھوٹا پچ کی زندگی میں مر جائے یا مرض الموت کا شکار ہو جائے، اے میرے رب! ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔“

اس خود ساختہ اور یک طرفہ مباهلے کا اعلان کر کے لکھتا ہے:

”میری شاء اللہ سے درخواست ہے کہ میرا یہ اعلان اپنے مجلہ میں ضرور چھاپے کیونکہ فیصلہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے راقم عبد اللہ الصمد غلام احمد اسحاق الموعود، اوپر بیان کردہ تمام تحریر کا حوالہ یہ ہے:



(اعلان غلام احمد قادریانی تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت

جلد اصلی ۱۲۰ جمیع اعلانات غلام از مرزا قاسم قادریانی)

یہ بڑی واضح عبارت ہے جس میں خود مرزا غلام احمد قادریانی نے جھوٹے کے لیے موت کی دعا کی ہے اور سچے کی زندگی کی اور واضح کیا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا، پھر مزید اپنے اس مبائلے کے بارے میں لکھتا ہے:

”جو کچھ میں نے شاء اللہ کے ساتھ مبائلے میں کہا تھا وہ میری طرف سے نہ تھا بلکہ اللہ کی طرف سے تھا کیونکہ مجھے الہام ہوا تھا اس دعا کے بارے میں کہ اللہ نے کہا ہے: أَجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ یعنی میں نے تیری دعا سن لی ہے اور تیری دعا مقبول ہو چکی ہے۔“

اور اگر میں یہ کہوں کہ شاید پوری زندگی میں صرف تیرا یہ الہام سچا تھا تو بے جانہ ہو گا کیونکہ واقعی اللہ نے تیری دعا سچ کر دی اور تجھے ہو بہو، ہی موت دی جس کی تو نے تمنا کی، تیری صرف اس ایک دعا اور اعلان کو اگر پوری دینا کے قادریانی کھلے دل اور دماغ سے پڑھ لیں تو آج ہی تجھ سے لتعلقی کا اعلان کر دیں کہ اس مبائلے کے نتیجے میں تو جھوٹا بھی ثابت ہوا، دجال بھی ثابت ہوا، اور پتا چل گیا جو بھی تو نے دعوے کیے تھے وہ تمام ہنسنی امراض یا شیطانی و سوسوں کی وجہ سے تھے، اور تو نے جس بیماری کا اپنے لیے انتخاب کیا اسی بیماری نے تجھے آن گھیرا۔ قارئین ذرا ملاحظہ کیجیے:

”حضرت کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا مگر پھر آپ کے پاؤں دبائے تو آپ سو گئے میں بھی سو گئی، لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور ایک دفعہ حاجت کے لیے گئے اس کے بعد آپ نے ضعف محسوس کیا تو مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر لیٹ گئے اور میں نے پاؤں دبانا شروع کر دیئے، اتنے میں ایک دست اور آیا مگر ضعف

زیادہ تھا آپ پاخانہ میں نہ جاسکتے تھے، ضعف بہت بڑھ گیا میں دباقی رہی اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی، جب آپ قے سے فارغ ہو کر بیٹھنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کی بل چار پائی پر گرنے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے مکرا یا اور حالت دگر گوں ہو گئی۔“

(سیرت مهدی صفحہ ۱۰۹ از مرزا بشیر، سیرت مهدی صفحہ ۱۲، طبع جدید جدا)

مرزا غلام احمد قادری کا خسر بھی اس چیز کی گواہی دیتے ہوئے کہتا ہے:

”حضرت مرزا غلام احمد جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سوچا تھا جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا، جب میں حضرت کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب ہو کر کہا میر صاحب مجھے ہیضہ ہو گیا، ہائے مجھے ہیضہ ہو گیا، اس کے بعد آپ کوئی بات نہ کر سکے اور صبح دس بجے آپ کا انقال ہو گیا۔“

(مرزا ناصر قادری کی خود نوشت مندرجہ حیات ناصر صفحہ ۱۶ مرتبہ یقوت علی تراب)

اور حقیقت یہ ہے کہ آج تک بر صغیر پاک وہند کے رسائل میں یہ بات چھپتی آئی ہے کہ جب اس کو ہیضہ ہوا تھا تو اس کے منہ سے بھی نجاست نکل رہی تھی اور مقدمہ سے بھی نجاست نکل رہی تھی، اور درحقیقت اس کی موت بیت الخلاء میں ہوئی تھی جس کا ذکر مرزا کی بیوی نے اپنے نہایت قربیوں سے کیا تھا اور بات پھیل گئی تھی۔ اس بات کے بارے اسماعیل قادری کہتا ہے:

”منافقین یہ بات کہتے ہیں کہ موت کے وقت نجاست (پولٹی) مرزا کے منہ سے بھی نکل رہی تھی۔“

(بیان محمد اسماعیل قادری مندرجہ رسالہ پیغام ص ۲۳ مارچ ۱۹۳۳)

ان تمام باتوں کا مقصد صرف مرزا کی تذلیل کرنا نہیں بلکہ اس کے ماننے والوں کو

بھی راہ ہدایت کی طرف بلا نقصود ہے، کہ خود تمہارے نبی کے الفاظ اور بدعا اور مبارہ کے مطابق تمہارا نبی صحیح ساز ہے دس بجے سورج ۲۶ مئی ۱۹۰۸ (سیرت مهدی وغیرہ) کو ایسی حالت میں مر گیا کہ جس کے ذکر سے ہی انسان کو گھن آنے لگتی ہے اور جس سے تمہارے نبی نے مبارکہ کیا وہ شخص اس کرہ ارض پر تمہارے نبی کی موت کے ۳۰ برس بعد تک زندہ رہا اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے لازوال نمونہ پیروی چھوڑ گیا، اور قادیانیوں کے قلعوں کو اپنی موت تک سما کرتا رہا اور تمہارا جھوٹا نبی جب مر گیا تب بھی یہ ثابت کر گیا کہ وہ جھوٹا تھا، لیکن تم عقل کیوں نہیں کرتے اس کی موت بھی تمہارے لیے عبرت ہے۔

”مرزا لاہور میں مرا۔“ (سیرت مهدی)

مرزا کی لاش کو قادیان منتقل کیا گیا۔“ (سیرت مهدی)

یہ منتقلی بھی اسی حدیث کی طرف اشارہ کرتی ہوئی نظر آتی ہے:

”اللہ نے کسی نبی کو اس وقت تک موت نہیں دی جب تک وہ اپنی جگہ پر

نہیں پہنچتا جس جگہ وہ دفن ہونا پسند کرے۔“ (رواہ الترمذی)





ساتواں باب:

کیا مرزا مسح موعود ہے؟

پوری دنیا کے قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد مسح موعود ہے اس باب میں ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں صرف ان احادیث کا ذکر کریں گے جن پر قادیانی امت متفق ہے کیونکہ احادیث کے بارے میں یہ آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ جو حدیث غلام احمد کے نظریات و افکار سے مکارے وہ صحیح نہیں، چنانچہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفات کو بیان کرتے وقت صرف وہ حدیثیں یہاں پر پیش کریں گے جو کہ قادیانیوں کے نزدیک صحیح ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ قادیانیوں نے ذخیرہ احادیث میں سے جن حدیثوں کو صحیح مانا وہ تمام تر حدیثیں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی مخالفت کرتی ہیں اور ان میں بھی تاویلات کرتا رہتا ہے قبل اس کے کہ میں آپ کو ان حدیثوں کی طرف لے کر جاؤں میں مرزا غلام احمد کے دعویٰ مسح موعود کی طرف بھی آپ کو لے کر جاتا ہوں مرزا غلام احمد کہتا ہے:

”میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور لعنتی شخص کے علاوہ اللہ پر کوئی جھوٹ نہیں باندھتا اسی نے مجھے بھیجا اور مجھے مسح موعود بنایا۔“

(اعلان غلام مندرجہ تبلیغ رسالات مجموعہ اعلانات مرزا غلام احمد جدہ اصفہان ۱۸)

”میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں ہی مسح موعود ہوں جس کی خبر تمام آسمانی کتب میں دی گئی کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہو گا۔“

(تحقیق گولڈہ محفوظ ۱۹۵۵ء، از مرزا غلام احمد قادیانی)

”تمام بڑے اولیاء کے کشف اس بات پر متفق ہیں کہ مسح چودھویں صدی

بھری سے پہلے ظاہر ہوگا یا چودھویں صدی بھری کے شروع میں (بغیر دلیل کے عومنی) اور میرے علاوہ اس منصب کے بارے میں چودھویں صدی میں کسی نے دعویٰ نہیں کیا، چنانچہ میں ہی مسح موعود ہوں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۷۵، از مرزا)

دیکھئے مسح موعود ہونے کی کیمی دلیلیں دے رہا ہے اگر ہم صرف مرزا کے اقوال ہی پیش کرتے رہیں کہ جس میں ایک مرتبہ مرزا کہتا ہے کہ میں ہرگز مسح بن مریم نہیں (ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۶) میں تو مسح کی مثال ہوں، یعنی تمثیل (ایضاً) پھر کبھی کہتا ہے کہ میں عیسیٰ بن مریم ہوں استعارہ کے طور پر غیرہ وغیرہ تو ہی جھوٹ کھل کر سامنے آ جاتا ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور جو کوئی بھی جھوٹا ہوگا وہ کبھی کچھ کہے گا کبھی کچھ اسی لیے آگے چل کر کہتا ہے:

”میں یہ نہیں کہتا کہ صرف میں ہی مسح موعود ہوں بلکہ میرے بعد بھی مسح آئیں گے بلکہ میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں اور اپنے قول کو دہراتا ہوں کہ ممکن ہے میرے بعد ایک مسح نہ آئے بلکہ ہزاروں بھی آسکتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۶، از مرزا)

یعنی مجھ پر بھی ایمان لاو اور اگر بعد میں بھی کوئی آئے تو اس پر بھی ایمان لاو آئیے اب ان احادیث کو دیکھتے ہیں جو قادریوں کے نزدیک صحیح ہیں:

”سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عیسیٰ بن مریم عنقریب تم میں عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خزر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور مال و دولت کی اتنی فراوانی ہوگی کہ لینے والا کوئی نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کے درمیان جتنا



نعمتیں ہیں اس سے بہتر سمجھا جائے گا۔“ او کما قال (تفہن علیہ)

”سیدنا نواس بن سعوان سے روایت ہے۔ (خروج دجال کے بارے طویل حدیث میں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے تو وہ دمشق کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے اور ان پر دوز درگنگ کی چادریں ہوں گی اور اپنے ہاتھوں کو فرشتوں کے پروں پر رکھے اتھیں گے تو وہ قدرے سے پانی کے قطرے پیک رہے ہوں گے، جب سر کو اٹھانیں گے تو وہ قدرے موتیوں کی طرح چکیں گے اور کافر ان کی سانس سے ہی مر جائیں گے اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نگاہ جائے گی، پھر وہ دجال کو باب لد پر جا کر پکڑیں گے اور اسے قتل کر دیں گے..... او کما قال“ (اخجوں اسلام، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد حاکم اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”حضرت عیسیٰ روحاء کے مقام سے حج کی یا عمرے کی یا دونوں کی اکٹھی نیت کریں گے۔“ او کما قال..... (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ:

”عیسیٰ بن مریم روحاء کے مقام پر آئیں گے اور یہاں سے حج یا عمرہ کریں گے۔“ او کما قال..... (منhadh)

اور ایک حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے قریبی ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا..... (پھر وہ باتیں بیان کیں جو کچھی احادیث میں بیان ہو چکی ہیں آگے چل کر فرمایا) کہ عیسیٰ کے زمانے میں ایسا امن ہو گا کہ شیر، اونٹ، چیتا، گائے، بھیڑ یا اور کبری ایک گھاث سے پانی پیش گئے

اور بچے سانپوں سے کھلیں گے تو وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے، پھر وہ چالیس برس تک اس دنیا میں رہیں گے، پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے اور ان کو دفن کریں گے۔“ او کما قال

(اخراج احمد جب کہ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں)

اور مزید ایک حدیث میں ہے:

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: ”عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی... پھر وہ وفات پا جائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر (کے ساتھ) میں دفن ہوں گے۔“

(اس حدیث کو صاحب مٹکلوہ نے ذکر کیا اور ابن جوزی نے کتاب الوقائع میں اور اس طرح کی حدیث ”مجموع الزوائد“ از یثنی میں ہے اور یہ حدیث اس لیے بیان کی گئی کہ یہ بھی قادیانیوں کے نزدیک صحیح ہے) ان احادیث سے مندرجہ ذیل ۱۶ باتیں سامنے آتیں ہیں۔

- ۱۔ حضرت مسیح موعود عیسیٰ بن مریم ہوں گے اس کے علاوہ نہ ہوں نہ کسی اور کے بیٹے ہوں گے نہ ہی تمثیلی ہوں گے اصلًا حضرت عیسیٰ ہی ہوں گے جن کی ولادت حضرت مریم سے ہو چکی ہے اور بنہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا۔
- ۲۔ آسمان سے نازل ہوں گے نہ کہ رسول بنا کر بھیجا جائے گا یعنی زمین پر موجود کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا بلکہ ان کو براہ راست آسمان سے اتارا جائے گا۔
- ۳۔ اور مقام نزول سفید بینار ہو گا جو کہ دمشق کے مشرق میں واقع ہو گا اور بوقت نزول ان پر دوز درنگ کی چادریں ہوں گی اور انہوں نے اپنے ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے اصلًا نہ کہ تمثیل۔

سچھا

- ۱۔ ہر کافران کے نزول پر مر جائے گا۔
- ۲۔ حضرت عیسیٰ حاکم اور عادل بن کر آئیں گے نہ کہ محاکوم بن کریا حاکم بے عدل بن کر۔
- ۳۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے کہ اس کے بعد اس کی عبادت نہ ہو سکے گی۔
- ۴۔ خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے یہاں تک کہ اس کے بعد اسے نہ کھایا جائے گا۔
- ۵۔ تمام عالم انسانیت اسلام پر اکٹھی ہو جائے گی یہاں تک کہ اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین باقی نہ رہے گا۔
- ۶۔ دجال کو باب لد کے مقام پر قتل کریں گے۔
- ۷۔ مال و دولت کی فراوانی اور فقراء کا نہ ملتا
- ۸۔ لوگوں کے دلوں میں عبادت الہی سے شدید محبت پیدا ہوگی اور ایک سجدہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر سمجھا جائے گا۔
- ۹۔ امن و امان کی ایسی صورت ہوگی کہ جانور بھی اکٹھے پانی پیس گے اور بچے بھی سانپوں کے ساتھ کھلیل سکیں گے۔
- ۱۰۔ حضرت عیسیٰ حج کریں گے حج مفرد، حج تمعن یا حج قرآن کریں گے۔
- ۱۱۔ زمین پر چالیس برس گزارنے کے بعد وفات پا جائیں گے۔
- ۱۲۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔
- ۱۳۔ نبی کریم ﷺ کے روضہ القدس میں دفن ہوں گے۔
- ۱۴۔ ذرا غور کیجیے کہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے مرزا غلام احمد قادریانی کے اوپر ایک بھی صفت فث نہیں پڑھتی پھر بھی اصرار کرتا ہے میں ہی مسح موعود ہوں۔
- ۱۵۔ عیسیٰ ابن مریم:
- مرزا غلام احمد کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا یعقوب قادریانی لکھتا ہے:



”پوری دنیا میں حضرت آمنہ کے بعد سب سے عظیم عورت حضرت صاحب کی والدہ چراغ بی بی تھی۔“

(حیات نبی جلد اصحیح، ۱۳۲، ۱۳۳، از یعقوب قادیانی)

ذرا حدیث دیکھئے جس میں اللہ کے رسول فرماتے ہیں ”ینزل فیکم ابن مریم“ (متفق علیہ) جب مرزا نے ان احادیث کو بھی اپنے خلاف پایا جن کے بارے میں وہ کہہ چکا تھا کہ یہ صحیح ہیں تو اس نے ایک نیا ڈرامہ رچایا کہ میں حاملہ ہوا میں مریم بنا میں ہی پیدا ہوا میں عیسیٰ بنا۔ نعوذ باللہ

اللہ نے میرے ساتھ جماع کیا۔ (نعوذ باللہ) اور میں واحد ہوں پوری دنیا میں جس نے مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور اللہ نے میرے بارے میں قرآن میں فرمایا: وَمَرِيْسَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ الَّتِيْ وَغَيْرَهَا ان پانچوں اقوال کے حوالے پہلے گزر چکے ہیں ان اقوال کی طرف آتے ہیں جو پہلے نہیں گزرے۔

”عیسیٰ بن مریم سے مراد عیسیٰ بن مریم سے تشبیہ ہے اور میں عیسیٰ کے ساتھ بہت سی باتوں میں مشابہ ہوں حتیٰ کہ حیرت انگیز ولادت کے معاملے میں بھی، یعنی حضرت عیسیٰ کی ولادت بن باپ کے ہوئی اور میری ولادت بھی حیرت انگیز تھی کہ میرے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی اور ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے کہ ایک ساتھ انسان کے گھر دونچے ہوں۔“

(حاشیہ تفسیر گولوہ صفحہ ۱۱۰، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اسی طرح کہتا ہے کہ:

”عیسیٰ کے ساتھ میری ایک مشاہدہ یہ ہے کہ میں قریشی نہیں لیکن قریشی رسول کی امت کی طرف بھیجا گیا اسی طرح عیسیٰ اسرائیلی نہیں تھے کیونکہ ان کا باپ ہی نہیں تھا، پھر بھی وہ بنی اسرائیل کی طرف بھیج گئے۔“



(ذکرہ شہادتیں صفحہ ۳۲، از نام احمد قادیانی)

”مریم کی نسبت سے اگر عیسیٰ بنو اسرائیلی ہیں تو مان کی نسبت سے میں بھی ہائشی ہوں۔“ (خطاب سیاکٹ نمبر ۱، از غلام احمد قادیانی)

”عیسیٰ اور میرے درمیان ایک مماملت یہ بھی ہے کہ ان کا باپ نہیں تھا اور میں نے کسی استاد سے نہیں پڑھا۔“ (حالانکہ یہ جھوٹا خود اپنے استادوں کے نام بتاچکا ہے) (غلطیوں کا ازالہ صفحہ ۶۵۹)

بہر حال ان تمام باتوں کے باوجود آج تک یہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم ثابت نہیں کر سکا قادیانی کچھ تو عقل کریں کیا ایسے بھی ولدیت بدی جا سکتی ہے۔
۲۔ آسمان سے نزول:

قادیانی میں پیدا ہونے والا لاہور میں ذلت کی موت مرنے والا کیسے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ براہ راست آسمان سے نازل ہوا حضرت عیسیٰ کے بارے میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ نازل ہونے کی ہیں نہ کہ دوبارہ پیدا ہونے کی۔

۳۔ مقام نزول:

پھر حدیث میں جس جگہ نازل ہونا ہے وہ بھی واضح ہے اور جن صفات کے ساتھ نازل ہونا وہ بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا مشق کے شرقی جانب کے سفید مینار پر نازل نہیں ہوا بلکہ قادیانی میں پیدا ہوا جب اس حدیث کو مناظروں میں اور لوگوں کے سامنے اپنے لیے باعث رسائی پایا تو موقف بدلتے ہوئے کہا:

”میں مسیح موعود ہوں اور ہو سکتا ہے دمشق میں ایک اور مسیح آجائے۔“

(از الہ اوبام صفحہ ۷۲، ۷۳)

مزید اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”میں اس چیز سے انکار نہیں کرتا کہ ممکن ہے دمشق میں وہ مسیح بھی آ جائے جس محکم دلائل و برابین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



میں ایسی صفات ہوں جو احادیث میں بیان کی گئیں اور جو مجھ میں موجود نہیں۔“

(نظام قادیانی کا شیخ عبدالجبار کے نام مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۱۵۹، از غلام قادیانی)

اور مینار کے بارے میں جو ۱۹۰۳ء میں صحیح موعود کے دعوے کے بارہ تیرہ سال بعد بنایا گیا اس کو ہی مینار دمشق کہا گیا، اور قادیان کو دمشق، ہر چیز میں تمثیل ہی تمثیل۔ غلام احمد مشیح عیسیٰ، غلام احمد مشیح مریم، قادیان مشیح دمشق، اپنی مسجد کا مینار، مثل مینار دمشق، وغیرہ کیا بے وقوفی ہے؟ کیا مذہب ہے؟ اور اسی پر بس نہیں بلکہ دو زرد چادروں سے مثال دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ”حدیث میں جن دو چادروں کا ذکر ہے وہ دو چادروں کی مثال مجھ پر ایسے لاؤ گو ہوتی ہے کہ مجھے دو بیماریاں ہیں ایک در درسر (جس کی وجہ سے مرزا بے ہوش ہو جاتا تھا) دوسری کثرت پیشاب کہ ایک دن میں سو مرتبہ پیشاب کرتا تھا۔“ (حوالہ ضمیر برائین احمدی جلد ۵، از مرزا غلام احمد اور اس کے بارے میں گزر چکے ہیں) دیکھئے کیسی کیسی شبیهات اپنے اور حضرت عیسیٰ کے درمیان جھوٹ اور فراؤ سے گھڑی جا رہی ہے کہاں حضرت عیسیٰ جو کہ کوڑھی، پیدائشی اندر ہے کو شفایا ب کر دیں اور کہاں یہ ملعون جو مستقل بیماریوں کا ہی شکار رہا۔

۲۔ کافروں کا مر جانا:

حدیث کی یہ صفت بھی مرزا پر پوری نہیں آتی بلکہ مرزا کے آجائے کے بعد کافروں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہو گیا ہے کہ وہ ۶۵ ارب سے بھی زائد ہو چکے ہیں کیونکہ مرزا کا قول ہے:

”جو مجھ پر ایمان نہیں لا یا وہ کافر ہے۔“

(حقیقت الوجی صفحہ ۱۶۳، از غلام احمد)

مرزا کی پیدائش اور وفات کے وقت اگر کل آبادی ۳۰ کروڑ بھی تھی تو آج اس میں کئی گناہ انسانہ ہو چکا ہے چنانچہ یہاں سے بھی یہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

۵۔ حاکم عادل نہ کہ رعایا:

ساری دنیا کو پتا ہے کہ مرزا حاکم نہ تھا بلکہ ایک عام شہری تھا کہاں حضرت عیسیٰ کی صفت کے وہ عدل کرنے والے حاکم ہوں گے مرزا اس حدیث کو صحیح مان کر پھنس پکا تھا چنانچہ خود اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

”کہ مسیح موعود اقتدار، حکومت اور عدل کے ساتھ آئیں گے اور حدیث کے ظاہری الفاظ کا مطلب بھی یہ ہی ہے جبکہ میں تو فقیر اور درویش آدمی ہوں۔ (ازالہ ادہام صفحہ ۲۰۰، از غلام احمد) (جا فقیر کہیں کے)۔

۶۔ عیسیٰ کی نشانی صلیب کا تورٹا اور اس کے بعد صلیب کی عبادت کا نہ ہونا:

اس بارے میں مرزا خود مانتا ہے:

” واضح نشانی اور واضح آیت جو مسیح موعود کی ہے وہ صلیب کا اس کے ہاتھوں ٹوٹنا ہے۔“ (انجام اتم ۳۶۰، از غلام احمد قادیانی)

مزید لکھتا ہے:

”نزول مسیح عقیدہ تیلیٹ کے رد کے لیے اور اللہ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لیے ہے۔“ (اعلان مسیح مندرجہ تبلیغ رسالت)

”بے شک مسیح عقیدہ تیلیٹ کوفا کرنے کے لیے ہر طرح جہاد کرے گا۔“

(حاشیہ ایام صلح صفحہ ۲۲۷، از مرزا غلام احمد قادیانی)

اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عیسائیوں کی کل تعداد جو مرزا کے دعویٰ مسیح موعود کے شروع میں تھی وہ اس کی زندگی میں بڑھتی گئی اور آج تک بڑھ ہی رہی ہے دنیا میں اس وقت ایک ارب سے زیادہ عیسائی ہو چکے ہیں جو مرزا کے دعویٰ کو جھلانے کے لیے کافی ہے، لیکن قادیانی عقل کیوں نہیں کرتے یہ حضرت عیسیٰ کی واضح نشانی ہے اور مرزا کے اپنے الفاظ ذرا سن لیجئے۔



”اگر میں اسلام کی حمایت میں وہ افعال (یعنی صلیب کو توڑ کر عیسائیت کا خاتمہ) نہ کر سکا جو صحیح موعود کے ساتھ مسلک ہیں اور مر گیا تو تمام لوگ یہ گواہی دے دینا کہ میں جھوٹا ہوں۔“ (بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے۔)

(قول غلام احمد مندرجہ بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء منتقل محمد یہ پاکٹ بک از شیخ عبداللہ قادریانی)

قادیانی اب توان جائیں۔

عیسیٰ کی نشانی خنزیر کا قتل اور اس کے کھائے جانے کا خاتمہ:

زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ خنزیر آج تک کھایا جا رہا ہے۔

۸۔ عیسیٰ کی نشانی لوگوں کا ایک دین پر اکٹھے ہونا:

جبیا کہ حدیث میں بھی آیا اور قرآن کی بھی آیت ہے:

﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُوْمَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾

”اور اہل کتاب میں کوئی نہیں مگر اس کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان لائے گا اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا۔“

یعنی پوری دنیا میں ایک ہی مذهب رہ جائے گا اور تمام باطل ادیان کلی طور پر ختم ہو جائیں گے جس کا اعتراف خود قادریانی نے کیا:

”بے شک اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام دنیا میں کثرت سے پھیل جائے گا اور کثرت سے باطل تباہ اور ہلاک ہو جائے گا صحیح موعود کے دور میں۔“

(پیغام صلح صفحہ ۱۳۶، از مرزا غلام احمد قادریانی)

اور سچ کے اعجاز کے حوالے سے کہتا ہے:

”وہ زمانہ آئے گا کہ باطل نہ رہے گا اور جھوٹ مٹ جائے گا اور ہر چیز

ہلاک ہو جائے گی سوائے اسلام کے۔“

(اعجاز مسیح صفحہ ۸۳، از مرزا نام احمد قادیانی)

مزید اقرار اور اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ تمام مذاہب کو ایک کر دیا جائے اس عمل کے لیے اس نے اپنا نائب چن لیا ہے اور اسے مسیح موعود کہا ہے۔“

(آئینہ معرفت صفحہ ۸۲، از نام احمد مرزا)

کیا تمام باطل ہلاک ہوا؟ کیا تمام لوگ اسلام پر اکٹھے ہوئے؟ کیا دنیا میں ایک مذہب باقی رہا؟ نہیں ہرگز نہیں اس جیسے ایک لاکھ جھوٹے مسیح موعود وہ کام نہیں کر سکتے جو عیسیٰ ابن مریم نے کرنا ہے تو قادیانی اب کیوں اسلام قبول نہیں کرتے۔

۹۔ عیسیٰ کی نشانی قتل دجال:

اس بارے میں بھی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں، صرف مرزا کا اپنا ایک قول نقل کر کے آگے چلتے ہیں کہ سوچنے والا سوچ سکتا ہے کہ شاید مرزا حدیث کا یہ گلزار ان ماشتا ہو مرزا کہتا ہے:

”پھر مسیح ابن مریم دجال کو ڈھونڈتے ہوئے نکلیں گے اور ”لَد“ کے مقام پر اس کو پکڑ لیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔“

(از الہ اوہا م صفحہ ۲۲۰، از نام احمد قادیانی)

کیا پھر ایسا کوئی واقعہ مرزا کی زندگی میں ہوا جس کو وہ خود بیان کرتا ہے۔ قادیانیوں کو چاہیے کوئی تمثیل یا تشبیہ دجال کے بارے میں بھی گھڑ لیں اور تمثیلی طور پر اسے مرزا کے ہاتھوں قتل کروادیں۔

۱۰۔ عیسیٰ کی نشانی مال و دولت کی فراوانی کے فقیر کا نہ ملنا:

تاریخ نے اس بات کو بھی غلط ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کے دور میں دنیا پر ایسا کوئی



دور آیا، بلکہ برصغیر میں تو اس دور کو بدترین معاشی بدحالی کا دور کہا جاتا ہے اور خود مرزا لوگوں سے میسے مانگ کر گزر ادا کیا کرتا تھا کہاں لوگوں کو اس کی وجہ سے مال و دولت کا ملنا؟ (انگریز کے وظیفہ لگانے سے پہلے)

۱۱۔ عیسیٰ کی نشانی عبادت میں رغبت:

حضرت عیسیٰ کی بڑی نشانی یہ ہے کہ لوگ عبادت میں حد درجہ رغبت رکھیں گے۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ بھی دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل سمجھا جائے گا، پوری دنیا کے لوگ اللہ کی عبادت کرنے لگ جائیں گے، جبکہ قادیانیوں کا اپنا حال یہ ہے کہ مسح موعود کے مرنے کے ۳۰ سال بعد بھی ان کی کل تعداد ایک لاکھ تک نہ پہنچ سکی۔

(حوالہ، افضل ۲۱ جون ۱۹۳۲ء)

۱۲۔ عیسیٰ کی نشانی امن و امان کا نادر نمونہ:

جونہونہ حدیث میں بیان کیا گیا ایسا مرزا کے دور میں نہ ہو سکا اور نہ ہی آج کی تاریخ تک ہوا ہے۔

۱۳۔ عیسیٰ کا حج کرنا:

حضرت عیسیٰ کے اوصاف میں سے حج کرنا بھی احادیث میں بیان کیا گیا اور آپ خود نامہ مسح موعود کے بارے میں پڑھیے۔ غلام احمد نے کبھی حج کیا نہ عمرہ، نہ ہی کبھی وہ ان مبارک جگہوں میں جا سکا۔ ملاحظہ کیجئے خود قادیانی گواہی:

”جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد پر حج فرض ہی نہیں تھا کیونکہ وہ مرتضیٰ تھے اور دوسرا بات یہ کہ جاز کا حاکم ان کا سخت مخالف تھا، کیونکہ علمائے ہند نے ایسے فتوے دیے تھے کہ علمائے ججاز نے ان کے قتل کا فتویٰ جاری کیا تھا اس لیے وہاں جانا ان کے لیے خطرناک تھا۔“

(الفضل ۱۹۲۹ء)

مکہ نہ جانے کے بارے میں لکھتا ہے:
اور یہ مرزا کی وحی کا نتیجہ تھا وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کہ اللہ تجھے
لوگوں سے بچائے گا۔

(ذکرہ شہادتیں صفحہ ۱۵، از مرزا نام احمد قادیانی)

تو بہر حال یہاں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مرزا کبھی حج نہ کر سکا تھا جو کہ مسح
موعدوں کی ایک نشانی ہے۔

۱۳۔ موت عیسیٰ:

جیسا کہ اس حدیث میں چالیس سال کا ذکر ہے، یہاں پر اگر مرزا کی زندگی پر نظر
ڈالی جائے تو کل عمر: ۶۹ یا ۶۸ ہے اس پر خود تاویل کرتے ہوئے مرزا نے کہا عمر جو
اس حدیث سے مقصود ہے وہ مبعوث ہونے کے بعد کی ہے۔

(از ال او بام سخن ۸۱)

لیکن اس تاویل سے بھی بات سچی نہیں ہوتی کیونکہ دعویٰ مسح موعدوں ۱۸۹۱ء میں کیا
جیسا کہ سیرت مہدی جلد ا صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے اس طرح تو ۷۸ اسال کل بنتے ہیں قادیانی
کتنے جھوٹ اور بولیں گے۔

۱۵۔ عیسیٰ کی نشانی نماز جنازہ مسلمان پڑھیں گے:

الحمد للہ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک بھی مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی
کے جنازے میں شریک نہیں تھا، بلکہ اس کے جنازے میں صرف قادیانی حضرات ہی
 شامل تھے۔

۱۶۔ حضرت عیسیٰ کا نبی کے ساتھ دفن ہونا:

اس حدیث کی سند پر نظر ڈالے بغیر ہم مرزا کا اپنا قول قارئین کے سامنے رکھتے ہیں:
”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسح موعد میری قبر میں دفن ہوگا۔“



(کشی نوح صفحہ ۱۵، از مرزا غلام احمد قادریانی)

اور مرزا کا وہاں دفن ہونا تو دور کی بات بھی وہاں پر جا بھی نہ سکا اور لاہور میں مر کر قادریان میں دفن ہوا۔ لیکن پھر قادریانی اپنی عادت سے مجبور ہو کرتا ویلات کرنے لگے کہ قبر سے مراد روحانی قبر ہے حقیقی نہیں، اگر حقیقی ہو تو گستاخی رسول ہے کہ نبی کی قبر کو کھود کر اس میں مسح کو دفن کیا جائے۔

(احمد یہ پاکت بک)

اب ذرا، اسی کتاب پر دوسری جگہ دیکھئے کیا لکھا ہے:

”بے شک عیسیٰ حج کریں گے اور جب لوٹیں گے تو مکہ اور مدینہ کے درمیان وفات پا جائیں گے اور پھر ان کو مدینہ لے کر جایا جائے گا اور وہ حجہ رہ رسول میں دفن ہوں گے۔“ (احمد یہ پاکت بک صفحہ ۲۸۲)

اور پھر جب مرزا خود اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ:

”اس حدیث میں جو بات ہے کہ عیسیٰ میری قبر میں دفن ہوں گے تو ممکن ہے کہ کوئی اور مسح بھی آئے جو روضہ رسول میں دفن ہو۔“

(از الادب اہام صفحہ ۱۹۶ از غلام احمد قادریانی)

چنانچہ ان قطعی دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ دعویٰ نبوت تو دور کی بات مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ مسح موعد میں بھی پکا جھوٹا تھا اور اس نے بڑی کوشش کی کہ احادیث میں تاویلات اور تحریفات کر کے بات کو اپنی مرضی کے مطابق موڑے اور جن احادیث کا انتخاب اس نے اپنے لیے کیا اس باب میں صرف وہی احادیث نقل کر کے اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ جو ۱۶ صفات ان احادیث میں بیان کی گئی ان میں سے اس کی ذات پر ایک صفت بھی لا گونہ نہیں ہوتی، چنانچہ اس کو نبی مانتا یا مسح موعد مانا اپنے ایمان کو غارت کرنے کے مترادف ہے، جب اللہ رب العزت نے ہمیں نبی کریم ﷺ جیسا



نبی عطا کر دیا تو ہم کس بھول میں بیٹھے کسی مہدی یا مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب اللہ رب العزت نے ہمیں والضھی کا چہرہ واللیل کی زفیس ما زاغ البصر و ما طغی کی نگاہیں اور الٰم نشرح کے سینے والا سبحان الذی اسری کے قدموں جیسا اور فعنالک ذکر ک کے مقام والا عطا کر دیا ہے تو پھر ہمیں کسی چراغ بی بی کے بیٹھے کسی یوسف کذاب، کسی بھاء اللہ، کسی راشد الخانیہ اور کسی محمد علی باب جیسے جھوٹے مہدیوں اور مسیح موعودوں کے چنگل میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔



گرستہ باب میں کی گئی بحث کا خلاصہ

مسح موعود علیہ السلام کتاب و سنت کی روشنی میں

- ۱: ﴿ذلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمٍ﴾ ”آپ کا نام عیسیٰ ہے۔“ (غایلۃ اللہ)
- ۲: ﴿ذلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلُ الْحَقِّ﴾ ”آپ کی کنیت عیسیٰ بن مریم ہے۔“
- ۳: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكُ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ﴾ ”آپ کا لقب صح ہے۔“
- ۴: ﴿إِسْمُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمٍ﴾ ”آپ کا لقب کلمۃ اللہ ہے۔“
- ۵: ﴿إِسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمٍ﴾ ”آپ کا لقب، روح اللہ ہے۔“
- ۶: ﴿ذلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمٍ﴾ ”آپ کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہے۔“
- ۷: ﴿إِنَّى يَكُونُ لِيْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسُسْنِي بَشَرٌ﴾ ”آپ بغیر باپ کے بقدر ت خداوندی صرف ماں سے پیدا ہوئے۔“
- ۸: ﴿مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي﴾ ”آپ کے نانا عمران علیہ السلام ہیں۔“
- ۹: ﴿إِذْ قَالَتِ امْرَأَةٌ عِمْرَانَ﴾ ”آپ کی نانی امراءہ عمران (حہ) ہیں۔“
- ۱۰: ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾ ”آپ کے ماموں ہارون ہیں۔“
- ۱۱: ﴿إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا﴾ ”آپ کی نانی کی یہ نذر کہ اس حمل سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بیت المقدس کے لیے وقف کروں گی۔“
- ۱۲: ﴿فَلَمَّا وَضَعَتْهَا﴾ ”پھر حمل سے لڑکی پیدا ہونا۔“
- ۱۳: ﴿إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثِي﴾ ”پھر ان کا عذر کرنا کہ یہ عورت ہونے کی وجہ سے وقف کے قابل نہیں۔“

- ۱۳: ﴿إِنِّي سَمِيْتُهَا مَرْيَمٍ﴾ ”اس لڑکی کا نام مریم رکھنا۔“
- ۱۵: ﴿إِنِّي أَعِيْدُهَا بَاتَ﴾ ”مس شیطان سے محفوظ رہنا۔“
- ۱۶: ﴿وَأَنْبَهَهَا أَنَّا حَسَنًا﴾ ”ان کا نشوونما غیر عادی طور پر ایک دن میں سال بھر کے برابر ہونا۔“
- ۱۷: ﴿إِذْ يَخْتَصِمُونَ﴾ ”خاد میں بیت المقدس کا مریم کی تربیت میں جگہ رکھنا اور حضرت زکریا علیہ السلام کا کفیل ہونا۔“
- ۱۸: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَا الْمُحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ ”ان کو محراب میں ظہرانا اور ان کے پاس غیری رزق آنا۔“
- ۱۹: ﴿قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ﴾ ”زکریا علیہ السلام کا سوال اور مریم کا جواب کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔“
- ۲۰: ﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلِئَكَةُ يَمْرِيْمُ﴾ ”فرشتوں کا اُن سے کلام کرنا۔“
- ۲۱: ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَكِ﴾ ”ان کا اللہ کے نزدیک مقبول ہونا۔“
- ۲۲: ﴿وَظَاهِرَكِ﴾ ”ان کا حیض سے پاک ہونا۔“
- ۲۳: ﴿وَاصْطَفَكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَلَمِيْنَ﴾ ”تمام دنیا کی موجود عورتوں سے افضل ہونا۔“
- ۲۴: ﴿إِذْ اُنْتَبَذَتِ﴾ ”مریم کا ایک گوشے میں جانا۔“
- ۲۵: ﴿مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتِ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا﴾ ”اس گوشے کا شرقي جانب میں ہونا۔ ان کا پرده ڈالنا۔“
- ۲۶: ﴿فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحًا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوَيْيًا﴾ ”ان کے پاس بیکل انسانی فرشتے کا آنا۔“
- ۲۷: ﴿إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ﴾ ”حضرت مریم کا پناہ مانگنا۔“



- ۲۸: ﴿لَا حَبَّ لَكِ غُلَامًا زَرَكِيًّا﴾.... "فرشتے کامن جانب اللہ ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دینا۔"
- ۲۹: ﴿إِنَّمَا يَكُونُ لِي عُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ﴾.... "مریم کا اس خبر پر تعجب کرنا کہ بغیر صحبت مرد کے کیسے پچھے ہو گا؟"
- ۳۰: ﴿قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىٰ هَيِّنٌ﴾.... "فرشتے کامن جانب اللہ یہ پیغام دینا کہ اللہ تعالیٰ پر یہ سب آسان ہے۔"
- ۳۱: ﴿فَحَمَلَتُهُ﴾.... "محکم خداوندی بغیر صحبت مرد کے ان کا حاملہ ہونا۔"
- ۳۲: ﴿فَأَجَاءَهَا الْمَخَاصُ إِلَيْهِ جِذْعُ النَّخْلَةِ﴾.... "وزریزہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے نیچے جانا۔"
- ۳۳: ﴿إِلَيْهِ مَكَانًا قَصِيًّا﴾.... "مسکونہ مکان سے دور ایک باغ کے گوشے میں ولادت ہوئی۔"
- ۳۴: ﴿إِلَيْهِ جِذْعُ الْعَنْكَلَةِ﴾.... "حضرت مریم ایک کھجور کے درخت کے تنے پر ملک لگائے ہوئے تھیں۔"
- ۳۵: ﴿قَالَتْ يَلَيْتَنِي مِثْ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسِيًّا مَنْسِيًّا﴾.... "ولادت کے بعد حضرت مریم کا بیچھے حیاء کے پریشان ہونا اور لوگوں کی تہمت سے ڈرنا۔"
- ۳۶: ﴿فَنَادَهَا مِنْ تَعْبِرِهَا﴾.... "درخت کے نیچے سے فرشتے کا آواز دینا۔"
- ۳۷: ﴿أَلَا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكَ تَحْتَكَ سَرِيًّا﴾.... "کہ گھبرا دنیس اللہ نے تمہیں ایک سردار دیا ہے۔"
- ۳۸: ﴿تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رُطْبًا جَنِيًّا﴾.... "ولادت کے بعد حضرت مریم کی غذا تازہ کھجوریں۔"
- ۳۹: ﴿فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمُلُهُ﴾.... "حضرت مریم کا آپ کو گود میں اٹھا کر گھر لانا۔"



- ۲۰: ﴿يَمِرِيمُ لَقْدْ جُنْتِ شَيْئًا فَرِيًّا﴾.... "ان کی قوم کا تہمت لگانا اور بدنام کرنا۔"
- ۲۱: ﴿قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ أَتَبَيَّنَ الْكِتَبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا﴾.... "حضرت مریم سے رفع تہمت کے لیے من جانب اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام فرمانا اور یہ فرمانا کہ میں نبی ہوں۔"
- ۲۲: ﴿وَأُحْيِي الْمَوْتَى﴾.... "مسح موعود کا مردوں کو بحکم خدا زندہ کرنا۔"
- ۲۳: ﴿أَبْرَئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ﴾.... "برص کے بیمار کو شفادینا۔"
- ۲۴: ﴿أَبْرَئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ﴾.... "ماورزاداندھے کو بحکم الہی شفادینا۔"
- ۲۵: ﴿فَأَنْفُخْ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾.... "مشی کی چڑیوں میں بحکم الہی جان ڈالنا۔"
- ۲۶: ﴿وَأَنْبِئُكُمْ بِمَا كُلُونَ وَمَا تَدْخِرُونَ فِي بُيوْتِكُمْ﴾.... "آدمیوں کے کھائے ہوئے کھانے کو بتادینا کہ کیا کھایا تھا؟"
- ۲۷: ایضاً "جو چیزیں لوگوں کے گھروں میں چھپی ہوئی رکھی ہیں ان کو بن دیکھے بتادینا۔"
- ۲۸: ﴿وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينَ﴾.... "کفار بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کرنا اور حفاظت الہی۔"
- ۲۹: ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيْكَ وَرَأْفِعُكَ إِلَيَّ﴾.... "کفار کے نرغے کے وقت آپ کو آسمان پر زندہ اٹھانا۔"
- ۵۰: ﴿وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾.... "آپ کا وجہیہ ہونا۔"
- ۵۱: "آپ کا قدم و قامت درمیانہ۔"
- (حدیث نمبر ۱۰) برداشت ابوالاؤد و ابن ابی شیبہ و ابن حبان و صحیح ابن حجر نقی (نقش)
- ۵۲: "رنگ سفید سرخی مائل ہے۔" (ایضاً)



- ۵۳: ”بالوں کی لمبائی دونوں شانوں تک ہوگی۔“ (ایضاً)
- ۵۴: ”بالوں کا رنگ بہت سیاہ چمک دار ہوگا، جیسے نہانے کے بعد بال ہوتے ہیں۔“ (ایضاً)
- ۵۵: ”بال گھٹکرالے ہوں گے۔“
- ۵۶: ”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں آپ کے مشابہ عروہ رضی اللہ عنہ بن مسعود ہیں۔“ (ایضاً)
- ۵۷: ”مسلمانوں کی ایک جماعت مع امام مہدی کے مسجد میں موجود ہوگی، جو دجال سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہوں گے۔“ (حدیث نمبر ۱۸ مسلم)
- ۵۸: قرب قیامت میں بھرآ سماں سے اترنا۔ (حدیث نمبر الغایت نمبر ۲۵)
- ۵۹: نزول کے وقت آپ کا لباس دوزردنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔
(حدیث نمبر ۱۰ ابو داؤد وغیرہ)
- ۶۰: آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی۔ (حدیث نمبر ۲۸ ابن عساکر)
- ۶۱: آپ ایک زرہ پہنیں گے۔ (حدیث نمبر ۲۸ درمنثور)
- ۶۲: دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اُتریں گے۔
(حدیث نمبر ۵ مسلم، ابو داؤد، ترمذی، احمد)
- ۶۳: آپ کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے۔
(حدیث نمبر ۲۸ ابن عساکر)
- ۶۴: اُس وقت جس کسی کافر پر آپ کے سانس کی ہوا پہنچ جائے گی وہ مر جائے گا۔
(حدیث نمبر ۵ صحیح مسلم)
- ۶۵: سانس کی ہوا اتنی دور تک پہنچ گی جہاں تک آپ کی نظر جائے گی۔ (ایضاً)
- ۶۶: آپ کا نزول دمشق میں ہوگا۔ (حدیث نمبر ۵ مسلم)
- ۶۷: دمشق کی جامع مسجد میں نزول ہوگا۔ (ایضاً)



- ۲۸: جامع مسجد دمشق کے بھی شرقی گوشے میں نزول ہوگا۔ (ایضا)
- ۲۹: نماز فجر کے وقت آپ نازل ہوں گے۔ (ایضا)
- ۳۰: ”بوقت نزول عیسیٰ علیہ السلام یہ لوگ نماز کے لیے صافی درست کرتے ہوئے ہوں گے۔“
- ۳۱: ”اس جماعت کے امام اس وقت حضرت مهدی ہوں گے۔“ (حدیث نمبر ۱۳، ۲۳۷)
- ۳۲: ”حضرت مهدی عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے بلا میں گے اور وہ انکار کریں گے۔“ (حدیث نمبر ۳، مسلم و احمد)
- ۳۳: ”جب حضرت مهدی پیچھے ہنگامیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر انہیں کو امام بنائیں گے۔“ (حدیث نمبر ۱۳، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن حزیر)
- ۳۴: ”پھر حضرت مهدی نماز پڑھائیں گے۔“ (حدیث نمبر ۱۳ ابو حیم)
- ۳۵: ”آپ چالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے۔“
- (حدیث نمبر ۱۰ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، احمد، ابن حبان، ابن حزیر)
- ۳۶: ”حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں آپ کا نکاح ہوگا۔“
- (حدیث نمبر ۳۷ فتح الباری و نمبر ۵۸، حدیث نمبر ۱۰ اکتاب الخفظ للحقیر زیری)
- ۳۷: ”بعد نزول آپ کی اولاد ہوگی۔“ (حدیث نمبر ۳۷ ذکور)
- ۳۸: ”آپ صلیب توڑیں گے یعنی صلیب پرستی کو اٹھادیں گے۔“ (حدیث ابن حارث و مسلم)
- ۳۹: ”خزری کو قتل کریں گے یعنی نصرانیت کو مٹا میں گے۔“ (حدیث نمبر ابن حارث و مسلم)
- ۴۰: ”آپ نماز سے فارغ ہو کر دروازہ مسجد کھلوائیں گے اور اس کے پیچھے دجال ہوگا۔“ (حدیث نمبر ۱۳)
- ۴۱: ”دجال اور اس کے ساتھیوں سے جہاد کریں گے۔“ (ایضا)
- ۴۲: ”دجال کو قتل کریں گے۔“ (ایضا)



- ۸۳: ”دجال کا قتل ارض فلسطین میں باب لد کے پاس واقع ہو گا۔“ (ایضا)
- ۸۴: ”اس کے بعد تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔“ (ایضا)
- ۸۵: ”جو یہودی باقی ہوں گے جن چن کر قتل کر دیے جائیں گے۔“ (ایضا)
- ۸۶: ”کسی یہودی کو کوئی چیز پناہ نہ دے سکے گی۔“ (ایضا)
- ۸۷: ”اس وقت اسلام کے سواتما مذاہب مت جائیں گے۔“
- (حدیث نمبر ۱۰، ابو داؤد، احمد، ابن البیهی، ابن حبان، ابن جریر)
- ۸۸: ”اور جہاد موقوف ہو جائے گا، کیونکہ کوئی کافر ہی باقی نہ رہے گا۔“
- (حدیث نمبر ۱، بخاری و مسلم)
- ۸۹: ”اور اس لیے جزیہ کا حکم بھی باقی نہ رہے گا۔“ (حدیث نمبر ۲، مسند احمد)
- ۹۰: ”مال و زر لوگوں میں اتنا عام کر دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا۔“ (حدیث المذکور)
- ۹۱: ”حضرت عیسیٰ ﷺ لوگوں کی امامت کریں گے۔“ (حدیث نمبر ۱۰ مسلم، مسند احمد)
- ۹۲: ”حضرت مسیح مقام فی الروحاء میں تشریف لے جائیں گے۔“
- (حدیث نمبر ۱۰ مسلم، مسند احمد)
- ۹۳: ”حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے۔“ (ایضا)
- ۹۴: ”رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس پر تشریف لے جائیں گے۔“ (ایضا در منثور)
- ۹۵: ”آپ قرآن و حدیث پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر چلا کیں گے۔“ (حدیث نمبر ۱۵۵ اشاعہ)
- ۹۶: ”ہر قسم کی دینی و دینیوی برکات نازل ہوں گی۔“
- (حدیث نمبر ۵، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، مسند احمد)
- ۹۷: ”سب کے دلوں سے بعض وحداد اور کینہ نکل جائے گا۔“ (حدیث نمبر ۱۵۵ مسلم وغیرہ)
- ۹۸: ”ایک انا نا بڑا ہو گا کہ ایک جماعت کے لیے کافی ہو گا۔“ (حدیث نمبر ۵، مذکور)



- ۹۹: ”ہر ڈنک والے زہر لیلے جانور کا ڈنک وغیرہ نکال دیا جائے گا۔“ (حدیث نمبر ۱۳ ابو داؤد، ابن ماجہ)
- ۱۰۰: ”یہاں تک کہ ایک لڑکی اگر سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گی تو وہ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔“ (ایضا)
- ۱۰۱: ”ایک لڑکی شیر کو بھگا دے گی اور وہ اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔“ (ایضا)
- ۱۰۲: ”بھیڑیا، بکریوں کے ساتھ ایسے ہی رہے گا جیسے کتا، رویڑ کی حفاظت کے لیے رہتا ہے۔“ (ایضا)
- ۱۰۳: ”ساری زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برلن پانی سے بھر جاتا ہے۔“ (ایضا)
- ۱۰۴: ”صدقات کا وصول کرنا چھوڑ دیا جائے گا۔“ (ایضا)
- ۱۰۵: ”یہ برکات سات سال تک رہیں گی۔“ (حدیث نمبر ۶ مسلم، واحد، حاکم)
- ۱۰۶: ”رومی شکر مقامِ اعلاق یا وابق میں اُترے گا۔“ (حدیث نمبر ۷ مسلم)
- ۱۰۷: ”اُن سے جہاد کے لیے مدینہ منورہ سے ایک شکر چلے گا۔“ (ایضا)
- ۱۰۸: ”یہ شکر اپنے زمانے کے بہترین لوگوں کو مجمع ہوگا۔“ (ایضا)
- ۱۰۹: ”اُن کے جہاد میں لوگوں کے تین نکلوے ہو جائیں گے۔“ (ایضا)
- ۱۱۰: ”ایک تہائی حصہ شکست کھائے گا۔“ (ایضا)
- ۱۱۱: ”ایک تہائی شہید ہو جائے گا۔“ (ایضا)
- ۱۱۲: ”ایک تہائی فتح پا جائیں گے۔“ (ایضا)
- ۱۱۳: ”قطنهنیہ فتح کریں گے۔“ (ایضا)
- ۱۱۴: ”جس وقت وہ غنیمت تقسیم کرنے میں مشغول ہوں گے تو خروجِ دجال کی ناطخ بزر مشہور ہو جائے گی۔“ (حدیث نمبر ۷ مسلم)



- ۱۱۵: ”مسلمان دجال سے نج کر افیق پہاڑ پر جمع ہو جائیں گے (یہ پہاڑ ملک شام میں ہے)۔ (حدیث نمبر ۱۲ احمد، حاکم، طبرانی)
- ۱۱۶: ”اس وقت مسلمان سخت فقر و فاقہ میں بٹلا ہوں گے، یہاں تک کہ بعض لوگ اپنی کمان کا چلہ جلا کر کھا جائیں گے۔“ (ایضا)
- ۱۱۷: ”اس وقت اچاک ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارا فریاد رس آ گیا۔“ (ایضا)
- ۱۱۸: ”لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے کی آواز ہے۔“ (ایضا)
- ۱۱۹: ”ایک مسلمانوں کا لشکر ہندوستان پر جہاد کرے گا اور اس کے باڈشا ہوں کو قید کر لے گا۔“ (حدیث نمبر ۳۶ ابو یعنیم)
- ۱۲۰: ”یہ لشکر اللہ کے نزدیک مقبول اور مغفور ہوگا۔“ (ایضا)
- ۱۲۱: ”جس وقت یہ لشکر واپس ہوگا تو عیسیٰ ﷺ کو ملک شام میں پائے گا۔“ (ایضا)
- ۱۲۲: ”لوگ حضرت عیسیٰ ﷺ کے اعتماد پر تمام دنیا سے مستغفی ہو جائیں گے۔“ (ایضا)
- ۱۲۳: ”شام و عراق کے درمیان دجال نکلے گا۔“ (حدیث نمبر ۵ مذکور)
- ۱۲۴: ”اس کی پیشانی پر ”کافر“ اس صورت میں لکھا ہوا ہوگا: ک، ف، ر،“
(حدیث نمبر ۳۱ مسند احمد)
- ۱۲۵: ”وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔“ (ایضا)
- ۱۲۶: ”داہی آنکھ میں سخت ناخن ہوگا۔“ (ایضا)
- ۱۲۷: ”تمام دنیا میں پھر جائے گا، کوئی جگہ باقی نہ رہے گی جس کو وہ فتح نہ کرے۔“ (ایضا)
- ۱۲۸: ”البته حریمین، مکہ و مدینہ اُس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔“ (ایضا)
- ۱۲۹: ”کمہ معظمه اور مدینہ طیبہ کے ہر راستے پر فرشتوں کا پھرہ ہوگا، جو دجال کو اندر نہیں گھسنے دیں گے۔“ (حدیث نمبر ۱۳)
- ۱۳۰: ”جب مکہ و مدینہ سے دفع کر دیا جائے گا تو ظریب احر میں سنجہ (کھاری میں)

عِصْمَةُ

کے ختم پر جا کر رہبہرے گا۔“ (ایضا)

: ۱۳۱: ”اس وقت میں تین زلزلے آئیں گے جو منافقین کو مدینہ سے نکال پہنچنیکیں گے اور تمام منافق مرد و عورت دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔“ (حدیث نمبر ۳۱ منہاج) : ۱۳۲: ”اس کے ساتھ ظاہری طور پر جنت و دوزخ ہوگی مگر حقیقت اس کی جنت، دوزخ اور دوزخ جنت ہوگی۔“ (ایضا)

: ۱۳۳: ”اس کے زمانے میں ایک دن سال بھر کے برابر اور دوسرا مہینہ کے برابر اور تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا اور پھر باقی ایام عادت کے موافق ہوں گے۔“ (ایضا) : ۱۳۴: ”وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں ہاتھوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا۔“ (ایضا)

: ۱۳۵: ”اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں سے کلام کریں گے۔“ (ایضا)

: ۱۳۶: ”ما درزاد انہی اور ابراص کو تدرست کر دے گا۔“ (حدیث نمبر ۳۸ طبرانی) : ۱۳۷: ”زمین کے پوشیدہ خزانوں کو حکم دے گا تو (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) فوراً باہر آ کر اس کے پیچے ہو جائیں گے۔“ (ایضا)

: ۱۳۸: ”دجال ایک نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کے دمکڑے درمیان سے کردے گا اور پھر اس کو بلائے گا تو وہ صحیح سالم ہو کر ہنستا ہوا سامنے آ جائے گا۔“ (ایضا)

: ۱۳۹: ”اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن کے پاس جزاً تلواریں اور سانچ ہوں گے۔“ (حدیث نمبر ۱۳ ابو داؤد، ابن ماجہ وغیرہ)

: ۱۴۰: ”لوگوں کے تین فرقے ہو جائیں گے، ایک فرقہ دجال کی اتباع کرے گا اور ایک فرقہ اپنی کاشت کاری میں لگا رہے گا اور ایک فرقہ دریائے فرات کے کنارے پر اس کے ساتھ جہاد کرے گا۔“

(حدیث نمبر ۰۷: اہن الی شیبہ، عباس بن حمید، حاکم، تیہنی، اہن الی حاتم)

: ۱۳۱: ”مسلمان ملک شام کی بستیوں میں جمع ہو جائیں گے اور دجال کے پاس ایک ابتدائی لشکر بھیجیں گے۔“ (ایضاً)

: ۱۳۲: ”اس لشکر میں ایک شخص ایک سرخ (یا سیاہ، سفید) گھوڑے پر سوار ہو گا اور یہ سارا لشکر شہید ہو جائے گا، ان میں سے ایک بھی واپس نہ آئے گا۔“ (ایضاً)

: ۱۳۳: ”دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پھٹلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پھٹلتا ہے۔“ (ایضاً)

: ۱۳۴: ”اس وقت تمام یہودیوں کو شکست ہو گی۔“ (حدیث نمبر ۱۳ و ۱۴)

: ۱۳۵: ”اللہ تعالیٰ یا جو ج ماجون کو نکالے گا جن کا سیلا ب تمام عالم کو گھیر لے گا۔“

(حدیث نمبر ۵ مذکور)

: ۱۳۶: ”اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام مسلمانوں کو طور پہاڑ پر جمع فرمائیں گے۔“ (ایضاً)

: ۱۳۷: ”یا جو ج ماجون کا ابتدائی حصہ جب دریائے طبریہ پر گزرے گا تو سب دریا کو پی کر صاف کر دے گا۔“ (ایضاً)

: ۱۳۸: ”اس وقت ایک نیل لوگوں کے لیے سودینار سے بہتر ہو گا (بوجہ قحط کے یادنیا سے قلت رغبت کی وجہ سے)۔“ (ایضاً)

: ۱۳۹: ”اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا جو ج ماجون کے لیے بد دعا فرمائیں گے۔“

(حدیث نمبر ۵ مذکور)

: ۱۴۰: ”اللہ تعالیٰ ان کے گلوں میں ایک گلٹی نکال دے گا جس سے سب کے سب دفعہ مرے ہوئے رہ جائیں گے۔“ (ایضاً)

: ۱۴۱: ”اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر جبل طور سے زمین پر اتریں گے۔“ (حدیث نمبر ۵ مذکور)

- ۱۵۲: ”مگر تمام زمین یا جوں ماجوں کے مردوں کی بدبو سے بھری ہوئی ہوگی۔“ (ایضاً)
- ۱۵۳: ”حضرت عیسیٰ ﷺ دعا فرمائیں گے کہ بدبو دور ہو جائے۔“ (ایضاً)
- ۱۵۴: ”اللہ تعالیٰ بارش بر سائے گا جس سے تمام زمین دھل جائے گی۔“ (ایضاً)
- ۱۵۵: ”پھر زمین اپنی اصلی حالت پر پھولوں اور پھلوں سے پھر جائے گی۔“ (ایضاً)
- ۱۵۶: ”حضرت عیسیٰ ﷺ لوگوں کو فرمائیں گے کہ میرے بعد ایک شخص کو خلیفہ بنائیں جس کا نام مقعد ہے۔“ (حدیث نمبر ۵۵ الاشاعت للبر زنجی)
- ۱۵۷: ”اس کے بعد آپ کی وفات ہو جائے گی۔“ (حدیث نمبر ۵۵ و نمبر ۵ امند احمد و حافظ)
- ۱۵۸: ”نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔“ (ایضاً)
- ۱۵۹: ”لوگ حضرت عیسیٰ ﷺ کی تعمیل ارشاد کے لیے مقعد کو غلیقہ بنائیں گے۔“ (ایضاً)
- ۱۶۰: ”پھر مقعد کا بھی انتقال ہو جائے گا۔“ (ایضاً)
- ۱۶۱: ”پھر لوگوں کے سینوں سے قرآن اٹھالیا جائے گا۔“ (ایضاً)
- ۱۶۲: ”یہ واقعہ مقعد کی موت سے تین سال بعد ہوگا۔“ (ایضاً)
- ۱۶۳: ”اس کے بعد قیامت کا حال ایسا ہوگا جیسے پورے نومبینے کی حاملہ کو معلوم نہیں کب ولادت ہو جائے۔“ (ایضاً)
- ۱۶۴: ”اس کے بعد قیامت کی بالکل قربی علامات ظاہر ہوں گی۔“ (ایضاً)
- مرزا کے پیروکار سوچیں کیا ان نشانیوں میں سے جو کتاب و سنت سے ثابت ہیں، کوئی ایک بھی مرزا غلام احمد پر صادق آتی ہے؟**

اب مرزا نیوں سے چند سوال

وہ لوگ جو ناداقیت یا کسی مغالطے و غلط بُنیٰ سے مرزا نیت کے جال میں بھنسنے ہوئے ہیں، میں ان کو اللہ اور اُس کے رسول کا واسطہ دے کر دلی خیرخواہی اور ہمدردی

سے عرض کرتا ہوں کہ یہ دین و آخرت کا معاملہ ہے، ہر شخص کو اپنی قبر میں اکیلا جانا اور حساب دینا ہے، کوئی جتنا اور جماعت وہاں کام نہ آئے گی، اللہ کے لیے ہوش میں آئیں اور عقل خداداد سے کام لیں اور سمجھیں کہ کیا مرزا غلام احمد انہیں اوصاف و علامات اور نشانات کے آدمی تھے جو سید الانبیاء ﷺ نے صحیح موعود کی پہچان کے لیے امت کے سامنے رکھے ہیں۔

- کیا مرزا کا نام ”غلام احمد“ نہیں بلکہ ”عیسیٰ“ ہے؟
- کیا اس کی والدہ کا نام ”چراغ بی“ نہیں بلکہ ”مریم“ ہے؟
- کیا اس کا والد ”غلام مرتضیٰ“ نہیں، بلکہ بغیر باپ کی پیدائش ہے؟
- کیا اس کا مولد ”قادیان“ جیسا کورہ نہیں، بلکہ ” دمشق“ ہے؟ یا قادیان، دمشق کے ضلع یا صوبے میں واقع ہے؟
- کیا اس کا مدفن ”قادیان“ نہیں بلکہ ” مدینہ طیبہ“ ہے؟
- کیا اس کا نانا ” عمران“ اور ماموں ” ہارون“ اور نانی ” حفہ“ ہیں؟
- کیا ان کی والدہ کی تربیت حضرت مریم کی طرح ہوئی؟ اور کیا ان کی نشوونما ایک دن میں اتنا ہوا ہے جتنا ایک سال میں بچے کا ہوتا ہے؟ کیا ان کے پاس غیری
- رزق آتا تھا؟ کیا فرشتے اس سے کلام کرتے تھے؟
- کیا مرزا کی پیدائش جنگل میں کھجور کے درخت کے نیچے ہوئی؟
- کیا اس کی والدہ نے پیدائش کے بعد درخت کھجور کو ہلا کر کھجوریں کھائی تھیں؟
- کیا مرزانے کسی مردے کو زندہ کیا ہے؟
- کیا اس نے کسی برص کے بیمار یا مادرزاد اندھے کو خدا سے اذن پا کر شفاء دی ہے؟
- کیا منی کی چڑیوں میں بحکم خداوندی جان ڈالی ہے؟

- ۱ کیا وہ آسمان پر گیا اور پھر اترے گا؟
- ۲ کیا اس کی سانس کی ہو اسے کافر مرجاتے تھے؟
- ۳ کیا اس کی سانس کی ہوا تھی دو رپنچھی تھی جہاں تک ان کی نظر پہنچے؟
- ۴ کیا وہ دشمن کی جامع مسجد میں گیا تھا؟
- ۵ کیا ان کا نکاح حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں ہوا ہے؟
- ۶ کیا اس نے دنیا سے صلیب پرستی اور نصرانیت کو مٹایا ہے اور اس کے زمانے میں نصرانیت کو ترقی ہوئی؟
- ۷ کیا ان کے زمانے میں ان تین اوصاف کا دجال نکلا۔
- ۸ کیا اس نے ایسے دجال کو حربہ سے قتل کیا ہے؟
- ۹ کیا اس نے اور ان کی جماعت نے یہودیوں کو قتل کیا ہے؟
- ۱۰ کیا کسی نے اس کے زمانے میں پتھروں اور درختوں کو بولتے دیکھا ہے؟
- ۱۱ کیا اس نے مال و دولت کو اتنا عام کر دیا ہے کہ اب کوئی لینے والا نہیں ملتا؟ یا اور افلاس، فقر و فاقہ اور ذلت اُن کے قدموں کی برکت سے دنیا میں پھیل گئے؟
- ۱۲ کیا آسمانی برکات پھلوں اور درختوں میں اس طرح ظاہر ہوئیں کہ ایک انار ایک جماعت کے لیے، ایک بکری کا دودھ ایک قبیلے کے لیے کافی ہو جائے؟
- ۱۳ کیا اس نے لوگوں کے قلوب میں اتحاد و اتفاق پیدا کیا یا نفاق و خلاف کی طرف ڈالی؟
- ۱۴ کیا بعض وحدت لوگوں کے قلوب سے اٹھ گیا یا اور زیادہ ہو گیا؟
- ۱۵ کیا بچھو سانپ وغیرہ کا زہر بے اثر ہو گیا؟
- ۱۶ کیا مرزا کوچ یا عمرہ یا دونوں کرنا نصیب ہوا ہے؟
- ۱۷ کیا مرزا کبھی مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر گیا؟



- کیا اس کے زمانے میں یاجونج ماجونج نکلے ہیں؟ کیا اس کے مردوں سے تمام زمین آلووہ نجاست و بدبو ہوئی اور مرزا کی دعا سے بارش نے اس کو دھویا ہے؟
- کیا مرزا نے کسی مقعد نامی آدمی کو خلیفہ بنایا ہے؟
- کیا مرزا کو مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہوئی؟

اگر نہیں

تو پھر

آپ لوگ

کیسے کذاب و دجال کی پیروی کر رہے ہیں؟



آٹھواں باب:

عقیدہ ختم نبوت اور اس میں قادیانی تحریفات اور تاویلات

عقیدہ ختم نبوت جس کے بارے میں پوری دنیا کے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ کے بعد کائنات میں دوبارہ کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آئیں گے تو مسلمان کی حیثیت سے آئیں گے۔ قادیانی حضرت عیسیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ وفات پاچے ہیں اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کے منکر ہیں۔ میں اس باب میں قادیانیوں کے اس عقیدے پر لمبی چڑی بحث نہیں کرنا چاہتا کیونکہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول پر زبردست کتاب ”شہادت القرآن فی حیات عیسیٰ علیہ السلام“، لکھ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قادیانیوں کی اس موشکافی کا تسلی بخش جواب لکھ دیا ہے کہ آج کتنی دہائیاں گزرنے کے بعد کوئی بھی قادیانی ان کی کتاب کا جواب نہیں دے سکا۔ میں صرف قرآن کریم کی ایک آیت کا حوالہ دے کر اپنے اصل موضوع کی طرف آؤں گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقُولِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلِكُنْ شُبَّةً لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعُ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيْنًا بَلْ رَفَعْهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾ (النساء: ۱۵۷)



”اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ بلاشبہ ہم نے ہی مسح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا، جو اللہ کا رسول تھا، حالانکہ نہ انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی پر چڑھایا اور لیکن ان کے لیے اس (مسح) کا شبیہ بنا دیا گیا اور بے شک وہ لوگ جنمیں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے، یقیناً اس کے متعلق بڑے شک میں ہیں، انھیں اس کے متعلق گمان کی پیروی کے سوا کچھ علم نہیں اور انہوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف انھالیا اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“

ذرا ترجیح پر غور کیجیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں کا یہ قول غلط ہے اور عیسیٰ کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان کو سولی پر لٹکایا گیا تھا، پھر پوری دنیا کے لوگوں کا شک دور کرنے کے لیے اللہ نے لفظ استعمال کیا تو کیا کیا؟ ”وَمَا قاتلُوهُ يَقِيْنًا“ یعنی ان کو یقیناً یقیناً ہرگز ہرگز نہیں قتل کیا گیا، اللہ اگر یقیناً کا لفظ نہ بھی استعمال کرتے تب بھی پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے یہ بات جھتی لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ دنیا میں قادیانی گروہ بھی پیدا ہونا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے کلام میں نہایت احتقار، بچگانہ اور بے وقوف تاویلات اور تحریفات کرنی ہیں کہ اللہ کا کلام نعوذ باللہ ان کی مرضی کے مطابق ڈھل جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ استعمال کر کے تمام ماجرا اور تقصہ بھی بیان کر دیا کہ نہ عیسیٰ قتل ہوئے تھے اور نہ ہی عیسیٰ سولی پر لکھے تھے بلکہ ”بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ“ اللہ نے انہیں اپنی طرف انھالیا تھا۔

اب واپس اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں کہ دنیا بھر کے قادیانی مسلمانوں کے اس اجماع کے خلاف ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے اس ضمن میں قرآن کریم کی جتنی آیات اور احادیث ہیں ان کے بارے میں قادیانیوں کے ہاں تین تاویلات جو نہایت معروف اور مشہور ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی تاویل:

خاتم کا مطلب آخری نہیں بلکہ افضل ہے، چنانچہ جہاں کہیں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاتم کا لفظ آئے گا اس سے مراد افضل ہوگی آخریاً آخری نہیں ہوگی۔

دوسرا تاویل:

خاتم کا مطلب مہر ہے اور نبی کریم ﷺ لوگوں پر مہر لگانے کے لیے آئے ہیں یعنی آپ ﷺ جس پر مہر لگاتے ہیں وہ شخص نبی بن جاتا ہے۔

تیسرا تاویل:

جہاں کہیں لفظ خاتم اور النبیین اکٹھا آتے ہیں جیسا کہ اس آیت "مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ" تو یہاں پر مراد النبیین سے یہ ہے کہ تشریعی نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے جب کہ غیر تشریعی نبی یعنی ایسا نبی جس کی مستقل اپنی الگ کوئی شریعت نہ ہو بلکہ وہ صاحب شریعت نبی کے پیغام کو آگے پہنچانے والا ہو مثلاً ہارون علیہ السلام موسیٰ کی شریعت کو پھیلانے کے لیے بھیجے گئے۔ وہ سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔

یہ تینوں ہی باطل تاویلات اور تحریفات ہیں جن کا ذکر ہم آگے چل کر لغت قرآن اور حدیث کی روشنی میں کریں گے۔ پہلے ہم مرزا کے دعویٰ نبوت کے چند حوالوں کو آپ کے سامنے رکھیں گے اس نویعت کے حوالے انبیاء کی گستاخی اور تو ہیں رسالت کے باب میں بھی گزر چکے ہیں یہاں پر چند مزید حوالے آپ کے پڑھنے کے لیے نقل کریں گے۔

مرزا کا اعلان نبوت:

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا۔"

(تہذیقۃ الحقیقت الوجی صفحہ ۶۸ درروحتی حزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۳)



مزید کہتا ہے:

”وَمَا كَنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا سے مراد آخری زمانے میں

ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہ سچ موعود ہی ہے یعنی میں۔“

(تہر حقیقت الوجی صفحہ ۶۵ درود حامی حزاں جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۰)

مزید کہتا ہے:

”وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَهَا يَأْلَحُّقُوا سے مراد آخری زمانے میں ایک نبی کا ظہور

ہے اور یہ پیشین گوئی ہی ہے۔“

(تہر حقیقت الوجی صفحہ ۶۱ درود حامی حزاں جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۲)

مزید اسی کتاب میں لکھتا ہے:

”صُرُق طور پر نبی کا خطاب مجھے ہی دیا گیا ہے۔“

(تہر حقیقت الوجی صفحہ ۱۵۰ اور درود حامی حزاں جلد ۲ صفحہ ۱۵۲)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنے بارے میں نشانات اور معجزات کے متعلق حوالے

آپ بھی پڑھ چکے ہیں کہ:

”مجھ پر نازل ہونے والے نشانات اگر ہزار نبیوں پر بھی تقسیم کیے جاتے تو

ان سب کی ثابت ہو جاتی پھر بھی انسانوں میں سے شیطان نہیں

مانتے۔“ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۱۷)

”اللہ نے میرا نام نبی رکھا اور مجھے سچ موعود کہا اور میری تصدیق کے لیے تمن

لاکھ نشان ظاہر کیے۔“ (تہر حقیقت الوجی صفحہ ۶۸ درود حامی حزاں جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

مزید کہتا ہے:

”سچا خدا ہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔“

(دافتہ البلاء صفحہ ۱۷۱)

حجۃ

مزید کہتا ہے:

”بھی بات یہ ہے کہ اللہ مجھے رسول مرسل اور نبی کہہ کر پکارتا ہے اور ایک یا

دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی سو مرتبہ۔“ (ایک غلطی کا ازالہ جلد ۱۸ صفحہ ۲)

یہی مضمون اور اسی طرح کی باتیں اربعین صفحہ ۳ اور ۶ پر نزول الحج صفحہ ۹۹ پر انجام

اتہم صفحہ ۲۲ وغیرہ پر بکثرت موجود ہیں۔

اپنی نبوت کی پیروی کے لیے کہتا ہے:

”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور

تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی مخالفت کرنے والا جنمی ہے۔“

(الہام مرزا غلام احمد قادری تبلیغ رسالت جلد ۹، صفحہ ۲۸)

”جو شخص تیرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جنمی ہے۔“

(نزول الحج صفحہ ۲۷، تخفہ گواہ صفحہ ۲۱ تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۲۷)

باقی حوالوں کے لیے کتاب کے دیگر ابواب بھی ملاحظہ کیجیے۔

مزید اپنے اوپر آنے والی خود ساختہ وجی کے بارے میں کہتا ہے:

”مجھ پر ۲۳ برس تک متواتر وجوئی نازل ہوتی رہی میں اس وجی پر سابقہ

وحیوں کی طرح ایمان لاتا ہوں۔“

(حقیقت الوجی صفحہ ۱۵۰، ۲۱۱ اور انعام اتم صفحہ ۲۲)

مرزا کے اپنے اقوال کسی نئے نبی کے آنے کے رد میں:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بھی خود اپنے کلام کے بارے میں فرماتا ہے اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو ﴿لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا﴾ اور جیسا کہ مدبرین اور مفکرین اس بات سے متفق ہیں کہ جھوٹا آدمی اپنی کی گئی باتوں سے ہی پکڑا جاتا ہے۔ چنانچہ قبل اس کے کہ ہم قرآن



و حدیث اور لغت سے اس کی تاویلات اور تحریفات کا جواب دیں ہم آپ کے سامنے خود اس کے اتوال پیش کرتے ہیں جو یہ نبوت کے دعوے دار کے بارے میں کہتا ہے۔

مدعیٰ نبی پر لعنت:

کس قدر عجیب بات ہے کہ جب ہم مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتے ہیں تو پوری دنیا کے قادیانی آگ بگولہ ہو جاتے ہیں، کیا انہوں نے مرزا کا وہ قول نہیں پڑھا جس میں مرزا خود اپنے اور پر لعنت بھیجتے ہوئے کہتا ہے:

”ہم مدعیٰ نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں

اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے قائل ہیں اور ایمان رکھتے ہیں۔“

(اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی مورخ ۲۰ شعبان از تبلیغ رسالت صفحہ ۲ اور مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۲۹۷)

مدعیٰ نبوت کافر ہے جاہے میں ہی یہ دعویٰ کیوں نہ کروں:

غالباً یہ بات مرزا نے اس وقت کی ہو گی جب وہ کچھ دیر کے لیے شراب کے نشہ سے باہر آیا ہوگا، یا ہو سکتا ہے پہلی مرزا کا نبوت کا اعلان کرنے کا ارادہ ہے ہو اور پھر جب شیطانی القاء اور خبث باطن عروج پر پہنچا تو اس نے دعویٰ نبوت کرڈا ہو بہر حال مرزا کے یہ الفاظ آج تک اس کے منہ پر کالک ملتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ:

”مجھ پر یہ بات جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج

ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جاملوں۔“

(حمامۃ البشری صفحہ ۵۶ اور روحانی حزانہ جلد ۱ صفحہ ۲۹۷)

ہاں بے شک تیرے لیے یہ بات جائز نہ تھی کہ تجھ جیسا پلید، ناپاک اور ذہنی مریض آدمی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا لیکن تو نے یہ دعویٰ کیا اور اپنے ہی قول کی روشنی میں اسلام سے بھی خارج ہوا اور کافروں اور مرتدوں میں بھی شامل ہو گیا۔



اپنے دعویٰ نبوت کے خلاف مرزا کے اپنے اقوال:

مرزا چوں کہ لوگوں کو بے وقوف بنانا چاہتا تھا اور اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ لوگ کسی طرح اس کی طرف متوجہ ہوں اور وہ لوگوں کو اپنے پیچھے گا کر انگریز اور یہودیوں کے اہداف کو پورا کرے۔ چنانچہ کبھی وہ مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ کبھی مسح موعد ہونے کا، کبھی خود نبی ہونے کا، کبھی ظلّی نبی ہونے کا، کبھی بروزی نبی ہونے کا، کبھی خود کو مریم کہتا، کبھی خود کو عیسیٰ بن مریم کہتا، کبھی اپنے آپ کو مرد کہتا، کبھی کہتا مجھے حیض بھی آتا ہے، کبھی پھر اپنے آپ کو نامرد کہتا ان تمام باتوں کو اگر منظر رکھا جائے تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دراصل مرزا کے کادماغ اور جسم ابلیس کی آماجگاہ بن چکا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

﴿يَتَعَبَّطُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾

”جیسے اسے شیطان نے چھو کر خبطی کر دیا ہو۔“

دیے کبھی قادیانیوں نے یہ سوچا نہیں کہ مرزا کے خیالات اتنے منتشر کیوں تھے؟ جب کسی بات کی تکذیب کرتا تھا تو بعد میں اسی بات کی تصدیق کر دیتا۔ کبھی بینے بھائے حکیم بن جاتا اور کبھی نبومی بن کر پیشیں گوئیاں کرنا شروع کر دیتا، بہر حال مرزا جو کچھ بھی کرتا رہایا جو روپ بھی اختیار کرتا رہا وہ ہر میدان میں ناکام و نامراد ہی رہا۔ جب مرزا کے شر کو اس وقت کے مسلمانوں نے شدت سے محسوس کیا تو مرزا نے یک لخت گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے کہا کہ مجھ پر متعصب لوگوں کی طرف سے الزامات لگائے گئے ہیں کہ میں ختم نبوت کو نہیں مانتا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں ختم نبوت کا قائل ہوں اور کہتا ہے:

قول نمبر ۱:

”اللہ کو یہ بات شایان شان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد کسی نبی کو بھیجے اور نہ یہ شایان شان ہے کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ ازسرنو شروع کر دے۔ اس

بات کے بعد کہ وہ اس کو قطع کر دے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۷۴ از مرزا غلام احمد قادریانی، روحانی خزانہ جلد ۳، صفحہ ۲۷۴)

قادیانیو! ذرا اپنے نبی کا ذہنی انتشار دیکھو ایک طرف دعویٰ نبوت دوسری طرف یہ

کیا کہہ رہا ہے۔

قول نمبر ۲:

”قرآن شریف میں ختم نبوت کا تصریح کے ساتھ ذکر موجود ہے اور پرانے

یا نے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے حدیث لانبی بعدی میں نبی عام

ہے۔“ (ایام الصلح صفحہ ۱۳۲ اور روحانی خزانہ جلد ۱۲، صفحہ ۲۹۲)

قول نمبر ۳:

”ہمارے نبی خاتم النبیین ہیں اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لیے اس کی

تفصیر اپنے قول لانبی بعدی میں واضح طور پر فرمادی، اب اگر ہم اپنے نبی

کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں گے تو گویا ہم وہی کی آمد و رفت کے قائل

ہو جائیں گے اور یہ صحیح نہیں ہے۔“ (حمامۃ البشری صفحہ ۲۳۲ از مرزا غلام احمد قادریانی)

قول نمبر ۴:

مزید اسی صفحہ پر لکھتا ہے:

”ہمارے رسول ﷺ کے بعد نبی کیونکر آسکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ آپ

کی وفات کے بعد وہی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمه

فرمادیا۔“ (حمامۃ البشری، صفحہ ۲۳۲ از مرزا غلام احمد قادریانی)

قول نمبر ۵:

”جی بات یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔“

(کتاب البریہ صفحہ ۱۸۷ حاشیہ از مرزا غلام احمد قادریانی در روحانی خزانہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۸، ۲۱۷)

قول نمبر ۶:

”جبریل کو نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے اب کوئی شخص بحیثیت رسول نبی کریم کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔“

(از الادب اہم صفحہ ۲۵ از مرزا غلام احمد قادریانی در روحاں خراش جلد ۳، صفحہ ۳۲)

جب مسلمان علمائے نے مرزا کے خلاف شدید احتجاج کیا اور اس کے اروگرد گھیرا ٹنگ کیا تو مرزا نے جامع مسجد دہلی میں ایک تحریری بیان دیا۔ ملاحظہ کیجیے:
 قول نمبر ۷:

”میں مسلمانوں کے سامنے اس مسجد میں اقرار کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔“

(مرزا غلام احمد کا تحریری بیان مندرجہ تبلیغ رسالت حصہ دوم صفحہ ۲۴ در مجموعہ اشتہارات جلد اسٹریپ ۲۵۵)

قول نمبر ۸:
ختم نبوت کا منکر کافر:

مرزا پوری دنیا کے قادیانیوں کو کافر کہتے ہوئے تحریری بیان میں لکھتا ہے:
”جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو میں اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(مرزا غلام احمد قادریانی کا تحریری بیان مندرجہ تبلیغ رسالت حصہ دوم صفحہ ۲۴ در مجموعہ اشتہارات جلد اسٹریپ ۲۵۵)

مرزا کے کھلے واضح تضادات:

یہاں پر میں پوری دنیا کے قادیانیوں کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہوں کہ خدارا! ذرا مرزا کے اپنے اقوال پر غور کریں کبھی اپنے آپ کو نبی کہتا، کبھی کہتا نبی کریم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، کبھی کہتا میں رسول ہوں، کبھی کہتا نبی کریم کے بعد رسالت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اسلام سے خارج ہے، کبھی کہتا جو میری نبوت کو نہیں مانتا وہ کافر ہے، کبھی

کہتا رسول اللہ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر۔ قادیانیو! تم خود بتاؤ ہم تمہارے جھوٹے نبی کی کس کس بات پر اعتبار کریں؟

اگر تم یہ بات مانتے ہو کہ مرزا نبی تھا تو تم اپنے نبی کے قول کے مطابق کافر ہو اور تم اس کو نبی نہیں مانتے تب بھی تم کافر ہو، کیونکہ یہ دونوں اقوال مرزا کے ہی ہیں یعنی تمہارا جھوٹا نبی تمہیں ہر دو صورتوں میں کافر چھوڑ کر مر گیا۔ آؤ ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں اس نبی کرم ﷺ کا کلمہ پڑھنے کی کہ جس کا کلمہ پڑھنے کے بعد مسلمان کو نہ کسی امام کی ضرورت باقی رہتی ہے، نہ کسی پیر، نہ کسی فقیر، نہ کسی زندہ یا مردہ ولی کی اور تو اور جب مسلمان نبی کریم ﷺ کا کلمہ پڑھ لیتے ہیں تو پھر وہ کسی مہدی اور مسح موعود کا بھی انتظار نہیں کرتے کیونکہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ بن جاتا ہے "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

اور قادیانیو! مرزا نے تمہیں کیسا خدا دیا جو سوتا بھی ہے، غلطی بھی کرتا ہے، اور نعوذ باللہ مردوں کی سی شہوت رکھتا اور معاذ اللہ تمہارے نبی مرزا سے جماع بھی کرتا ہے اور جس کی شکل آکٹوپس سے ملتی ہے جو دستخط کرتا اور بھولتا بھی ہے۔ آؤ اس خدا کو چھوڑ کر اس خدا کی طرف آؤ جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذْهُ سِنَةٌ وَ لَا نُومٌ﴾

"اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھے پکڑنی ہے اور نہ کوئی نیند۔" (آیہ الکری)

۲: ﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلِيمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ﴾

"وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیزی اور کھلی چیز کو جاننے والا ہے۔"

۳: ﴿هُوَ اللَّهُ الْعَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾

"وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، گھرنے، ڈھانے والا، صورت بنادینے والا

ہے۔“

۴: ﴿يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَكِيْمُ﴾

”اس کی تسبیح ہر وہ چیز کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“

۵: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمُتَّيْمِنُ﴾

”بے شک اللہ ہی بے حدرزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے۔“

۶: ﴿وَالْهُكْمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهٌ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾

”اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے حرم والا، نہایت مہربان ہے۔“

۷: ﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾

”اس کا حکم تو، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے، اس کے سوانحیں ہوتا کہ اسے کہتا ہے ”ہو جا“ تو وہ ہو جاتی ہے۔“

۸: ﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ﴾

”اور اسی کے پاس غیب کی جایاں ہیں۔“

۹: ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

”ہر ایک جو اس (زمین) پر ہے، فنا ہونے والا ہے۔ اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔“

۱۰: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ هٗ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً أَحَدٌ﴾

”کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔“

قادیانی مرتضیٰ کی تضاد بیانی ان اقوال کی رو سے بھی پرکھ سکتے ہیں کہ ایک جگہ پر نبی کو خاتم الانبیاء کہتا ہے دوسری طرف کہتا ہے:

”میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیل کاملہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔“

(نزوں الحج صفحہ ۳ حاشیہ مباحثہ راوی پنڈی صفحہ ۳۰ اور روحانی خزانہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۱)

جب اس کی تضاد بیانی کو اس کے سامنے بار بار رکھا گیا تو تنگ آ کر کہتا ہے: ”بس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے صرف ان معنوں میں کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل نبی ہوں۔“

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ اور روحانی خزانہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۱، ۲۰)

اس سفہ پر لکھتا ہے اور واضح جھوٹ بولتے ہوئے لکھتا ہے:

”نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔“ (حوالہ سابقہ)

اور ایک جگہ پر اپنی ہی باتوں کو جھلااتے ہوئے کہتا ہے:

”میں یہ ایمان لاتا ہوں کہ نبی کریم خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آئے گا۔“ (مباحثہ راوی پنڈی صفحہ ۱۳۳)

قادیانی خود اس تضاد بیانی کی وضاحت کریں اگر ہم وضاحت کریں گے کہ یہ ایک ذہنی بیمار اور مراثی شخص کی کارستانی ہے تو پھر وہ کہیں گے کہ مسلمان ہمارے نبی کو گالیاں نکالتے ہیں۔

ختم نبوت کی قرآنی دلیل:

آئیے سب سے پہلے ہم قرآن کی اس آیت کی طرف آتے ہیں جس کے بارے میں قادیانی طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت قرآن کریم میں

حصہ سی

ارشاد فرماتے ہیں:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلِكُنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (الاحزاب: ٤٠)
 ”نبیں ہیں محمد (بیشتر علیہ السلام) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نیکن آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جانے والا ہے۔“

جیسا کہ بیان کیا جا پکا ہے کہ جب قادیانی کسی بھی قرآنی آیت کو اپنے خلاف پاتے ہیں تو اس کی تاویلات کرنا شروع کر دیتے ہیں چنانچہ اس آیت کی تاویل کرتے ہوئے مرتضیٰ غلام احمد قادیانی نے یہ عقیدہ گھرا کہ یہاں اور دیگر مقامات پر خاتم کا معنی افضل ہے اور یہ بات قادیانی خود بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ بات خلاف حقیقت ہے اور عربی زبان میں لغت کی جتنی بھی کتابیں ہیں ان میں سے کوئی ایک کتاب بھی قادیانیوں کے بیان کردہ مطلب کو تسلیم نہیں کرتی۔ چنانچہ ہم سب سے پہلے لغت کے اعتبار سے اس کی تاویل پر نظر ڈالتے ہیں۔

لغت سے قادیانی تاویل کا راؤ:

منفردات القرآن امام راغب اصفہانی کی کتاب ہے جس میں قرآن کے الفاظ کو عربی لغت کے اعتبار سے بھی پرکھا گیا ہے۔ اس میں مرقوم ہے:

”وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ لَا نَهُ خَتْمُ النَّبُوَةِ إِذْ تَمَّ مَا مَنَّاهُ لِمَجِيئِهِ۔“

”آئی خضرت ﷺ کو خاتم النبیین اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمایا۔“

(منفردات راغب صفحہ ۳۲۴ اٹجع مصر)

لسان عرب جو کہ لغت کی مقبول ترین کتاب ہے اس کی عبارت ہے:

”خاتمهم و خاتمهم و اخرهم عن الجباني و محمد ﷺ“

”خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام .“

”خاتم القوم زیر کے ساتھ اور خاتم القوم کے ساتھ آخر القوم ہیں انہی معانی کے ساتھ الجباني سے نقل کیا جاتا ہے اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔“

یہاں پر یہ بات بتاتے چلیں اس آیت کی تلفظ کے اعتبار سے دو قرآنیں ہیں ایک زبر کے ساتھ ایک زیر کے ساتھ۔

تاج العرب میں لکھا ہے:

”وَمِنْ أَسْمَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ وَهُوَ الَّذِي
خَتَمَ النَّبُوَةَ بِمَجِيئِهِ .“

”اور آنحضرت ﷺ کے اسمائے مبارکہ میں سے خاتم زیر کے ساتھ اور خاتم زبر کے ساتھ بھی ہے اور دونوں کا مطلب ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا ہو۔“ (تاج العرب جلد ۸ صفحہ ۲۶۷)

مجموع الحمار میں لکھا ہے:

”الْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ مِنْ أَسْمَائِهِ ﷺ بالفتح اسم ای اخرهم وبالكسر اسم فاعل .“

”خاتم تاکے نیچے زیر اور زبر کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہے، زبر کے ساتھ اسم ہے جس کے معنی آخر کے ہیں اور زیر کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی تمام کرنے والے ہیں۔“ (مجموع الحمار)

بھی بات قاموں میں بھی ہے:

”اور خاتم اور خاتم قوم میں سب سے آخر کو کہا گیا ہے اور اسی معنی میں

اللّٰهُ تَعَالٰی کا ارشاد خاتم النّبیین کا مطلب آخر النّبیین ہے۔“

پھر کلیات الی البقا کے صفحہ ۳۱۹ پر درج ہے:

”وَتَسْمِيَةُ نَبِيِّنَا حَاتِمَ الْأَنْبِيَاءِ لَآنَ الْخَاتِمَ أَخْرَى الْقَوْمِ كَمَا قَالَ

اللّٰهُ تَعَالٰی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ... وَخَاتِمُ النّبِيِّنَ .“

”اوہ ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء اس لیے رکھا گیا کہ خاتم آخر قوم کو کہتے

ہیں اور جیسا کہ اللّٰہ نے فرمایا: (نہیں ہیں محمد ﷺ) تمہارے مردوں

میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللّٰہ کے رسول ﷺ ہیں اور تمام انبیاء

کے ختم کرنے والے ہیں۔)“

صحابہ الرّضی اللّٰہ علیہم السّلَام مزید میں لکھا ہے:

”وَالْخَاتِمُ وَالْخَاتِمُ بِكَسْرِ التَّا وَضَطْحَاهَا وَالْخِيَّاتُ وَلِعَاتُهُمْ

كُلُّهُ بِمَعْنَى وَالْجَمْعُ الْخَوَاتِيمُ وَخَاتَمَةُ الشَّيْءَ اخْرَهُ

وَمُحَمَّدٌ خاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .“

”اوہ خاتم اور خاتمتا کے زیر اور زبردونوں سے اور ایسے ہی خاتم اور

خاتام سب کے معنی ایک ہیں، جمع خواتیم آتی ہے اور خاتمه کے معنی آخر

کے ہیں اور اسی معنی میں محمد ﷺ کو خاتم الانبیاء کہا جاتا ہے۔“

مرزا غلام احمد قادری اور پوری قادریانی امت لغت کی کتابوں میں سے خاتم کا

مطلوب افضل نہیں نکال سکتی۔ غلام احمد قادریانی نے پورا زور لگادیا کہ خاتم کا ترجمہ افضل

کر سکے اور بعض اشعار کا سہارا لیا کہ یہاں خاتم سے مراد افضل ہے لیکن کامیاب نہ

ہو سکا اور خود بھی اپنی گفتگو میں خاتم بمعنی آخر ہی استعمال کرتا ہے جیسا کہ لکھتا ہے:

”کان اسْمُ خَاتِمِ الْأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ عِيسَىٰ .“

”فَرَأَهُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰیہِ وَسَلَّمَ بِرَاصِینِ اَحْمَدٍ وَیٰ)



کیا کوئی قادریانی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہاں خاتم سے مراد افضل ہے اگر کوئی کہنا چاہتا ہے تو یہ دیکھے کہ مرتضیٰ کیا کہتا ہے۔

”مویٰ کے بعد بنی اسرائیل کے تمام نبی مویٰ کی شریعت کے خاتم تھے۔“

(شبادت القرآن از مرزا غلام احمد قادریانی صفحہ ۲۶)

چنانچہ مجمم مقیاس اللہ میں یہ بات درج ہے:

”خاتم و هو بلوغ آخر الشی والنبی ﷺ خاتم الانبیاء لانه آخر علم۔“

”خاتم کا مطلب کسی شے کا آخر تک پہنچنا ہے اور نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء، اس لیے کہا گیا کہ آپ ان سب کے آخر میں آئے۔“

(مجمم مقیاس اللہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

ایک اور دلیل جو مرتضیٰ نے خاتم معنی افضل کے دی وہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انا خاتم الانبیاء، وانت یا علی خاتم الاولیاء۔“

”یعنی علی تمام اولیاء سے افضل ہے۔“

(قول صریح از نذر احمد قادریانی صفحہ ۷۳)

یہ روایت حدیث کی کسی کتاب میں نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے یہ حدیث من گھڑت ہے۔

ایک اور دلیل جو قادریانی خاتم کا معنی افضل کرنے کے لیے دیتے ہیں وہ یہ کہ اگر خاتم کا مطلب آخری ہے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے۔

”اطمئن یا عم فانك خاتم المهاجرین۔“

”اطمینان کیجیے چچا عباس آپ آخری مہاجرین میں سے ہیں۔“

(احمد یہ پاکت بک)

قادیانی لوگوں کی عقل پر شاید پرده پڑھکا ہے وہ کہتے ہیں کہ خاتم کا مطلب یہاں افضل لیا جائے گا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اگر اس کو صحیح بھی مانا جائے تو پھر اس طرح کی دوسری حدیث کو دیکھئے جس میں ساری بات خود واضح ہو گئی ہے۔

”یاعُمْ أَقْمِ مَكَانَكَ انتَ بِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ خَتَمَ بِكَ الْهِجْرَةَ
كما ختم بى النبیون .“

(رواه طبراني وابن نعيم وابو يحيى وابن عباس وابن عمار)

”اے میرے چچا اپنی جگہ ٹھہرے رہو اس لیے کہ اللہ نے تم پر ہجرت ختم کر دی ہے جیسا کہ مجھ پر انہیاء کو ختم کر دیا گیا ہے۔“
اور اسی بات کو ابن حجر نے یوں بیان کیا کہ:

”مکہ میں رہنے والے ہر مسلمان پر ہجرت واجب تھی کہ وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر جائے، فتح مکہ سے پہلے پہلے چچا عباس فتح مکہ سے کچھ دیر قبل ایمان لائے اور فتح سے کچھ دیر پہلے ہی ہجرت کی اور فتح مکہ کا خود مشاہدہ کیا۔“ (الاصابة)

اور مزید وضاحت حضور ﷺ کی اس حدیث میں موجود ہے جب مجاشع بن مسعود اسلامی اپنے بھائی مجالد بن مسعود کے ساتھ ہجرت کی بیعت اور کرنے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا:

”لا هجره بعد فتح مکہ ولكن لبيعه على الاسلام .“ (بخاري)

”فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں بلکہ اسلام پر بیعت ہو گی۔“

گویا اس روایت سے بھی افضل کا معنی نہیں نکلتا۔

قرآنی آیات کے ذریعے قادیانی تاویل کا راؤ:

قبل اس کے کہ ہم ان آیات کی طرف آئیں جن سے نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونے کا ثبوت ملتا۔ میں آپ کے سامنے اسی آیت کی ایک دوسری تلاوت کا ذکر کرتا ہوں کہ عام مفسرین مثلاً ابن حجریر طبری اور ابن کثیر و سیوطی نے اپنی اپنی تفسیروں میں اس آیت کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود کی یہ قرأت نقل کی ہے۔

”ولکن نبیا ختم النبیین۔“

”لیکن آپ ایک ایسے نبی ہیں جس نے تمام نبیوں کے سلسلے کو ختم کر دیا۔“

اس قراءت نے بھی قادیانی تحریفات کی جڑ کاٹ دی۔

قادیانیوں کا طریقہ واردات اور ایک شبہ کا ازالہ:

اس آیت کو سامنے رکھ کر اور حدیث ”لانبی بعدی“ کو اپنے سامنے پا کر قادیانی بے دست و پا ہیں، انہوں نے اس آیت اور ”لانبی بعدی“ والی حدیث کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کے ذہن میں ایک بالکل لغو و ہم اور فضول بات ڈالنے کی کوشش کی ہے اور کہتے ہیں اگر اس آیت میں خاتم سے مردا آخر ہے تو مسلمان یہ بتائیں کہ عیسیٰ کیسے آئیں گے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید عیسیٰ کے آنے اور اس آیت اور حدیث کا آپس میں تعارض ہے تو قادیانیوں یہ بھی آپ کی کم عقلی اور کم فہمی کی دلیل ہے۔

اگر تم لوگ یہ کہیں کہ آپ ﷺ آخر الانبیاء کس طرح ہو سکتے ہیں حالانکہ عیسیٰ ﷺ آخر زمانے میں آسمان سے اتریں گے تو ہم ان کو کہیں گے۔

۱: آپ کے آخر الانبیاء ہونے کا مطلب ہے کہ آپ کے بعد تاج نبوت کسی اور شخص کو نہیں پہنایا جائے گا۔

۲: آخر الانبیاء کا یہ مطلب نہیں کہ آپ سے پہلے انبیاء نہیں آئے۔

۳: بلکہ آپ نے تو بے شمار انبیاء کے بارے میں بتایا۔



- ۴: عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ سے قبل معموث ہوئے تھے۔
- ۵: نزول عیسیٰ ان آیات قرآنیہ اور آگے جو حدیثیں بیان کی جائیں گی ان سے متعارض نہیں۔
- ۶: کیونکہ ان کو اس وقت نبوت نہیں ملے گی بلکہ وہ امت محمدیہ میں شامل ہوں گے۔
قادیانیو! اب تم مسلمانوں کو مزید اس مسئلے پر گمراہ نہیں کر سکتے آج تک قرآن پاک کی جتنی تفسیریں لکھی گئیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی بھی یہ فہم تھی کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو بھی تفسیر اٹھالیں اس میں یہ یہ معنی درج ہوں گے کہ خاتم بسمی آخر ہے چنانچہ ہم بات کو آگے بڑھاتے ہوئے قرآن کی دیگر آیات کا حوالہ دیتے ہیں جس سے عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيَتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ: ۳)

”آج تمہارا دین کامل کر دیا گیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو چن لیا گیا۔“

جبیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ آیت جستہ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی اور آپ تقریباً ۸۱ دن تک اس آیت کے بعد اس دنیا میں رہے یہ آیت قادیانیت کے منہ پر ایک طمانچہ ہے، کیوں کہ یہ آیت واضح طور پر رہتی دنیا تک نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔ اسلام کے آخری مذہب ہونے کا پیغام دے رہی اور اس بات کو گواہی دے رہی ہے کہ اب اس امت کو کسی اور دین اور نبی کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ نے اس دین کو دین کامل بنادیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”اس آیت کے بعد نہ کوئی حلال کرنے والا حکم نازل ہوا اور نہ حرام کرنے والا اور نہ کوئی چیز فرائض و سنن میں اور نہ حدود اور دوسرے احکام میں۔“

(تفسیر مظہری صفحہ ۸ سورہ مائدہ)

تفسیر کی دیگر کتب میں اس آیت کا مطلب یہ لیا گیا کہ مسلمانوں کو اللہ دین کامل کی خوشخبری دے رہا ہے اور نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء کی فضیلت دے رہا ہے۔

(دیکھئے تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۷۷ تفسیر رازی در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ اور دیگر کتب تفسیر)

اگر پھر بھی کسی قادیانی کے ذہن میں یہ ابہام ہے کہ نبی کریم ﷺ صرف عرب کے لیے آئے یا یورپ کے لیے آئے یا افریقہ کے لیے آئے اور بر صغیر پاک و ہند یا صوبہ پنجاب کے مسلمانوں کے لیے الگ نبی کی ضرورت تھی تو صرف اس قرآن کی اسی آیت کا مطالعہ کر لیں۔ قادیانی جتنی بھی تاویلات کر لیں اس آیت کا جواب نہیں دے سکتے اللہ اکبر اللہ میرے اور آپ کے پیارے نبی کریم ﷺ کہ جن پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں کیا فرمار ہے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی رسالت تمام انسانیت کے لیے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مِنْ جَمِيعِ الْأَنْذِرِ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (الاعراف: ۱۵۸)

”پیارے حبیب آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگوں میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اس اللہ کی طرف سے جو آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے۔“

اس آیت میں مخاطب صرف مومن نہیں، صرف مسلمان نہیں، صرف مرد اور عورتیں نہیں بلکہ اس آیت کا مخاطب پوری کائنات کی انسانیت ہے۔ صرف موجودہ لوگ نہ تھے



بلکہ رہتی دنیا تک جتنے بھی لوگ پیدا ہونے تھے وہ سب کے سب اس آیت کے مخاطب ہیں اور اس آیت کی لمبی چوڑی تشریع کرنے کی ضرورت نہیں اللہ خود واضح طور پر آپ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان کر رہا ہے اور اسی مفہوم کی باقی آیات یہ بھی ہیں:

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾ (الفرقان: ١)

”بہت برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فیصلہ کرنے والی (کتاب) اتاری، تاکہ وہ جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو۔“

جب تمام عالموں اور جہانوں کو ڈرانے والا آچکا ہے پھر مرزا ملعون کی نبوت کی ضرورت کیا تھی۔

﴿وَأَرْسَلْنَا لِلنَّاسِ رَسُولًا﴾

”تمام انسانیت کے رسول آچکے ہیں۔“

قادیانی ڈراگور کریں کہ اگر وہ انسان ہیں تو انسانوں کے لیے تو اللہ فرمائے ہیں کہ خاتم الانبیاء آچکے ہیں اور جو کوئی ان کی رسالت کو نہیں مانتا ہے شک وہ حیوان ہے اسی لیے شاید مسلمان مرزا کو حیوانوں اور جانوروں کا رسول بتلاتے ہیں یعنی مرزا کی رسالت پر کوئی بھی صاحب عقل ایمان نہیں لاسکتا۔

اسی طرح اللہ قرآن حکیم میں خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کا اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَامِنُوا خَيْرًا لَكُمْ﴾ (النساء: ١٧٠)

”اے لوگو! بلاشبہ تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے آیا ہے، پس تم ایمان لے آؤ۔“

اس آیت میں بھی الناس سے مراد تمام انسانیت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

حَمْدٌ

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (الأنبياء: ٧) (١٠٧)
 میں بھی اللہ واضح طور پر کہہ رہے ہیں کہ ”نبیس بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام
 جہاں والوں کے لیے رحمت بنائ کر۔“

اور اس آیت سے واضح طور پر یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ آپ تمام دنیا کے لیے
 رحمت ہیں اور آپ ﷺ پر ایمان لانا نجات کے لیے کافی ہے اور اگر آپ ﷺ کے
 بعد کسی اور نبی نے مبعوث ہونا ہوتا تو پھر اس کے بعد آپ کی امت پر آپ کی پیروی
 کرنا نجات کے لیے کافی نہ ہوتا، کیونکہ اجماع امت ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک
 مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء پر بلا تفریق ایمان نہ لائے۔
 اور پھر اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت پر خاتم الانبیاء کی مہر لگاتے
 ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا﴾ (سبأ: ٢٨)
 ”اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے خوبخبری دینے والا اور
 ڈرانے والا۔“

یعنی آپ کو تمام انسانوں کی طرف بشیر و نذیر بناؤ کر بھیجا گیا کیا ابھی بھی قادیانی
 شک میں پڑے ہیں تو پھر وہ قرآن حمید کی ایسی آیت کا مطالعہ کریں جس میں اللہ رب
 العزت انقطاع نبوت کے ساتھ ساتھ انقطاع وحی کا بھی ذکر کر رہے ہیں۔

انقطاع وحی اور ختم نبوت:

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَإِن تَسْعَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبَدَّلَ كُمْ﴾

(المائدہ: ١٠١)

”اور اگر تم ان اشیاء کا سوال کرو گے نزول قرآن کے دوران تو تم پر وہ



ظاہر کردی جائیں گی۔“

اس آیت میں حین کا استعمال کر کے واضح طور پر بتلا دیا گیا ہے کہ نزول قرآن کے بعد وحی کی کوئی بھی صورت باقی نہ رہے گی، چنانچہ آیت مذکورہ نزول قرآن کے بعد کسی بھی وحی کے انقطاع کا اعلان کمرہ ہی ہے جب وحی ہی نہیں آئی تو انقطاع نبوت تو لازم ہے۔ آجاؤ قادیانیو! لوٹ آؤ اسلام کی طرف پوری دنیا کے قادیانی اگر جمع ہو جائیں تو اس آیت کا رد نہیں کر سکتے۔

پھر اللہ رب العزت قرآن میں اسلام کو دیگر ادیان پر غالب آنے کا ذکر کر رہا ہے۔

نئے آسمانی دین کی نفی:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کسی بھی نئے آسمانی الہامی دین کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْدِيَنِ كُلِّهِ﴾ (التوبہ: ۳۲)

”وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے۔“

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْدِيَنِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾ (الفتح: ۲۸)

”وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اور اللہ گواہ کے طور پر کافی ہے۔“

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْدِيَنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ (الصف: ۹)

”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ



اے تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرک لوگ ناپسند کریں۔“
یہ تین آیات مختلف جگہوں پر آئیں لیکن الفاظ ابتداء میں تینوں کے ایک جیسے ہیں
جس میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اسلام، ہدایت،
راہنمائی اور دین حق کے ساتھ اس لیے بھیجا گیا کہ تمام ادیان باطلہ اور تمام مذاہب عالم
پر اس کو غالب کر دیا جائے۔

کیا انجلیل اللہ نے نہیں نازل کی؟ کیا تورات اللہ نے نہیں نازل کی تھی؟ کیا ابراہیم
کے سخیف اور دیگر انبیاء ﷺ نے نہیں بھیجے تھے؟ یقیناً تمام انبیاء ﷺ اور کتابتیں اللہ کی
طرف سے تھیں لیکن اب اللہ نے نبی کریم ﷺ کو دین حق کے ساتھ اس لیے بھیجا
ہے کہ اس کو تمام سابقہ ادیان پر غالب کر دیا جائے اور ظاہر بات ہے تمام مذاہب پر کسی
کا غلبہ تباہ ہوتا ہے جب وہ شخص یا نبی تمام ادیان اور تمام انبیاء کے بعد دنیا
میں تشریف لائے۔ چنانچہ یہ تینوں آیات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے
بعد کوئی نیا آسمانی دین اس دنیا میں نہیں آئے گا ہاں البتہ شیطانی ادیان آئیں گے
اور ان میں سے ایک دین قادیانی دین بھی ہے۔

صرف نبی کریم ﷺ پر ایمان لانا ہی کافی ہے اور جنت میں داخلے کی
شرط ہے:

اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَّهُمْ﴾

(محمد: ۲)

”اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور اس پر ایمان
لائے جو محمد پر نازل کیا گیا اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اس



نے ان سے ان کی برا بیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔“
اس آیت میں صاف طور پر وعدہ ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ اور آپ کی وحی پر ایمان لائے گا اس کی مغفرت کی جائے گی اور اس وعدے میں کسی دوسرا نبی پر ایمان لانا شرط نہیں ہے جس سے وضاحت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ قادیانی غور کریں اگر کوئی اور نبی آ سکتا تو پھر نعوذ باللہ یہ آیت منسوخ کرنا پڑے گی۔ اسی طرح چاروں مگر آیات کو ذرا پڑھئے:

**﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَامْنُوا
خَيْرًا لَّكُمْ﴾** (النساء: ١٧٠)

”اے لوگو! بلاشبہ تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے آیا ہے، پس تم ایمان لے آؤ۔“

**﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ
نُورًا مُبِينًا ۝ فَإِمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَأَعْتَصَمُوا بِهِ
فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةِ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيهِمْ﴾**

(النساء: ١٧٤ تا ١٧٥)

”اے لوگو! بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور (نور ہدایت) نازل کیا ہے۔ پھر جو لوگ تو اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے تحام لیا تو عنقریب وہ انھیں اپنی خاص رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔“

مزید اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

**﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مُبِينٌ ۝ يَهْدِي مَنِ
اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبْلَ السَّلَمِ﴾** (المائدہ: ١٥ تا ١٦)

”بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آئی ہے۔ جس کے ساتھ اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیچے چلیں، سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے۔“

مزید کیمی:

فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَقْوَنَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوَةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِإِيمَنَّا يُؤْمِنُونَ۝ الَّذِينَ يَتَبَعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمَّى الَّذِي يَعِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرِيَةِ وَالْإِنْجِيلِ۝

(الاعراف: ١٥٦) (١٥٧)

”سو میں اسے ان لوگوں کے لیے ضرور لکھ دوں گا جو ذرتے ہیں اور زکوہ دیتے ہیں اور (ان کے لیے) جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں، جو ای نبی ہے، جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔“

پہلی بات تو یہ ہے کہ ان آیات میں سابقہ آیات کی طرح نبی کریم ﷺ کی بعثت کو قیامت تک تمام دنیا میں پیدا ہونے والی نسلوں کے لیے لازم قرار دیا گیا پھر ان تمام نسلوں کا آپ ﷺ پر ایمان لانا فرض کیا گیا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آقا ﷺ کی نبوت قیامت تک قائم رہے گی، کسی اور نبوت کی ضرورت نہیں، پھر ایک اور بات ان تمام آئینوں میں جو ذکر کی گئی وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے والے کے لیے جنت ہے، رحمت ہے اور یہاں پر کسی بھی نئے نبی پر ایمان لائے بغیر اور نئی وجی کو مانے بغیر ہی ہے اللہ کی طرف سے جنت کا نکٹ مل رہا ہے تو پھر قادیانیوں کو تکلیف کیا ہے جب صرف نبوت محمدی پر ایمان ہی دخول جنت کا سبب ہے اور اس میں کسی نبی وجی اور نئے نبی کی شرط کو نہیں رکھا گیا تو ہم ایک جھوٹے کذاب کی دروغ گوئی

پر کان کیوں دھریں۔ دنیا بھر کے قادیانی قرآن کی ان آیات کا مطالعہ کریں اور اگر ان کی تسلی اور تشفی نہ ہو تو ذرا اس آیت کو بھی پڑھیں:

﴿إِنَّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُوْمِنِينَ﴾

(الأنفال: ٦٤)

”اللہ نبی کریم اور ان مومنوں کے لیے جو نبی کریم کی پیروی کریں کافی ہے۔“
 اللہ اکبر! اللہ خود ختم نبوت کا ثبوت پیش کرتے ہوئے فرمارہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اتباع نجات کے لیے کافی ہے اور اسی سے ملتے جلتے مفہوم کی قرآن پاک میں سینکڑوں سے زائد آیات موجود ہیں جن میں صرف نبی کریم ﷺ کی پیروی، کافی قرار دی گئی اور ذریعہ نجات اور اللہ کی محبت اور قرب اور اللہ کی اتباع کا ذریعہ بتائی گئی مثلًا:

﴿وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: ٨٠)

”جو رسول کی فرمان برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ کی فرمان برداری کی۔“

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُعِبِّدُكُمُ اللَّهُ﴾

(آل عمران: ٣١)

”کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔“

﴿قُلْ هُذِهِ سَبِيلٌ أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ آنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾

(یوسف: ١٠٨)

”کہہ دے یہی میرا راستہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر، میں اور وہ بھی جنہوں نے میری پیروی کی ہے۔“



﴿إِنَّمَا يُهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطْبَعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (الأنفال: ٢٠)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانو۔“

﴿إِنَّمَا يُهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِبُوهُ إِلَيْهِ وَلِرَسُولٍ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُخْيِيْكُمْ﴾ (الأنفال: ٢٤)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اور رسول کی دعوت قبول کرو، جب وہ تمہیں اس چیز کے لیے دعوت دے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔“

﴿وَأَطْبَعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازُعُوا فَتَفْشِلُوا وَتَذَهَّبَ رِيعُكُمْ﴾ (الأنفال: ٤٦)

”اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو، ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا چلی جائے گی۔“

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشَّهِدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسَنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ (النساء: ٦٩)

”اور جو اللہ اور رسول کی فرمان برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اپنے ساتھی ہیں۔“

﴿إِنَّمَا يُهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَمْنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (النساء: ١٣٦)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ایمان لا او اللہ پر اور اس کے رسول پر۔“

﴿أَمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ﴾ (آل عمران: ٢٨٥)

”رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے۔“

﴿وَآمِنُوا بِمَا أُنزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ﴾ (آل عمران: ٤١)

حکایات

”اور اس پر ایمان لاو جو میں نے اتارا ہے، اس کی تصدیق کرنے والا ہے۔“

(فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِئُوا إِلَيْهِ وَلِلَّهِ سُولٰه) (الانفال: ۲۴)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اور رسول کی دعوت قبول کرو۔“

(فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَهْلُ أَدْلُكْمُ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ

عَذَابَ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ) (الصف: ۱۱۱)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہاری ایسی تجارت کی طرف رہنمائی

کروں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچائے؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان لاو اور اپنے مالوں۔“

(أَمْنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ) (الحدید: ۷)

”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاو۔“

(وَمَنْ يُطِعُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَى اللَّهَ وَيَتَّقِيْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِرُونَ) (النور: ۵۲)

”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے

اور اس سے بچ تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔“

(إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ) (الحجرات: ۱۵)

”مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔“

ان چند نمونے کی آیات کو پڑھ کر کوئی بھی ایسا شخص جوچے دل سے اس بات پر

یقین رکھتا ہوگا کہ قرآن اللہ کی بھی کتاب ہے اور یہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے

قلب اطہر پر نازل ہوئی ہے اور پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی اس امانت کو

ایک امین کی طرح تمام مسلمانوں تک پہنچا دیا ہے تو وہ ان آیات کے ترتیب کے بعد

آپ کی ختم نبوت کا انکار نہیں کر سکتا، کیونکہ ان تمام آیات میں رسول کا ترجمہ حضرت

محمد ﷺ کے ساتھ کیا گیا ہے اور ان تمام آیات میں کامیابی، فلاح اور بھلائی کا راستہ صراط مستقیم صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کا راستہ بتالیا گیا اور صرف ان کی اتباع ہی جنت میں دخول کے لیے کافی بتالی گئی اور جہنم سے بچانے کے لیے بھی کافی بتالی گئی اور کسی اور رسول نے آنا ہوتا تو قرآن کریم اس کے بارے میں ضرور اطلاع کرتا۔

قادیانیوں اور ختم نبوت کے منکروں کو اللہ کی نصیحت اور ان کا انجام:

بِمِ خَتْمِ النُّبُوْتِ كَمَنْكِرِهِمْ كَمَنْكِرِهِمْ وَلَا تَتَبَعُوا مِنْ دُّونِهِ
پوری دنیا میں موجود ختم نبوت کے منکر پھیلی بحث کو پڑھنے کے بعد ذرا اس آیت پر بھی غور کریں۔

*إِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَبَعُوا مِنْ دُونِهِ
اوْلَيَّاً آَعَدْنَا (الاعراف : ۳)

"(اے منکرین ختم نبوت) اس وحی کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے پہنچ چکی ہے اور نہ چلو اس کے سوا (مرزے) اور رفیقوں (جموئے نبیوں کے الہام) کے پیچھے۔"

کیا یہ آیت صرف رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے اتباع کا حکم نہیں دے رہی اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت قیامت تک آنے والے جموئے نبیوں اور جمیلی نبیوتوں کے سامنے بھی بند باندھ رہا ہے کہ اس وحی کے علاوہ کسی مرزے کسی "راشد الخلیفہ" کسی مسلیمہ کذاب کسی اسود عنیسی پر اترنے والی وحی کی ہرگز پیروی نہیں کرتی۔

اب قارئین آپ خود انصاف کریں اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی آسمانی وحی آئی تھی تو اس کی اتباع اور پیروی سے اللہ تعالیٰ کیوں روک رہا ہے اور پھر اگر وحی نہیں آئی تو نبی سیجھنے کا کیا مطلب؟



اس آیت میں اللہ نصیحت کر رہا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر آنے والی وحی کے علاوہ کسی کی پیروی نہیں کرنی تو آگے اللہ ان ظالموں کے بارے میں بھی غمیض و غضب کا اخبار کر دیا ہے جو اللہ کی نصیحت کو نہیں مانتے اللہ تعالیٰ ان ختم نبوت کے منکروں کے لیے کتنی کھول کھول کر واضح آیات بیان کر رہا ہے۔

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَلَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ﴾ (الاحزاب: ۶۶)

”جس دن (منکرین ختم نبوت) گھسیتے جائیں گے ان کے چہرے آگ میں! کہیں گے اے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی اور اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ کی۔“

اگر حضرت محمد ﷺ کے بعد بھی کسی رسول نے آنا تھا اور ان رسولوں کی اطاعت بھی مسلمانوں پر فرض تھی تو ان کی اطاعت نہ کرنے پر آیت میں رسول کی جمع رسول کی جاتی لیکن قادیانی عقل نہیں کرتے اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَيَوْمَ يَعْضُ الظَّالِمُمْ عَلَى يَدِيهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا﴾ (الفرقان: ۲۷)

”اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کو کاٹے گا اور کہہ گا اے کاش کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راستے پر چلتا۔“

قادیانیو! اللہ کی نصیحت کو غور سے سنو اور پڑھو:

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْنِي عَذَابٌ شَدِيدٌ﴾ (السباء: ۶۴)

”نبی کریم ﷺ تو ڈرانے والے ہیں آنے والے عذاب شدید سے پہلے پہلے۔“

عذاب شدید پر اجماع امت ہے کہ اس سے مراد قیامت کا عذاب اور بذات خود

حَمْدُ اللّٰهِ

قیامت ہی ہے۔ اس آیت کا بھی یہ مطلب ہے کہ قیامت اور آپ کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ آیت منکرین ختم نبوت کو قیامت سے ڈرارہی ہے اور آئیے ذرا اس آیت کی طرف جو پوری دنیا کے انسانوں کے لیے نصیحت ہے اور پوری دنیا کے قادیانیوں اور ختم نبوت کے منکروں کے لیے مرنے کے بعد بھی نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو مانے بغیر آرام نہ ملنے کی خبر سنارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَسْبَّطُ اللَّهُ الَّذِينَ أَمْنَوْا بِالْقُولِ الشَّابِطِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (ابراهیم : ۲۷)

”اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، پختہ بات کے ساتھ خوب قائم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی۔“

یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی اور اپنی طرف سے اس کی تشرع کرنے کی بجائے خود حدیث پاک سے اس کی تشرع پڑھتے ہیں:

”اذا اقعدا المومون في قبره اتى ثم شهد ان لا اله الا الله
وان محمد رسول الله فذالك قوله يثبت الله الذين امنوا
بالقول الثابت.“

(بخاری شریف براء بن عازب کی روایت کے الفاظ)

”جب مومن اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا تو اس کے پاس فرشتے آئیں گے پھر وہ شہادت دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ہیں پس یہی قول ثابت ہے۔“

جو آیت ”یثبت الله“ میں اللہ نے ذکر کیا اسی طرح صحیح مسلم، نسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ وغیرہ میں بھی یہ روایت موجود ہے کہ مومن قبر میں شہادت دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ کو پہچانے گا پس یہی قول ثابت ہے یہاں تک کہ



درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۶۵ کی روایت میں مردے کا جواب یہ قم کیا گیا ہے کہ میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ اہل عقل، اہل دانش اور اگر کوئی سمجھ دار قادریانی تعقبات سے بالاتر ہو کر ان آیات اور خاص کر اس آیت کو پڑھے کہ جس میں قول ثابت سے مراد نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت کا اقرار اور ان کی ختم نبوت کا اعلان کرنا ہے تو پھر کہاں پر گمراہ پھر رہے ہیں۔ آئیے! اسلام کے دامن میں آجائیں اور مدینہ کے آقا ﷺ کے غلام بن جائیں۔ جب قبر میں بھی آقا کی رسالت کا پوچھا جائے گا تو اس وقت بھی قادریانی کیا فرشتوں کے ساتھ منطق فلفہ اور موشگانیاں جھاڑیں گے کہ غیر تشریعی و ظلیل یا بروزی تو غلام احمد قادریانی ہے وغیرہ وغیرہ۔ آگے چل کر اس قادریانی وہم کو بھی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

احادیث کی روشنی میں قادریانی تاویل کاروڑ:

جہاں پہلے لغت کی روشنی میں خاتم بمعنی آخر اور پھر قرآن کی روشنی میں خاتم بمعنی آخری نبی ثابت کر کے قادریوں کی اس تاویل کا رد کیا گیا ہے کہ خاتم بمعنی افضل ہیں آخر ہے اس طرح متعدد احادیث جن کی تعداد تین چار سو سے زائد ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو ثابت کیا جاسکتا ہے لیکن ہم یہاں پر صرف ان احادیث کا ذکر کرنے کی کوشش کریں گے جن میں سے بیشتر پر قادریانی حضرات کو اعتراض نہیں یعنی جن احادیث کو وہ صحیح سمجھتے ہیں یا جو احادیث گاہے بگاہے ان کے اخبارات اور دیگر کتابوں میں چھپتی ہیں اور جن احادیث کی وہ آج تک تاویلات کرتے چلے آرہے ہیں۔

”عن عبد الله بن ابراهيم بن قارط: اشهده انی سمعت

ابا هریره يقول: قال رسول الله ﷺ فانی اخر الانبیاء

ومسجدی اخر المساجد۔“

”حضرت عبد اللہ بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں



نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نبیوں میں سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے انبیاء کی مساجد میں سے۔“

(اس حدیث کو مسلم نے جلد صفحہ ۲۳۶ میں روایت کیا اور نسائی نے بھی اور آخر کی جگہ خاتم کے الفاظ استعمال کیے) قادیانی حضرات لفظ خاتم کا مطلب خود پڑھ لیں کہ آخری ہے یا نہیں۔ اس سے زیادہ وضاحت کیا کی جائے اسی طرح دوسری حدیث میں آیا۔

”عن ابی امامۃ الباهلی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی اَنَّ النّبیَ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ فِی حَدِیثِ طَوِیلٍ وَّاَنَا اخْرُ الْأَنْبیاءِ وَأَنْتَ اخْرُ الْأَمْمِ۔“

”حضرت ابو امامہ یا علی رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امٹ۔“

(رواه ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال اور اسی طرح صحیح ابن خزیمہ اور دیگر نے بھی روایت کی) کہاں ہیں قادیانی یہاں تو حدیث میں لفظ ہی آخر استعمال ہو رہا ہے قرآن میں تو خاتم کی تاویل افضل کر رہے تھے ان حدیثوں میں کیا تاویل کرو گے ذرا آگے ملاحظہ کیجیے۔

”عن انس بن مالک رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی اَنَّ الرسالهُ وَالنّبؤةَ قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى۔“

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی۔“

(ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا امام احمد نے اپنی مندوں میں روایت کی)

قادیانی اور مسکرین نبوت غور کریں مزید:



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب لوگ عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے روز شفاعت کے لیے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: ”یا محمد انت رسول اللہ و خاتم النبیین۔“ اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔“

(بخاری شریف جلد ۲، صفحہ ۲۷۵، مسلم شریف جلد ۱، صفحہ ۱۱)

مزید حدیث میں ہے:

”عن ابی ذر چحفلة قال قال رسول الله ﷺ يا اباذر اول الانبیاء ادم و اخره محمد۔“

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب انبیاء میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخر میں محمد ﷺ ہوں۔“

(رواہ ابن حبان و ترمذی و الحکیم و ابو داہم و ابن عساکر و حافظ و ابن حجر)

مزید حدیث میں آیا کہ حضرت جیبر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”انا محمدانا احمد وانا الماحی الذی محی اللہ بی الكفر وانا حاشر الذی عشر الناس علی عقبی وانا العاقب والعقاب الذی ليس بعده نبی۔“

”میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ما جی ہوں یعنی میرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہتے ہیں جس



کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“

(رواہ البخاری والمسنون جلد ۲، صفحہ ۲۶۱)

اس حدیث کی تاویل کرتے ہوئے قادیانی عاجز آگئے تو تسلیم آ کر لکھتے ہیں:
”عاقب کی تفسیر نبی کریم ﷺ نے نہیں کی بلکہ کسی راوی نے کی ہے۔“

(قول الصريح از نذرِ احمد قادیانی صفحہ ۱۸۷)

جناب نذیر صاحب یہ بھی آپ کی جہالت ہے کیونکہ ترمذی شریف اور دیگر
حدیث کی کتابوں میں صیغہ متكلّم کے ساتھ یہ حدیث اس طرح موجود ہے:
”وانا العاقب الذى ليس بعدي نبى .“
”اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(رواہ ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۳۷ طبع مصر ۱۴۹۲ھ/ ۱۹۷۲م)

اور ”استیعاب“ میں بھی یہ لفظ ہیں: ”وانا العاقب فليس بعدي نبى .“
(استیعاب ابن عبد البر جلد اسخنحہ ۳ طبع مصر)
آگے دیکھئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ
آپ نے فرمایا:

”ان مثلی ومثل الانبياء من قبلی كمثل رجل بنی بيتا
واحسنه واجمله الا موضع لبته من زاوية فجعل الناس
يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وجعلت هذه اللبته
وانا خاتم النبيين وفي بعض الفاطه مكنتانا سددت
موضع اللبته وختم بى البنيان .“

”میری مثل مجھ سے پہلے انبياء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر
بنایا اور اس کو عمدگی سے آرسٹہ و پیراستہ بنایا مگر اس کے ایک گوشے میں

ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ جو ق در جو ق اس کو دیکھنے کو آتے ہیں اور اس کی خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھی گئی چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔“

(بخاری نے کتاب الانبیاء میں روایت کی اور مسلم جلد ۲، صفحہ ۲۲۸ اسی طرح احمد، نسائی، ترمذی میں بھی یہ حدیث موجود ہے)

اس حدیث پر غور کریں تو کبھی ختم نبوت کا انسان منکر ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ اس میں واضح بتادیا گیا کہ قصر نبوت کی تکمیل میں صرف ایک ہی اینٹ کی جگہ باقی تھی جس کو آپ نے پورا کر دیا، اب آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ اسی طرح مسلم اور احمد کے الفاظ ہیں: ”الا لنبة واحلة فجئت انا فاتمت تلك السبلة۔“ آگے ایک اور حدیث دیکھئے حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے خود سنایا کہ وہ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”کانت بنو اسرائیل تسویهم الانبیاء کلما هلك بنی خلفه
نبی و انه لانبی بعدی و سیلوون خلفاء فیکثرون۔“

”بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوتی تو سرے نبی کو ان کا خلیفہ بنادیا جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء بہت ہوں گے۔“

(روایت کیا بخاری، مسلم امام احمد ابن جریر ابن ابی شیبہ)

یہ حدیث ہر قسم کی نبوت کا انکار کر رہی ہے۔ قادیانیو! ”لا نبی بعدی“ پر غور کرو پھر ”لا الہ الا اللہ“ پر غور کرو اگر اللہ کے علاوہ الہ ہو سکتا ہے تو پھر نبی کے بعد بھی کوئی ظالی

سچھ

بروزی ہو سکتا ہے۔ الغرض یہ کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی بھی ایسا شخص پیدا نہیں ہو سکتا جس کے لیے نبی کا لفظ بولا جاسکتا ہو یہ حدیث عقیدہ ختم نبوت کی قطعی دلیل ہے اور بے چارے قادری آج تک اسی حدیث کی تاویل کے پیچھے پڑے ہیں۔ آگے چل کر آپ کو نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث بتائیں گے جس میں نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد دعویٰ نبوت کرنے والوں کے بارے میں بتالایا لیکن یہ حدیث چونکہ ہر دعویٰ نبوت اُر نے والے کے لیے قطعی دلیل تھی اس لیے اس نے اس حدیث میں طرح طرح کی تاویلات کیں۔ ایک شخص نے اپنا نام لا رکھ لیا اور کہا کہ حدیث میرے بارے میں ہے جیسا کہ فتح الباری میں لکھا ہے پھر ایک عورت نے کہا کہ ”لا نبی“ کا ذکر مختصر یہ کہ اسی طرح کی تاویلات صرف جاہل لوگوں کا کام ہے۔ آگے ہم چند حدیثیں وہ پیش کریں گے جن میں نبوت اور کسی بھی نبی کے نہ آنے کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”یا بہا النّاسُ اَنْهُ لَمْ يَبْقِ مِنَ النّبُوَةِ إِلَّا مُبَشِّرَاتٍ.“

”اَلَّا لَوْكُو! نَبُوتُ كَا كُوئي جَزْوٌ سَوَاءً اَتْجَهَ خَوَابُوْنَ كَيْ بَاتٍ نَهْيَنَ رَهَا۔“

(بخاری، کتاب تعبیر اور مسلم شریف)

اس حدیث میں نبی آنato دور کی بات نبوت کے تمام اجزاء کی نظر کر دی گئی ہے مگر اچھے اور سچے خوابوں کی یعنی نبوت کے ۲۵ جزو اٹھا لیے گئے صرف چھالیسوں جزو باقی رہنے دیا گیا کہاں پوری نبوت کا دعوے دار بیٹھا ہے؟ مرزا کذاب کو اگر اللہ نے نبی ہی بنانا ہوتا تو کیا ابو بکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم میں سے نہ بنالیا گیا ہوتا۔ مرزا جیسے ہفتی، جسمانی مرتضی پر ہی نبوت اترنی تھی جو پوری زندگی تاویلات اور تحریفات ہی کرنے پر صرف کرتا رہا۔ اس مطلب کی بے شمار روایات موجود ہیں ان کا ذکر کیے بغیر اگلی حدیث کی طرف بڑھتے ہیں۔

حصہ سی

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔“
 ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا۔“

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نبوت کمال نہیں جاسکتی نبوت مخت مشفقت کر کے صوفی بن کریماً عبادت گزار بن کرنے نہیں ملتی بلکہ ”اللہ لعلم“ حیث یجعل رسالتہ“ اور اس حدیث کا مطلب واضح ہے کہ چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اس لیے عمر رضی اللہ عنہ بھی نبی نہیں اور اگر نبوت کا کوئی بھی سلسلہ جاری رہتا تو عمر کو نبی بنا دیا جاتا۔ یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسی ہستی بھی نبوت کا عہدہ حاصل نہیں کر سکتی کہاں یہ پنجابی ملعون اس منصب کا خواہش مند تھا۔ اسی طرح ایک حدیث جو قادیانیوں کے ہاں بہت معروف ہے وہ یہ:

”انت منی بمنزلة هارون من موسی .“

کہ آقائے کائنات نے حضرت علی کو کہا کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تو آئیے اس حدیث کو پڑھتے ہیں۔ قاریانی کہتے ہیں کہ ہارون نبی تھے تو اللہ کے نبی نے علی کو ہارون جیسا بتلا کر ثابت کیا کہ آپ کے بعد نبوت جاری ہے۔ ذرا حدیث پر غور کیجیے گا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لانبی بعدی .“

(رواہ البخاری و مسلم فی غزوة بتوں)

”تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(روایت کیا بخاری اور مسلم نے غزوة بتوں کے واقعہ میں)

واقعہ کچھ یوں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس غزوه میں اپنے



ساتھ نہ لیا تو حضرت علی رض نے آپ سے کہا کہ آپ نے مجھے گھر پر عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ شفقت ان کو موی غایلہ اللہ کا وہ واقعہ یاد دلایا جب موی غایلہ اللہ نے کوہ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارون کو اپنی قوم کی راہنمائی کے لیے چھوڑ دیا لیکن ساتھ ہی یہ الفاظ بھی دہرانے کہ "انک لست نبیا" کہ تو نبی نہیں یہ لفظ مسلم شریف کے ہیں اور "لا نبی بعدی" کے الفاظ بخاری شریف کے ذرا انصاف سے فیصلہ کرو۔ اس حدیث کا واضح مطلب یہ نہیں کہ اب نبوت باقی نہیں کتنے افسوس کی بات ہے کہ حدیث کا ایک نکڑا پکڑتے ہو اور دوسرا فراموش کردیتے ہو کیا تم نبی کی یہ حدیثیں فراموش کرچکے ہو۔

حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انی عبد الله و خاتم النبیین۔"

"میں اللہ کا بندہ ہوں اور خاتم النبیین ہوں۔"

(تبیین، حاکم، متدرک)

یہ حدیث بھی تم فراموش کرچکے ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دھبت النبوة" کہ نبوت ختم ہو گئی۔ (ابن ماجہ، مندرجہ طبرانی، ابن خزیمہ)
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فضلت علی الانبیاء لبست اعطيت جوامع الكلم
ونصرت بالرعب واحلت لى الغنائم وجعلت لى
الارض مسجدا وطهوراً وارسلت الى الخلق كافة وختم
بى النبیون۔"

"مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے اول جامع کلام کے ساتھ، رعب کے ساتھ، مال غنیمت کی حلت کے ساتھ، تمام زمین نماز



پڑھنے کی جگہ بنا دی گئی، زمین کی مٹی میرے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر انہیاء ختم کر دیے گئے۔“
کیا ابھی بھی کوئی شک باقی رہ گیا ہے۔ اگر کسی کو شک باقی ہے وہ ان احادیث کا مطالعہ کرے۔

”عن علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ بَيْنَ كَتْفَيْهِ خَاتَمُ النَّبِيِّ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.“

”حضرت علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہربوت ہے اور آپ خاتم النبیین ہیں۔“ (رواہ ترمذی)

مزید روایت ہے:

”عن عرباض بن ساریہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عن النبی ﷺ قال انی عند الله مكتوب خاتم النبیین و ان ادم لمنجدل فی طینة .“

”حضرت عرباض بن ساریہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے نزدیک اس وقت خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا جب آدم ابھی مٹی کی حالت میں تھے۔“

یعنی میں آخری پیغمبر اور رسول ہوں۔ (مسند احمد، مکملہ)

اسی طرح حضرت جابر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی روایت میں ہے:

”وَإِنَّا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .“ (داری و ابن عساکر و مکملہ)

اس طرح عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”نَحْنُ أَخْرُ الْأَمْمِ وَأَوَّلُ مَنْ عَاصَى إِلَهَهُ امْرِيَّةً وَنَبِيَّهَا مِنْهُنَّ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ .“

”ہم سب سے آخری امت ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہمارا

حساب ہوگا پکارا جائے گا کہ کہاں ہیں امت امیہ اور اس کے نبی اس لیے
ہم دینیت میں سب سے اول اور بعثت میں آخر۔“

(رواہ ابن ماجہ وغیرہ)

آئیے اب دیکھتے ہیں قادیانیوں کے بارے میں حدیث میں کیا حکم موجود ہے۔

”عن ثوبان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون في
امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبى وانا خاتم النبئين
لأنبي بعدى.“

”حضرت ثوبان بن عُثْمَان رواية کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
قریب ہے میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر
ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد
کوئی نبی نہیں۔“ (رواہ مسلم)

اور ابو ہریرہ رضي الله عنه کی روایت کے الفاظ ہیں:

”ولا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً من
ثلثين كلهم يرعلم انه رسول الله.“

”قيامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک ۳۰ دجال کاذب دنیا میں
نہ آئیں جن میں سے ہر ایک کہتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

(رواہ بنخاری و مسلم و امام احمد)

مجھے بتلائیے اتنی واضح احادیث کے بعد کسی بھی تشریع کی گنجائش باقی ہے؟ جب
خود نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کوئی بھی میرے بعد دعویٰ نبوت و رسالت کرے
گا وہ دجال ہے، کاذب ہے، جھوٹا ہے اور پھر مسلمان دعویٰ نبوت کرنے والے کی بات
پر کان کیوں دھرتے ہیں۔ اس حدیث کی کیا تاویل کریں گے ہاں اس کی بھی قادیانی

تاویل

تاویل کر سکتے ہیں اور بعض نے کی بھی ہے کہ ہاں تیس جھوٹے بھی ہوں گے لیکن ہر مدعی نبوت کذاب اور دجال ہو تو اس طرح تو کئی سودمی نبوت گزر چکے ہیں۔ اس کا جواب فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۴۵۵ پر ان مجرموں دے چکے ہیں کہ ”ہر مدعی نبوت مطلاقاً اس حدیث سے مراوی نہیں بلکہ اس حدیث میں جن تیس دجالوں کا ذکر ہے جن کی کچھ شوکت قائم ہو جائے اور جن کے مذہب کو مانا جائے یا جس کے پیروکاروں کی تعداد زیادہ ہو،“ گو جس قدر مدعی نبوت کے پیروکاروں کی تعداد زیادہ ہوگی وہ اتنا بڑا دجال اور کذاب ہوگا۔ مرزا تجھے مبارک ہو تو حدیث نبوی کے مطابق بڑا کذاب ہے۔ انہی چند احادیث پر اکتفا کر کے بات کو آگے بڑھاتے ہیں کیوں کہ احادیث خود کافی واضح ہیں اس لیے ان کی تشریحات کی چند اس ضرورت نہیں۔ آخر میں یہ کہنا چاہتا چاہوں گا کہ قادیانیوں تھے مرزا تجھے مبارک ہو تو تاویل خاتم کی افضل کے ساتھ کی وہ ناغت سے ثابت ہوئی نہ قرآن سے اور نہ حدیث سے۔ چنانچہ اگر قرآن اور ان احادیث کو صحیح سمجھتے ہو کیونکہ ان احادیث کو تو تھمارا جھوٹا نبی صحیح سمجھتا تھا وہ ہر وقت ان احادیث اور آیات کی تاویلات کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ ہم نے صرف وہی آیات اور احادیث بیان کی ہیں جن کو تم صحیح سمجھتے ہو اور اگر تم ان احادیث کا ترجمہ یا آیات کا ترجمہ کسی بھی غیر جانبدار فرد سے کروانا چاہتے ہو تو کروالو۔ نتیجہ یہ ہی نکلے گا کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ ہماری امت آخری امت ہے چنانچہ آؤ اپنے اصل دین اسلام کی طرف لوٹ آؤ اور ایک ڈھنی مریض جنسی جرم کا عادی، شرابی، افیونی اور مراثی سے اپنے دامن کو چھڑوا کر آمنہ کے لخت جگر کے ساتھ اپنے دامن کو جوڑلو۔ قادیانیوں کی مشہور پہلی تاویل کا رد کرنے کے بعد ہم اس کی دوسری تاویل کا رد قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

تاویل نمبر ۲ کے رد میں:

یہاں پر قادیانیوں کی تاویل نہایت لغو ہے۔ اس تاویل میں انہوں نے سابقہ



تاویل کی غلطی سے سبق سیکھا اور اپنے طور پر تھوڑی مہارت دکھائی ہے کہ خاتم کا ترجمہ عربی انت سے لیا ہے لیکن جب دونوں کو اکٹھا کیا ہے تو پھر چالاکی دکھائی ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں قادیانی کہتے ہیں کہ آیت خاتم الشیعین میں ترجمہ مہر کا ہے۔ بالفرض ان کا یہ ترجمہ مان بھی لیا جائے تو دیکھایا پڑے گا کہ خاتم کا ترجمہ جب عربی میں مہر کیا جاتا ہے تو مطلب کیا بتا ہے۔ ہائے افسوس! قادیانیوں کے لیے نہایت افسوس کی خبر ہے کہ وہاں پر بھی مفہوم آخر کے، بند کرنے کے، روک دینے کے آتے ہیں مثلاً ”ختم اللہ علی قلوبهم“ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے یعنی ان کے دل دماغ اور کان سنتے ہیں۔ اس طرح اگر خاتم الشیعین کا یہ مطلب لیا جائے جو ویسے تو لغوی اعتبار سے غلط ہے لیکن پھر بھی اس کا مطلب یہ ہی بتا ہے نبیوں کی مہر یعنی آخری نبی جس کے بعد نبی نہ آسکے لغوی غلطی اس لیے کہا گیا لسان عرب میں اس کے مطلب مہر کے نقش کے ہیں اور جیسا کہ اردو میں محاورہ استعمال ہوتا ہے کہ فلاں گھر کو سر بھر کر دیا گیا ہے تو عربی میں بھی ایسا ہی ہے کہ یہ بوتل مہر بند ہے اس کی مہر ٹوٹی تو نہیں وغیرہ۔ ویسے میرا دل اس فضول لغو بحث میں جانے کو کرتا نہیں کیا آزادی کا زمانہ آگیا ہے جس کا جدول کرتا ہے قرآن سے مطلب نکال لیتا ہے کیا یہ قہر نہیں کہ ایک شخص قرآن کی واضح آیت کے معنی قواعد لغت کے خلاف اور پھر خود قرآنی تصریحات اور پھر احادیث نبویہ کے بعد جن میں واضح طور پر خاتم کی جگہ لفظ آخر بھی استعمال کیا گیا ہے کے خلاف گھڑ لیتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ یہ بات وہ کہاں سے کہتا ہے۔ میں لس اتنا کہوں گا اگر مرزا اور اس کی امت کوئی صداقت رکھتی ہے تو لغت عرب اور قواعد عربیت سے ثابت کریں کہ خاتم الشیعین کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی مہر سے نبی بننے ہیں لغت عرب کے طویل و عریض صفحات میں سے صرف ایک مثال پیش کر دیں۔ اگر لغت سے نہیں ملتی تو ہزار بار احادیث میں سے صرف ایک حدیث پیش کر دیں کہ خاتم الشیعین سے مراد یہ ہے



کہ نبی کریم ﷺ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ چلو قرآن سے دکھادو، چلو کسی صحابی کا قول، کسی تابعی کا قول، چلو کوئی تم سے پہلا ایسا دکھاؤ جو یہ ترجمہ کر چکا ہو۔

اے مرزا! اگر بالفرض نبی کریم ﷺ کی مہر سے انبیاء بنتے ہوتے تو تیرہ سو سال کے بعد انہوں نے ایک بیار پنجابی کو نبی بنانا تھا، جب کہ وہ خود کہتے ہوں کہ اسراء کے دوران میں نے ابو بکر کا لقب صدیق پایا، جو کہتے ہوں میرے بعد اگر نبوت کا دروازہ کھلا رہتا تو عمر نبی ہوتا۔ اپنے اتنے قریبی صحابہ کو تو مہر لگا کر نبی نہیں بناتے اور تجھے ۱۳۰۰ سال بعد میریض کثرت بول کو مہر لگا دیتے، کچھ تو خدا کا خوف کرو قادیانیو۔ باقی اس معنی کے رد میں پچھلی پوری کی پوری بحث دوبارہ پڑھی جاسکتی ہے جس میں خاتم کا اصل مطلب بتلایا جا چکا ہے۔

پھر خود ہی ایک غلطی کے ازالہ میں لکھتا ہے:

”بغیر مہربنوت توڑے بھی کوئی محمد ظلی طور پر محمد بن سکتا ہے۔“

(ایک غلطی کے ازالہ در روحانی خواہن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳)

لیعنی یہاں پر کہہ رہا ہے کہ آپ پر نبوت ختم ہو چکی لیکن ایک نئی قلابازی کھا گیا اور اس کی یہ قلابازی ہی تیسری تاویل ہے۔ آئیے اس کی طرف بڑھتے ہیں۔

تیسری تاویل کا رد:

مرزا نے یہاں پر خاتم النبیین سے مراد صرف ایسی نبوت کا انتقطاع مانا کہ جو تشرییح ہو لیعنی اس کے نزدیک غیر تشرییحی نبی ظلی نبی بروزی نبی آ سکتے ہیں اور وہ تشریح اس آیت سے متعارض بھی نہیں ہوتی اب مرزا ایک نئی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے:

”یہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر کا نام ہے۔“ نعوذ بالله

(ایک غلطی کے ازالہ در روحانی خواہن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۹)

اس بات کا مطلب اس نے اپنی کتاب میں یوں لیا کہ نبی کریم ﷺ کی کامل

اتباع کے بعد کوئی شخص ظلیٰ یا بروزی طور پر عین مصطفیٰ بن جاتا ہے اگر مرزا کا یہ قول درست ہے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے جن کے فضائل سے کتابیں بھری پڑی ہیں کوئی بھی اس قابل نہ تھا یہ عقیدہ اس نے ہندوؤں کے عقیدہ تاخ شے لیا ہم سب سے پہلے اس کے اس دعوے کی لفی خود اس کے اقوال سے کرتے ہیں۔

مرزا کے لیے اقوال غیر تشریعی ظلیٰ بروزی نبوت کے رد میں:

”اللہ نے الیوم اکملت“ میں اور ”لکن رسول اللہ“ والی آیت میں ثابت کیا ہے کہ نبوت ختم ہو گئی اور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔“

(تحفہ گلزو یہ صفحہ ۱۸۳ از مرزا غلام احمد قادریانی)

مرزا در اصل اول درجے کا فرما دیا تھا جب مسلمانوں کے درمیان ہوتا توفیث اپنی نبوت سے مکر جاتا اور جب ایسی جماعت کے لوگوں میں جاتا تو فوراً مکر جاتا کہ میں اپنی نبوت کو مصلحت کی خاطر چھپا رہا ہوں وغیرہ۔ حتیٰ کہ جب مسلمانوں نے اس کے ظلیٰ بروزی نشے کو محسوس کیا اور شدت سے اس کا حماصرہ کیا تو اس نے فوراً ایک اعلان کیا: ”جو کوئی بھی نبوت کا یار سالت کا دعویٰ کرے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد جو کہ خاتم المرسلین ہیں وہ جھوٹا ہے اور کافر ہے۔“

(مرزا غلام احمد قادریانی کا اعلان مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲)

قادیانیو! دیکھو تمہارا نبی مسلمانوں کے خوف سے اپنے آپ کو کافر اور جھوٹا کہہ رہا ہے کیا ایسا بزرد نبی ہو سکتا تھا کچھ تو غور و فکر کرو! اور حقیقی بات یہ ہے کہ میں نے جب مرزا کے اقوال و افکار پڑھے تو میں اس نتیجے پر پہنچا کہ مرزا کے کو خود پتا نہیں تھا کہ میں نے کس چیز کا اعلان کرنا ہے جو کوئی بات انگریز اس کے دماغ میں ڈالتا وہ کر دیتا۔ کبھی اعلان مجددیت کرتا، کبھی مہدویت کرتا، کبھی نبوت کا اعلان کرتا، کبھی غیر تشریعی نبی بن جاتا اور ایک مرتبہ مرزا غلام احمد قادریانی مسلمانوں سے اتنا ذرگیا کہ اس نے اپنے



برطانوی آقاوں کو بھی کہہ ڈالا کہ میں نبوت کا اعلان جاری نہیں رکھ سکتا۔ وہ الگ بات ہے کہ برطانوی حکومت نے مرزا کو ۱۰۰ انی صد حفاظت کی گارنی دے کر پھر نبوت کے دعوے پر آمادہ کر دیا۔ جو حوالہ میں آپ کے سامنے رکھنے جا رہا ہوں وہ حوالہ بھی اسی بات کو ثابت کر رہا ہے کہ اعلان نبوت کرنے کے بعد بھی اپنا اعلان واپس لیتا رہا۔ مرزا لکھتا ہے:

”مجی الدین ابن عربی کا کہنا ہے کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ہے جبکہ غیر تشریعی نبوت ختم نہیں ہوئی، جبکہ میں کہتا ہوں کہ ہر قسم کی نبوت کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔“ (قول غلام الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳)

مزید لکھتا ہے:

”نبی دینی علوم جبریل سے حاصل کرتا ہے اور اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وحی رسالت قیامت تک منقطع ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۳ درروحتی خزانہ جلد ۳، صفحہ ۳۳۳)

کہتا ہے:

”یہ بات محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبریل وحی رسالت لے کر آئیں اور ایک نیا قرآن پیدا ہو۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۷۳ درروحتی خزانہ جلد ۳، صفحہ ۲۱۳)

پھر دماغ نے قلابازی کھائی تو غیر تشریعی نبوت کا اعلان کر دیا:

”میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقین طور پر بکثرت نازل ہوا اور جو غیب پر مشتمل ہوا س لیے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔“ (تجلیات الہیہ صفحہ ۲۶ درروحتی خزانہ جلد ۲، صفحہ ۲۰۴)

باتی آپ اس کے دعوے مختلف ابواب میں پڑھ چکے ہیں یہاں پر بات تادینا یہ



مقصود ہے کہ کبھی کچھ کہتا بھی کچھ پھر خود ہی اپنے دعوؤں کا رد کرتا۔ کیا قادیانی اپنے نبی کی ان عادتوں سے تنگ نہیں پڑتے۔

قرآن و سنت سے رد:

قادیانیو! ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ نبوت و رسالت کے معاملے میں ظل و بروز کے فلسفے پر کیا کوئی قرآن و حدیث کی شہادت بھی موجود ہے؟ کہیں قرآن پاک میں ظلی بروزی نبی کا ذکر آیا؟ یا کسی حدیث میں اشارہ؟ اگر ایسا نہیں تو پھر یہ ہندوانہ عقیدہ اپنے پاس رکھیے اور دوبارہ اس حدیث کو پڑھیے ”نبوت میں سے سوائے خوابوں کے کچھ باقی نہیں“، حوالہ احادیث کا گزر چکا ہے اور دوسری حدیث میں نبوت کے جزو میں سے اچھے خواب کے علاوہ کوئی بھی جزو باقی نہیں۔

تاریخیں ذرا توجہ کریں اور قادیانی ذرا غور و فکر کریں کہ اگر غیر تشریعی ظلی یا بروزی نبوت کا کوئی ادنی سا جزو بھی ہوتی تو کیا نبی کریم ﷺ اس جز کے بارے میں نہ بتلاتے؟ پھر خلافت والی حدیث اور دیگر احادیث اور قرآن کی آیات اس بات کی نفی کرتی ہیں کیونکہ اللہ رب العزت ہمیشہ کچھلی قوم کو آئندہ آنے والے نبی کی خبر ضرور دیتا تھا جیسا کہ یہودیوں کے متعلق بیسیوں احادیث موجود ہیں کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں مدینہ کے پاس آ کر آباد ہوئے اور قرآن کریم میں ہے: ﴿يَعْرِفُونَهُ كَمَا تَعْرِفُونَ أَبْنَاءَ هُمْ﴾ پھر رسول اللہ ﷺ اگر تمام انسانیت کے لیے نبی اور رسول بنا کر سمجھے گئے تو اس پنجابی نبی کی ضرورت کیا تھی۔ پھر امت مسلمہ کا پہلا اجماع مسیلمہ کذاب کے دعوی نبوت پر ہوا تھا۔ بتلائے کیا کسی صحابی نے حضرت ابو بکر کو یہ کہا تھا کہ اس سے مجزہ طلب کیا جائے اور جبکہ تاریخ طبری میں واضح لکھا ہوا ہے کہ مسیلمہ نبی کریم ﷺ کو رسول مانتا تھا اور اذان میں ”اشهد ان لا اله الا الله“ پڑھتا تھا اور ”اشهد ان محمدا رسول الله“ بھی کہتا تھا وہ نبی کی نبوت اور قرآن

کا منکر نہ تھا بلکہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر تھا۔ چنانچہ پوری امت کا اجماع ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر واجب القتل ہے اور اس وہ غنی بھی اسی جرم کی وجہ سے قتل کیا گیا اور حضرت ابو بکر صدیق رض کا قول نبأ میں درج ہے اب وحی منقطع ہے وحی کے انقطاع کی اور آخری امت کی اور اطاعت رسول کو جنت میں داخلے وغیرہ کی شرائیں والی تمام احادیث اور آیات ہر قسم کی غیر تشریعی ظلی بروزی نبوت کا رد کرتی ہیں۔ اس طرح دلائل النبوہ میں تورات میں موجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر، پھر انجلیں میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر، صحیفہ ابراہیم میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آخری نبی کے طور پر کیا گیا۔ ان تمام باتوں کے بعد میں مرزاں لوگوں کو مخاطب ہو کر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ یہ بات مانتے ہیں:

۱: غیر تشریعی نبوت رحمت ہے۔

۲: اگر غیر تشریعی نبوت باعث رحمت ہے تو پھر تشریعی نبوت نوبالا ولی رحمت ہوگی۔
 ۳: جناب آپ یہ بھی مانتے ہیں کہ تشریعی نبوت البتہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔
 ۴: تو پھر عقلی طور پر جس کی رحمت زیادہ ہے اس کی طرف ہی لوث آؤ۔ آپ کی غیر تشریعی نبوت ہماری تشریعی نبوت کے لیے باعث رحمت بنی ہوئی ہے۔ یہ بات تو صرف لکھنے کی اور جواب دینے کی حد تک ہے میں دلی طور پر مرزا غلام احمد قادریانی کو کذاب، دجال، جھوٹا، بیمار، ڈھنی مریض انگریز کا ایجنس سمجھتا ہوں اور قادریانیوں سے اگر کسی کو کوئی شک ہوتا میں حافظ ہشام الہی ظہیر بن علامہ احسان الہی ظہیر قادریانیوں کے خلیفہ سے لے کر اسی تک پوری دنیا کے تمام قادریانیوں کو چیلنج مبارکہ دیتا ہوں کہ اگر یہ کتاب پڑھ کر بھی تم عقل کے ناخ نہیں لیتے تو نَبْتَهِلُ فَنَجْعَلُ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَذَّابِينَ۔

آؤ پوری امت قادریان کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ نوکر اور اسی کی



طرف سے کھلا چیلنج مبایلہ ہے جو کہ میں آج ہی کہہ دیتا ہوں تم میں سے کسی کو قبول نہیں کیوں کہ تمہارا نبی مبایلے کی وجہ سے غلطیت میں لائز کر مر گیا۔ اگر میرے جیتنے جی کوئی مبایلے کا چیلنج قبول کرے تو ٹھیک میرے مرنے کے بعد بھی میری اولاد میرے اس چیلنج مبایلے کی لاج رکھے گی ان شاء اللہ اور میں اور میری اولاد کیا حضرت محمد ﷺ کا ادنیٰ سا ادنیٰ امتی بھی تم جیسے ملعونوں سے مبایلہ کرنے پر تیار ہے۔ تیری نبوت کا یہ ڈھونگ اب نہیں چل سکتا۔ کیسی عجیب بات ہے کہ ۱۳۰۰ برس بعد اچانک ایک غیر تشریعی نبی پیدا ہوا اور وہ کہے کہ میرے علاوہ اب کوئی نبی نہیں۔ جاؤ قادیانیو! ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم تمہاری جان خلاصی کر دیں وہ طریقہ یہ ہے کہ تم اور تمہارا خلیفہ علی الاعلان اس بات کو نشر کرے کہ اس کا امت محمد یہ سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر ہم کہیں گے ”لکم دینکم ولی دین“ ایکن اگر تم امت محمد یہ کا نام لے کر اپنے طلبی بزوری کا ڈھونگ رچاؤ گے تو پھر یہ ہر مسلمان کے ایمان کا جزو ہے کہ ملت اسلامیہ میں عقیدہ ختم نبوت کا منکر مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔ آخر میں میری قارئین سے التماس ہے خدا را اس فتنے سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہیں یہ فتنہ پہلے برطانیہ کا غلام تھا تواب اسرائیل اور امریکا کی جاسوسی پر مامور ہے۔ اگر کہیں آس پاس ان کے گروہ کا کوئی فرد دیکھیں اس پر خاص نظر رکھیں کہ وہ پاکستان مخالف کن عزادم میں مشغول ہے اور اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ اس موضوع کی کتابیں جو قارئین ضرور پڑھیں:

- ۱: القادیانیت عربی از علامہ احسان الہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ
- ۲: مرزا سیت اور اسلام از علامہ احسان الہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ
- ۳: تاریخ قادیانی از مولانا شاء اللہ امر تری رحمۃ اللہ
- ۴: ختم نبوت از حافظ محمد گوندوی رحمۃ اللہ
- ۵: فاتح قادیان از مولانا شاء اللہ امر تری رحمۃ اللہ

۶: شہادۃ القرآن فی نزول عیسیٰ ﷺ از میرا برائیم سیالکوئی

۷: تحریک ختم نبوت از ڈاکٹر بہا الدین خطاط اللہ

قارئین کرام! بشر ہونے کے ناطے کتاب میں کسی بیشی رہ گئی ہو تو اس پر مطلع فرمائیں تاکہ اس کو اگلے ایڈیشن میں دور کرنے کی حقیقت امکان کوشش کی جائے۔

مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اور قادیانیوں کا خوب اچھی طرح تعاقب جاری رکھیں۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس عاجزانہ کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

حافظہ شام الہی ظہیر







بر صغیر میں اپنے دور اقدار میں انگریز کے ذہن فتنہ پرور نے جن قبتوں کو پیدا کیا، ان میں ایک بہت بڑا فتنہ مرزا نیت کا ہے..... مرزا غلام احمد قادریانی نے مسلم، مجدد، مثل عصیٰ اور سعیٰ وغیرہ دعاویٰ کی مذراوں سے گزرتے ہوئے ۱۸۹۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ ظاہر ہے یہ سراسر کفر اور شریعت اسلامی سے برخلاف انکار تھا اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق عقیدہ ختم نبوت پر زبردست حملہ.....! مسلمان کے لیے چہرہ نبوت پر ادنیٰ سے ادنیٰ خداش بھی تاقابل برداشت ہے۔ یعنی وجہ ہے کہ اس سلسلے میں بے شمار اصحاب علم نے بے شمار کتابیں لکھیں۔ علامہ احسان الہی ظہیر شہید الرحمن نے ”القادیانیت“ کے نام سے اس موضوع پر عربی میں کتاب لکھی، جسے عرب ممالک کے علماء فضلا میں بڑی تجویز حاصل ہوئی..... علامہ شہید کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ اس وادیٰ پر نور میں ان کا اہب قلم بھی تیزی سے چلتا تھا اور تقریب میں بھی وہ مبارت رکھتے تھے۔ علامہ نے القادیانیت میں مرزا غلام احمد کے ذاتی کروار، اس کی زندگی کے بے ہمگم شب و روز اور اس کے دعوائے نبوت کا جس مدلل انداز میں تجزیہ کیا ہے، وہ انجی کا حصہ ہے۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک خاص زادیے کے ساتھ مرزا نیت کو بہف بحث بنایا۔ وہ عربی اور آردو کی متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ہر کتاب میں ان کی تحقیقیں اپنا جلوہ دکھاتی اور معلومات کی فراوانی قاری کے لیے استفادے کا باعث بنتی ہے۔ علامہ شہید الرحمن کے لائق فرزند حافظہ حشام الہی ظہیر نے ”القادیانیت“ سے اخذ کر کے ”قادیانیت“ کے نام سے منتشر کیا۔ اس کتاب میں مختلف موضوع کی بہت سی کتابیں تصنیف کردی ہے۔ نوجوان فاضل مصنف کی اس کتاب میں مختلف موضوع کی بہت سی کتابوں کا مودودست آیا ہے۔ آئیے اکتا ب کے مدرس رجات کی روشنی میں قادیانیت اور اس کے بانی کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

محمد اسحاق بخشی

سائدہ، لاہور

ل ۲۰۱۰

DARUSSALAM

17020153
QADIYANIYAT
PRICE: 280

س روڈ، نزد چائٹھے چوک لاہور۔ موبائل: 0321-4776068